THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the July 24, 2020
(300th Session)
Volume VI, No.06
(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume VI SP.VI (06)/2020
No.06 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran.....1
2. Point of Public Importance Raised by Senator Rana Maqbool Ahmad regarding Suicide of a family due to hunger and the incident of beating up of a mother by his son.....2
    - Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs 3
3. Questions and Answers.....Error! Bookmark not defined.
4. Leave of Absence.....96
5. Privilege motion moved by Senator Hidayat Ullah regarding breach of privilege by the Secretary, Ministry of National Health Services, Regulation and Coordination 97
    - Senator Muhammad Usman Khan Kakar 100
    - Senator Dilawar Khan 100
6. Motion Under Rule 194(1) Chairman, Standing Committee on Petroleum regarding shortage of gas in the country.....101
7. Motion Under Rule 194(1) Chairman Standing Committee on Petroleum regarding Distribution of Natural Gas amongst the Provinces 102
8. Motion Under Rule 194(1) moved my Chairman Standing Committee on Defence regarding appointment of Chairman Joint Chiefs of Staff Committee 103
9. Calling Attention Notice moved by Senator Sherry Rehman regarding increase in prices of medicines by the Government 105
    - Senator Mushtaq Ahmed 108
    - Mr. Ali Muhammad Khan, MoS for Parliamentary Affairs.....111
10. Calling Attention Notice by Senator Muhammad Javed Abbasi and others regarding issue of ban on PIA operation 117
    - Senator Muhammad Javed Abbasi 117
    - Senator Mian Raza Rabbani 123
    - Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi.....131
    - Mr. Muhammad Ghulam Sarwar Khan, Minister for Aviation 134
11. Point of Public Importance raised by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding problems being faced by Call Centres in Karachi.....144
12. Point of Public Importance raised by Senator Mushahid Ullah Khan on the issuance of fake licenses to PIA pilots.....146
    - Mr. Muhammad Ghulam Sarwar Khan, Minister for Aviation 150
13. Point of Public Importance raised by Senator Gianchand regarding discrimination and insecurity felt by Parsi Community.....151
14. Point of Public Importance by Senator Mushahid Hussain Sayed regarding shifting of leading Kashmiri freedom fighter Asiya Andrabi to the isolation and punishment ward of Tehar Jail.....153
15. Point of Public Importance by Senator Muhammad Usman Khan Kakar regarding taking of illegal money from mine owners by FC personnel in Balochistan.....154

16. Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Akram regarding unemployment and lack of opportunities in Balochistan ...156
17. Point of Order raised by Senator Sherry Rehman regarding Privilege Motion on contradictory statements by Aviation Division officials in the Committee Meeting 159
    - Senator Mian Raza Rabbani 159
    - Senator Dr. Shehzad Waseem, Leader of the House.....162
    - Senator Sherry Rehman 163
    - Senator Mushahid Ullah Khan 170
18. Motion under Rule 263 for dispensation of rules.....172
19. Resolution regarding condemning the moving of Kashmiri political prisoner Asia Andrabi to isolation punishment ward of notorious Tehar Jail, New Delhi.....173

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, July 24, 2020

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Deputy Chairman (Saleem Mandviwala) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اَللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ یَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۳۱﴾

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور جنہوں نے نماز کی پابندی کر رکھی ہے اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے وہ (نیک کاموں میں) خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی نقصان نہیں اٹھائے گی۔ تاکہ اللہ ان کے پورے اجر ان کو دے دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ بھی دے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا، بڑا قدر دان ہے۔ اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہارے پاس وحی کے ذریعے جو کتاب بھیجی ہے وہ سچی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہوئی آئی ہے۔ یقیناً اللہ اپنے بندوں سے پوری طرح باخبر، ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔

(سورۃ فاطر: آیات نمبر 29 تا 31)

جناب ڈپٹی چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی رانا صاحب۔

Points of Public Importance Raised by Senator Rana Maqbool Ahmad regarding Suicide of a family due to hunger and the incident of beating up of a mother by his son

سینیٹر رانا مقبول احمد: جناب چیئرمین! میں ایک منٹ لینا چاہتا ہوں۔ آپ کی knowledge میں آیا ہوگا کہ ناروال کے تھانہ ظفروال میں قدیر نامی شخص نے بھوک کے ہاتھوں خودکشی کی ہے اور اپنے بچوں کو بھی زہریلی دوائی پلائی ہے۔ میں نے DPO سے بھی یہ معلوم کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ شخص فاقہ کشی پر آ گیا تھا۔ یہ بڑی افسوسناک صورت حال ہے۔ کب معاشرہ اٹھے گا، کب علاقے کے لوگ اٹھیں گے، کب ہمسائے اٹھیں گے، کب کونسلرز اٹھیں گے اور کب Government کے لوگ اٹھیں گے۔ وہ کہا جاتا ہے کہ ہم باتیں تو کرتے رہتے ہیں۔

میں اگر بھوک کی شدت کا گلہ کرتا ہوں
تم عقیدوں کے غبارے مجھے لا دیتے ہو

کب تک ہم ان غریبوں کو عقیدوں کے غبارے دیتے رہیں گے۔ منسٹر صاحب بھی یہاں موجود ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا۔ آپ کی راہنمائی میں ایک قانون Community integration بھی یہاں پر پاس کیا گیا جو نبی ﷺ کے concept کے اوپر based ہے کہ کیسے لوگوں کو اکٹھا کیا جائے اور غربا اور مساکین کا کیسے خیال رکھا جائے۔ اس mechanism پر focus کرنا چاہیے۔ بڑے learned Minister شفقت محمود صاحب بھی تشریف لا چکے ہیں۔ یہ بھی بڑے ideas دیتے ہیں تو میرے خیال میں یہ بھی اس میں رہنمائی فرمائیں گے۔ جو غربا رل گئے ہیں، مر گئے ہیں اور راہ ملک عدم ہو چکے ہیں، بچوں کو مار رہے ہیں۔ ان کے لیے کچھ علاج تو ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات ہے کہ صادق آباد پولیس اسٹیشن راولپنڈی میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ ایک ظالم ارسلان نامی شخص نے اپنی ماں کو مارا ہے۔ کل ہی تو سینیٹ نے the protection and dignity of parents Bill pass کیا ہے۔ کیا یہ ہمارے لیے اور معاشرے کے لیے

سوچنے کا مقام نہیں ہے کہ یہ لوگ اپنی ماؤں کو مارتے ہیں۔ کتنا بڑا ظالم ہو گا۔ اس کے ذہن اور دل میں کیا کفر ہو گا۔ پولیس نے تو action لیا ہے لیکن مجھے امید اس بات کی نہیں ہے کیونکہ ہوتا یہی ہے کہ جب کوئی اس طرح کا جرم کرتا ہے تو وہ بندہ گرفتار ہو جاتا ہے اور اس کی ضمانت بھی ہو جاتی ہے، بعد میں راضی نامہ بھی ہو جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں courts کو بھی یہ request کرنی پڑے گی کہ Section 345CrPC جا بجا استعمال ہوتا ہے۔ دباؤ میں بھی ہو جاتا ہے اور ویسے بھی ہو جاتا ہے۔ وہ Court کے consent کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ہمیں اس پر cognizance لینی چاہیے اور ایسے حادثات کو بڑی مضبوطی کے ساتھ discourage کرنا چاہیے۔ اس عمل کا فائدہ یہاں پر بھی ہو گا اور روز آخرت میں بھی ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ اس issue پر کچھ کہنا چاہیں گے۔

Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ دونوں واقعات ہم سب کے لیے قابل غور، قابل فکر اور قابل شرم ہیں۔ ٹھیک ہے ہم اس طرح سے اپنی ریاست کو آج تک نہیں چلا سکے۔ بہت سی کمزوریاں ہم سے رہ گئی ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناح کے ذہن میں پاکستان کا جو خاکہ تھا کہ ایک اسلامی فلاحی ریاست ہو گی۔ یہاں کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہو گی۔ کسی کو مذہب کی بنیاد پر persecute نہیں کیا جائے گا۔ سب کو مذہبی آزادی حاصل ہو گی۔ سب لوگوں کو روزگار کی بھی آزادی ہو گی۔ حکومت کی طرف سے minimum facilitation ہے خاص کر health, education and poverty elevation میں کمزوریاں ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ معاشی مجبوریوں اور معاشی مشکلات کے ساتھ ساتھ شاید ہم اپنے معاشرے کی تدوین اور تربیت بھی نہیں کر سکے۔ میرے ساتھ اس وقت شفقت محمود صاحب موجود ہیں۔ میں ان کو appreciate کرنا چاہتا ہوں کہ وہ جو national curriculum لے کر آ رہے ہیں کہ مدینہ کی فلاحی ریاست کا concept جناب عمران خان صاحب نے دیا ہے یہ کوئی نیا نہیں ہے۔ یہ 1500 سالہ پرانا concept ہے۔ ہم سب کے لیے ideal state مدینہ state ہی ہے۔ اس سلسلے میں education کی مد میں کوشش کی جا رہی ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت اچھی ہو کہ وہ اپنے مذہب سے بھی جڑ کر رہیں لیکن وہ اپنے لیے ایک قابل عزت روزگار کی طرف بھی جا سکیں۔ بہر حال

یہ issue ایسا ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چاہے جو بھی وجہ اور دلیل ہو، کسی بھی معاشرے میں اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ اس طرح کا سلوک مسلمانوں کے معاشرے میں اور ہماری مشرقی تہذیب میں، جہاں کسی کی ماں سب کی ماں consider کی جاتی ہے، ہم کہتے ہیں کہ مائیں سب کی سانجھی ہوتی ہیں۔ ہم سب گاؤں سے ہیں۔ میرا اور سب کا background دیہاتی ہے۔ مراد سعید صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں۔ ہمارے محترم دوست راجہ صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں۔ ہمارے تو محلے کی ماں سب کی ماں ہوتی ہے۔ سب اس کی respect کرتے ہیں۔ یہ دیکھ کر مجھے بڑا دکھ ہوا۔

Mr. Deputy Chairman: Minister Sahib, what do you propose to do about these two issues?

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ سخت سزا دینی چاہیے اور وہ دی بھی جائے گی لیکن شاید عدالتی سزاؤں سے یہ نہ ہو سکے۔ سوال یہ ہے کہ ہم نے کس طرح کے monsters بنا دیئے ہیں کہ کیا صرف عدالتی سزا سے بندے کو ڈرائیں گے۔ یہ جو بچہ بڑا ہوا ہے یہ اسی ماں کی کوکھ سے جنا گیا تھا تو آخر کیا ہوا کہ ہم سے بحیثیت ریاست اس کی تربیت میں کہاں کمی رہ گئی کہ وہ اٹھ کر اسی ماں کو مار رہا ہے، یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ بڑے ہو کر اپنے ہی ملک کو ذلیل کرتے ہیں۔ ہمارے پاس ایسی بھی مثالیں موجود ہیں کہ یہاں سے کھایا لیکن یہیں پر چھید کیا، باہر امریکہ میں بیٹھ کر پاکستان کی جو حالت بعض لوگ کرتے ہیں۔ میں نے جو تعلیم کی بات کی ہے، تعلیم و تربیت کی بات کی ہے اسی طرف اشارہ ہے کہ ہم نے ان کی تعلیم و تربیت صحیح طرح نہیں کی۔ ہم ان کو ڈگریاں تو دے دیتے ہیں لیکن ethics نہیں پڑھا پاتے۔ پیغمبر خدا ﷺ کا جو اسوہ حسنہ ہے یا صحابہ کرام یا اہل بیت کا طریقہ ہے، ہم اس طرف ان کو لے کر نہیں جاتے بلکہ what to say of those high noble personalities جو مغرب کی کچھ مثالیں ہمارے پاس موجود ہیں، مغرب بھی موجود ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تو نہیں مانتے لیکن وہاں انہوں نے ایک Welfare State کا سسٹم بنا دیا ہے تو ہم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے، نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ مجھے کچھ propose کریں کہ what to do about these two things.

جناب علی محمد خان: جناب!دونوںissues میں سخت سے سخت سزا دینی چاہیے۔ ساتھ ساتھ ہم حکومت کے لیول پر یہ کوشش کریں کہ ایک مزدور، ایک غریب آدمی اگر اپنے آپ کواور اپنے بچوں کو مارتا ہے تو ہم تو احساس پروگرام کے ذریعے کوشش کر رہے ہیں لیکن کیا وہ کافی ہے؟ ہمیں اس کو بڑھانا ہو گا اور غریبوں کیminimum level of support کرنی ہو گی، کم از کم دو وقت کا کھانا ایک شخص کو مل سکے۔ اس میں ہم سب نے مل کر کرنا ہے۔ یہ کوئی point scoringوالی بات نہیں ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Is it Ok, if I refer this matter to our Interior Committee or Human Rights Committee and you can take it up this issue there.

Mr. Ali Muhammad Khan: Whatever you propose, میں تو سفارش کروں گا کہ اس کو ہم Education Committee میں بھی بھیجیں۔ چلیں Human Rights Committee میں بھیج دیں۔

Mr. Deputy Chairman: Ok, both the matters are referred to Human Rights Committee.

Quesrtions and Answers

Mr. Deputy Chairman: Now we take up Question Hour. Question No.35, Senator Rana Mahmood-Ul-Hasan. Not present.

*Question No. 35 Senator Rana Mahmood Ul Hassan: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that payment of land, acquired for construction of an interchange at M-II, Kot Sarwar, Hafizabad, has not been made to the legitimate owners despite the lapse of several years, if so, the reasons thereof and the time by which the same will be made to them?

Mr. Murad Saeed: Necessary facts of payment of land acquired for construction of an interchange at M-2 kot sarwar, Hafizaad are as under:—

- The process for acquisition of land for the construction of Kot Sarwar Interchange started in the year 2004 and necessary notification u/s 4 of the Act, 1894 has been got published on 11/10/2004.
- The District Price Assessment Committee (DPAC), Hafizabad has recommended and communicated the prices of land on 20/10/2016.
- NHA has objected the instant recommendations made by the DPAC dated 20/10/2016 which is still unattended.
- A joint demarcation has already been carried out on 14/02/2019 by the Acquiring Agency and the District Revenue Authorities.
- The position of LAC, M-2 was remained vacant since long. Currently, the Board of Revenue, Punjab, Lahore has posted the LAC on M-2 dated 01/08/2019 and who is pursuing the matter.
- NHA is vigorously pursuing the matter regarding completion of land acquisition proceedings with the LAC, on war footing basis.

Mr. Deputy Chairman: Question No.36, Senator Samina Saeed. Not present, Question is taken as read and is placed on the Table.

Mr. Deputy Chairman: Question No.37, Senator Seemeee Ezdi.

Senator Seemee Ezdi: If you will give me five minutes

میں اس کو ذرا ایک منٹ پڑھ لوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ چاہ رہی ہیں کہ اس کو defer کر دیں؟

سینیٹر سیمی ایزدی: مجھے پانچ دس منٹ چاہییں، آپ اور کوئی لے لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں، فی الحال تو defer ہی ہو گا ناں۔

سینیٹر سیمی ایزدی: اوہو!

Mr. Deputy Chairman: Question No.38, Senator Sassui Palijo. Senator Sassui Palijo is not present. Answer is taken as read and placed on the Table.

*Question No. 38 Senator Sassui Palijo: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the number of persons working on the gazetted and non-gazetted posts prescribed against the quota of Sindh in the Ministry of National Health Services, Regulations and Coordination, its attached departments, subordinate offices and organization/bodies; and

(b) the number of gazetted and non-gazetted posts prescribed against the quota of Sindh in the said Ministry, departments, offices and organizations/bodies lying vacant at present?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) & (b) Number of persons filled and vacant on the gazetted and non-gazetted posts prescribed against the quota of Sindh in the Ministry of

NHSR&C and its attached departments, subordinate offices and organizations/bodies are as under:

Ministry of NHSR&C

a) Filled: = 21
Gazetted = 05
Non gazetted = 16

b) Vacant: = 08
Gazetted = 01
Non gazetted = 07

District Health Office

a) Filled: = 01
Gazetted = 01
Non gazetted = 0

b) Vacant: = 07
Gazetted = 01
Non gazetted = 06

Central Health Establishment (CHE)

a) Filled: = 385
Gazetted = 21
Non gazetted = 364

b) Vacant: = 0
Gazetted = 0
Non gazetted = 0

Pakistan Health Research Council, Islamabad

a) Filled: = 25
Gazetted = 09
Non Gazeted = 16

b) Vacant: = 17
Gazetted = 08
Non-Gazetted = 09

Pakistan Institute of Medical Sciences (PIMS)

a) Filled: = 398
Gazetted = 272
Non gazetted = 126

b) Vacant: = 36
Gazetted = 25
Non gazetted = 11

Federal Government Poly Clinic Hospital (FGPC)

a) Filled: = 146
Gazetted = 71
Non gazetted = 75

b) Vacant: = 37
Gazetted = 37
Non gazetted = 0

National Institute of Rehabilitation & Medicine (NIRM)

a) Filled: = 27
Gazetted = 18
Non gazetted = 09

b) Vacant: = 02
Gazetted = 01
Non gazetted = 01

Federal Government Hospital (FGH)

a) Filled: = 42
Gazetted = 30
Non gazetted = 12

b) Vacant: = 0
Gazetted = 0
Non gazetted = 0

Drugs Regulatory Authority of Pakistan (DRAP)

a) Filled: = 32
Gazetted = 28
Non gazetted = 04

b) Vacant: = 11
Gazetted = 03
Non gazetted = 08

National Institute of Health (NIH)

a) Filled: = 27
Gazetted = 07
Non gazetted = 20

b) Vacant: = 15
Gazetted = 04
Non gazetted = 11

Directorate of Malaria Control

a) Filled: = 04
Gazetted = 01
Non gazetted = 03

b) Vacant: = 01
Gazetted = 0
Non gazetted = 01

Health Services Academy

a) Filled: = 03
   Gazetted = 01
   Non Gazetted = 02
b) Vacant: = 01
   Gazetted = 01
   Non Gazetted = 0

National Health Emergency Preparedness Response Network (NHEPRN)

a) Filled: = 02
   Gazetted = 0
   Non-Gazetted = 02
b) Vacant:

   Presently, 7 gazetted and 11 non-gazetted posts are lying vacant in NHEPRN. Out of them the Sindh quota will strictly be observed as and when recruitment is made.

Islamabad Blood Transfusion Authority (IBTA)

Recruitment rules of the institute are still not finalized so recruitment has not been made. Recently IBTA has been merged with Islamabad Health Regulatory Authority. Out of 15 positions created for institute, one post of BS-17 is allocated for Sindh (R) quota which shall be filled as and when recruitment is made.

Pharmacy Council of Pakistan

There are total 05 sanctioned posts in this department of different grades, therefore, on percentage

basis, there is no quota of Sindh province existing at present.

Pakistan Nursing Council, Islamabad

There are total sanctioned 29 posts, out of which 11 are filled. None, of them is filled on Sindh quota. However, After notification of recruitment rules, the quota of Sindh shall be filled strictly as per rules. At present position as under:-

National Council for Homoeopathy (NCH)

a) Filled:
   Gazetted = 0
   Non-gazette = 0
b) Vacant:
   Gazetted = 0
   Non-gazette = 01

National Council for TIB (NCT)

a) Filled:
   Gazetted = 0
   Non-gazette = 0
b) Vacant:
   Gazetted = 0
   Non-gazette = 0

Human Organs Transplant Authority (HOTA)

a) Filled:
Gazetted = 0
Non gazetted = 02

b) Vacant:
Gazetted = 0
Non gazetted = 05

Federal Medical & Dental College (FM&DC)

a) Filled:
Gazetted = 03
Non gazetted = 02

b) Vacant:
Gazetted = 05
Non gazetted = 01

National Trust for Population Walfare (NTPOW)

There are no gazetted or non-gazetted positions in NATPOW, However total 20 employees, 4 belonging to Sindh province

National Research Institute of Fertility Care (NRIFC)

a) Filled: = 33
Gazetted = 05
Non gazetted = 28

b) Vacant:
Gazetted =
Non gazetted =

Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto Medical University (SZABMU)

Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto Medical University is newly established through an Act of Parliament in year 2013. There are two gazetted and one non-gazatted officials are working in this University on Sindh quota. The university is still in its hiring phase and hired official

on open merit. However, in future recruitments priority would be given to Sindh quota as per prescribed Rules.

Pakistan Medical & Dental Council (PM&DC)

a) Filled: = 25
Gazetted = 04
Non-Gazetted = 21

Furthermore, the provincial quota system will be observed by the council while appointments in future as prescribed by the Federal Government.

It is pertinent to mention here that instructions are issued by the Government from time to time for observance of provincial/regional quota. The posts falling within the quota of Sindh will be filled in strictly as per prescribed rules as and when recruitment is made.

Mr. Deputy Chairman: Question No.39, Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh.

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Sir! Present.

*Question No. 39 Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state whether it is a fact that the Government has dissolved the Pakistan Medical and Dental Council (PMDC) without taking the stakeholders into confidence, if so, the reasons thereof?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: At present, the Pakistan Medical & Dental Council is fully functional headed by the ad-hoc Council notified vide No. F1-9/2019-PMDC/NHSR&C dated 22nd April 2020 (Annex-A) as per order of Honorable Supreme Court of Pakistan (SCP) dated 17-04-

2020 in Criminal Misc. Application No. 459 of 2020, Criminal Petition No. 350 of 2020, Crl. M. A. No. 460 & 468 of 2020 against the Order dated 07-04-2020 passed by the Islamabad High Court, Islamabad in Criminal Original No. 70 W/2020 in Writ Petition No. 3800 (Annex-B).

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary?

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: I do have.

جناب! یہ پوچھا گیا تھا کہ یہ جو PMDC dissolve کردی گئی ۔ اس کے بعد frequent Ordinances آتے رہے۔ وزیرصاحب ذرا اس کا current statusبتادیں کہ کیا ہے کیونکہ یہاں تو کورٹ کا لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد کچھ نئی developmentہے ۔ یہ بھی واضح کردیں کہ کیا حالیہ چنددنوں میں کوئی نئی developmentہوئی ہے؟چونکہPMDCکا جو معاملہ ہے یہ بہت دنوں سےpendingہے اور کبھی آرڈیننس آتا ہےاور کبھی آرڈیننس رک جاتاہے۔ کبھی آرڈیننس کی شکل تبدیل کردی جاتی ہے۔ یہ کمیٹی کو بھی گیا اور پھر اس کے بعداب یہی ضرورت ہے کیونکہ اس میں سارے ملک کے ڈاکٹر involve ہیں، خاص طورابھی جن کی renewal pending ہے، جو نئے ڈاکٹروں کی Registration pendingہے تو ذرابتادیں کہ اس کاpresent statusکیا ہےاور کب تک یہ معاملہ حل ہو جائے گا؟

جناب علی محمد خان: جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب!اس وقت صورت حال یہ ہے کہ As per the Supreme Court Judgement vide 17-04-2020, the old position is revived. PMDC is fully active اور وہ اس وقت operationalہےاوراسی طرح کام کررہی ہے جیسے پہلے کررہی تھی۔ کوشش ہماری طرف سے ہے کہ اس کو ہم reformکریں، بہتر کریں،وہ اس وقتpendingہے۔ظاہر ہے یہاں اس معزز ایوان نے اس میں کچھ اس طریقے سے پاس کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ وہ شاید joint sittingکی طرف چلا جائے بلکہ میرا خیال ہے چلا گیا ہےاور وہاں جو بھی فیصلہ ہوگا۔ لیکنat the moment

at the moment PMDC is working according to جیسے ان کا سوال ہے، the judgement of the honourable Supreme Court of Pakistan of April of this year. تو اسی طرح ہے جیسے پہلے کام ہو رہا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ۔

*Question No. 40 Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the prices of medicines could not be reduced despite the steps taken by the present Government, if so, the reasons thereof;

(b) whether it is also a fact that some medicines needed for treatment of fatal diseases like cancer are not being manufacture in the country and are imported from foreign countries like including India, if so, the details thereof; and

(c) the steps taken by the present Government to provide medicines to the general public on cheaper rates?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) It is not a fact that the prices of medicines have not been reduced despite the steps taken by the present Government. A consultative process was made with respect to price reduction of drugs in line with directions of the Prime Minister with relevant stakeholders including the Adviser to Prime Minister on Commerce and Pharmaceutical Companies.

In the light of above referred consultations, prices of 78 drugs were reduced vide SRO. 577 (I)/2019 dated 24th May, 2019 after approval by Federal Government.

Moreover, Maximum Retail Prices of 89 generic drugs have been reduced to maintain minimum difference of 15% with their respective originator brands vide S.R.O. 09 (I)/2020 dated 1st January, 2020.

(b) Three manufacturers have got permission to manufacture anti-cancer drugs in Pakistan i.e. M/s Pharmedic, M/s Pharmasole and M/s Rotexpharma (Annex-A) M/s Pharmasole and M/s Pharmedic has started manufacturing of drugs and M/s Rotexpharma is in phase of product development and will be commercially manufactured soon. However, detail of anticancer imported from India is annexed at Annex-B.

(c) The following steps have been taken by the Federal Government in order to provide medicines to the public on cheaper rates:

I. Regulation imposed:
   Drug Regulatory Authority of Pakistan, with the approval of Federal Cabinet notified a Drug Pricing Policy-2018 Which provides a transparent mechanism for fixation, decrease & increase in maximum retail prices of drugs.
II. Reduction in MRPs of drugs:
   Reduced Maximum Retail Prices of 395 drugs vide S.R.O. 1610 (I)/2018 dated 31st December, 2018 and 78 drugs vide S.R.O. 577(I)/2019 dated 24th May, 2019 have been notified after approval by the Federal Government.

Maximum retail prices of 89 originator brands have been reduced vide S.R.O 1610(I)/2018 dated 31st December, 2018. Further, Maximum Retail Prices of 89 generic drugs have been reduced to maintain minimum difference of 15% with their respective Originator Brands vide S.R.O. 09(I)/2020 dated 1st January, 2020.

III. Public notice in newspaper:

DRAP has published public notice of reduced prices of 469 drugs in national newspapers for information of public. Toll free number and email address has been given in public notice to lodge complaints if any pharmaceutical company or retailer sells any drug at price more than notified prices.

IV. Encouragement of production of generics

Manufacturing of generic drugs is being encouraged and facilitated, as by and large the generic products are cheaper than the branded drugs. Priority and all facilitations are being given to the manufacturers of generic drugs and to make their investment fruitful in the shortest possible time. For that purpose, meetings of the various boards are being held frequently.

Priority is also being given to grant registration to new licenses/new sections to increase production of drugs which increase competition in the market which in turn results in the reduction of prices of drugs.

V. Coordination with provincial health authorities to monitor prices in the market

Under Section 6 of the Drugs Act, I976, the storage and sale of drugs in the market is regulated by the Provincial Governments, therefore, DRAP has advised the Provincial Health Authorities to take action under the law against the companies which increase prices of drugs more than approved prices.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary?

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Yes Sir, I have. Sir, my question is regarding the prices increased اور بالخصوص جو کینسر کی دوائیاں ہیں، ان کی availability پر ۔ میں گزارش کروں گا کہ اگر وزیر صاحب اس کو accept کریں کہ اکثر لوگ میری اس بات سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اس ناراضگی کی وجہ سے اپنی کمیٹی کی Chairmanship سے مجھے resign بھی کرنا پڑا، تو میں request کروں گا کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے اور ہماری Health Committee اس کی reasons پوچھ لے۔ چونکہ اس میں بتایا ہی نہیں گیا کہ what are the basic reasons, ان چیزوں کی، یہاں پر دیا تو ضرور گیا ہے، یہ سسٹم کے بارے میں باتیں کی گئی ہیں۔ اس سسٹم کے ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے ہی ہمارے ملک میں دوائیاں short بھی ہوتی ہیں اور دوائیاں مہنگی بھی ہوتی ہیں۔ اس لئے میں تو یہی کہوں گا کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے ورنہ میرے لئے ایک اور مصیبت بن جائے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: دو باتیں عرض کرتا ہوں، شروع میں ان کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہ اگر یہ چاہتے ہیں کہ وہاں چلی جائے تو بالکل ٹھیک ہے، we will respond there. لیکن صرف آپ کے knowledge کے لئے کہ جو حالیہ قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے جس کے حوالے سے

معزز سینیٹر صاحب متفکر بھی ہیں تو This is something اس میں بہت سے لوگوں کو اس کا نہیں پتا کہ یہ پالیسی کب آئی، کب اس کی implementation ہوئی۔ سب کے لئے یہ اچنبھے کی بات ہو گی کہ یہ Drug Pricing policy کی جو increase ہوتی ہے یہ ہم نے نہیں بنائی۔ Cabinet 22nd May کو یہ پالیسی میاں صاحب کی حکومت کے آخری دنوں میں آئی تھی۔ approval اس میں ہوئی تھی اور اس کا notification interim government میں آیا، اسی پالیسی کو ہم لے کر چلے۔ اس کو ہم بہتر کرنے کی بہر حال کوشش ضرور کر رہے ہیں اور اس کو CPI سے link کیا ہے لیکن اس میں جو بنیادی پالیسی تھی جو میں حیران ہوتا ہوں کہ بعض اوقات ہمارے دوست ظاہر ہے جب آپ اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو آپ سوالات کرتے ہیں لیکن Policy was made in PML(N's) time اور اس کے بعد جب Notification آیا تو وہ بھی ہم نے نہیں نکالا۔ ہم اسی پالیسی کو لے کر چلے اور اس کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ جب Calling Attention Notice آئے گا تو اس میں، میں مزید تفاصیل دوں گا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی میں discuss کیا جائے تو I do not have any objection.

Mr. Deputy Chairman: Anyway, Ateeq Sahib! If you agree we will refer this to the Committee. Yes Mushahid Sahib.

Senator Mushahid Hussain Sayed: Thank you very much. On the issue of price of medicines there was a major scandal in this Government which forced the removal of the then Health Minister and he was forced to be investigated for corruption charges regarding the scandal of the artificial raise in prices of medicines. I would like to know the status of that investigation and whether the Government has taken any initiative to rectify the wrong and I am very happy that the minister is saying

کہ میاں صاحب نے پالیسی بنائی تھی، تو اچھا ہے کہ ان کی پالیسی کی کچھ تقلید کر رہے ہیں تو جیسے سی پیک پر بھی ان کی انہی پالیسی کی تقلید ہو رہی ہے تو I am glad that for the first time

the Government has owned up to a policy of the previous government which they are willing to continue. Thank you very much.

جناب علی محمد خان: میرے خیال میں، مشاہد صاحب ویسے اپنے پر گول کرتے نہیں ہیں لیکن آج صبح صبح جمعہ کا دن ہے اور اپنے پر ہی گول کر دیا۔ اس میں شاید ان کو پتا نہیں لگ رہا یا ہم تو زیادہ educatedلوگ نہیں ہیں مشاہد صاحب زیادہ پڑھتے رہتے ہیں. شاید ان کو اخبار پڑھنے کا زیادہ وقت نہیں ملتا ہو گا۔ لوگوں نے criticiseکیا ہے pricesبڑھنے پر تو اگر آپ کی وہ پالیسی اچھی ہے تو پھر آپ کو ہم سلیوٹ کرتے ہیں۔ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ پالیسی جو بڑھ رہی ہے وہ آپ کی بنائی ہوئی پالیسی تھی اور اس کو ہم ٹھیک کر رہے ہیں۔ ہم آپ کی تعریف نہیں کر رہے بلکہ الٹا وہ طوق آپ کے گلے میں پہنا رہے ہیں کہ جس طرح آپ نے ہمارے ذمہ پاکستان کا جو غرق شدہ نظام ہے، ہمارے گلے میں وہ طوق ڈالے ہیں تو اصل میں وہ طوق آپ ہی کے گلے کے ہیں اور وہ آپ ہی کو مبارک ہوں۔ ہم ان شاء اللہ ان کو ٹھیک کریں گے۔ جہاں تک انکوائری کی بات ہے، دیکھیں میں یہ بات دوبارہ کرنا چاہتا ہوں ، میں پچاس مرتبہ ان ایوانوں یہ بات کر چکا ہوں، آج دوبارہ کہتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں شاید کسی وزیر اعظم نے کی ہو گی۔ مجھے تو کسی کابینہ میں بیٹھنے کا موقع نہیں ملا، مشاہد بھائی بیٹھے ہیں لیکن کم از کم میرے علم میں نہیں ہے کہ کسی اخبار میں آیا ہو، وزیر اعظم پاکستان عمران خان صاحب نے کابینہ میں پہلے سال2018 میں، شاید نومبر، دسمبر کا وقت تھا، انہوں نے اس میں یہ بات کی تھی، اس ایوان میں میں نے یہ بات کی کہ عمران خان صاحب نے یہ کہا کہ میں اس ملک میں سیاست کرنے نہیں آیا، میں اس ملک کو ٹھیک کرنے آیا ہوں، ہمیں کہا، ہم سب کابینہ میں موجود تھے، میرے محترم دوست اس بات کی گواہی دیں گے، وزیر اعظم عمران خان صاحب نے ہمیں اشارہ کر کے کہا کہ میں اپنی حکومت قربان کر دوں گا لیکن آپ لوگوں میں کسی کرپٹ آدمی کو نہیں چھوڑوں گا۔ آپ نے جس واقع کی طرف اشارہ کیا ہے اس پر proper questionڈال دیں، اس کا properجواب مل جائے گا۔ البتہ ایک مثال عمران خان صاحب نے قائم کی ہے کہ ماضی میں عدالتوں کے پریشر سے میڈیا کے پریشر سے لوگوں کو وزارتوں سے فارغ، اندر یا باہر کیا جاتا تھا، ہمارے ہاں جب کوئی مسئلہ ہوتا ہے، چاہے کرپشن ثابت ہو یا نہ ہو، اگر سوال اٹھتا ہے تو عمران خان صاحب actionلے لیتے ہیں۔ یہ مثالیں پہلی بار ہو رہی ہیں اس لیے لوگوں کو مشکل سے سمجھ آ رہی ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Last supplementary. Rukhsana Zubari.

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: شکریہ، جناب والا! یہاں انہوں نے کہا ہے کہ

89 generic drugs have been reduced to maintain minimum difference of 15% with their respective originator brands. The difference usually in generic is more than 45%. Why it is cap of 15% here. It is not cap, it is minimum but we do not see anything more than 15%

جب کہہ دیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے۔

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: سوال یہ ہے Cap of 15% کا کیوں لگایا ہے۔ Minimum should have been like 40%, 45%. That is the difference between branded and generic.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، جی وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: It is very good suggestion. ویسے بھی کمیٹی میں چلا گیا ہے تو اس کو اگر وہاں پر discuss کر لیا جائے۔ We are open to good suggestions اگر آپ سمجھتے ہیں اس میں کوئی change ہونی چاہیئے۔ Prices کا ابھی میں آپ کو بتا بھی دوں گا آگے Calling Attention Notice آ رہا ہے۔ آپ کی اجازت سے میں بتا دوں کہ کچھ اچھی چیزیں ہیں، میڈیا میں وہی بکتا ہے جس میں چٹخارہ ہو، پاکستان میں سب negative نہیں ہو رہا۔ نہ ماضی کی حکومتوں میں، ہماری حکومت میں کچھ اچھی چیزیں ہو رہی ہیں لیکن ہمیں بتانا پڑتا ہے۔ میڈیا کو اچھی چیزیں اٹھانی چاہیں، یہ چیز تو اٹھائی کہ ادویات کی قیمتیں بڑھی ہیں۔ 889 drugs under consideration تھیں جس میں سے 460 increase ہوئیں۔ جو 460 increase ہوئی ہیں اس میں سے PM صاحب کی direct intervention سے 78 میں ہم نے کمی بھی کی ہے۔ 360 میں ہم نے reduction کی ہے، جس میں reduction کی وہ سب لوگ ہائی کورٹ میں چلے گئے، سندھ ہائی کورٹ میں زیادہ تر چلے گئے جن کے ابھی فیصلے آنے ہیں لیکن ان میں سے بہت زیادہ reject ہو گئی ہیں اب وہ سپریم کورٹ

میں آ گئے ہیں۔ ہم نے جو قیمتیں کم کی ہیں اس پر وہ سندھ ہائی کورٹ میں stay کے لیے گئے ہیں۔ سندھ ہائی کورٹ نے ان کی petition کو reject کیا ہے، مطلب یہ ہے کہ ہائی کورٹ نے اس بات پر مہر تصدیق ثبت کی ہے کہ ہماری حکومت نے جو 360 ادویات کی قیمتیں کم کی ہیں اس کو منظور کیا ہے۔ جب ہم کم کرتے ہیں تو وہ stay کے لیے عدالتوں میں چلے جاتے ہیں۔ جب بڑھتی ہیں تو اس کے لیے کبھی stay کے لیے نہیں جاتے۔ ایک positive چیز تھی جس کو میں سامنے لانا چاہ رہا تھا۔

Mr. Deputy Chairman: Let it be discussed. Question No. 41.

Question No. 41 Senator Prof. Dr. Mehar Taj Roghani: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state whether it is a fact that Polio virus type 2 (P-2), which was earlier declared as eradicated, has resurfaced in the country, if so, the reasons thereof, indicating also the steps being taken by the Government to control and eradicate the same?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: Out of the 3 Wild Poliovirus (WPV) types, the type-2 & 3 have been eradicated from the world including Pakistan since 1999 and 2012 respectively and currently only one type i.e. WPV1 is circulating in Pakistan and Afghanistan. In the context of the question, it is further clarified that the detection few months ago in Pakistan was that of a circulating vaccine-derived poliovirus type-2 (cVDPV-2) and not the Wild Poliovirus type-2 (WPV2) that stands completely eradicated. The VDPV challenge is in fact global and during 2019/20, over 500 cases of cVDPV have so far been reported from around 20 countries including 72 from Pakistan (22 in 2019 and 50 so far in 2020).

The summary of actions / steps taken by the Government of Pakistan to control the current cVDPV-2 transmission and prevent future outbreaks are summarized below:

i. Following detection of VDPV2, thorough investigations and comprehensive risk analysis was conducted by the multidisciplinary rapid response and surveillance teams in the affected, adjacent & linked areas to determine the reasons and geographical extent of transmission.
ii. Surveillance has been beefed up in areas of potential risk by establishing environmental surveillance sites and obtaining healthy stool samples from children.
iii. A dedicated Incident Management Team (IMT) comprising of specialists from all key areas including operations, communication, surveillance, vaccine management and rapid response has been established to coordinate and manage the response activities effectively.
iv. A combined bOPV-IPV campaign was conducted during Sept/Oct 2019 and Feb. 2020 in a total of 6 districts including 3 districts in KP, 2 in GB & 1 in Punjab, vaccinating around 0.5 million children aged between 4-59 months with IPV.
v. The mOPV2 vaccine (special vaccine required for the purpose) was arranged from global stocks, and six rounds of mOPV2 campaign (2 each in Nov. / Dec., Jan. and Mar.) have been

conducted in different districts of KP, Punjab & GB and in Islamabad during which, around 18.2 million under five children were vaccinated. One round is currently in progress in five districts of the country (20 – 24 Jul.).

- As a result of these high quality campaigns, the intensity of cVDPV2 transmission started declining from March 2020, and the number of cVDPV2 cases decreased from 19 in Jan & 18 in Feb to 7 in Mar, 2 in Apr, 4 in May, and zero so far in Jun/Jul.
- One round planned for 24 – 27 Mar 2020 in 16 districts of KP was postponed due to the COVID-19 Pandemic and is being rescheduled in Aug. / Sep.
- Two more extensive rounds of mOPV2 campaign have also been scheduled in Aug. — Sep.
- Atleast two nationwide vaccination rounds with tOPV are also being planned to be conducted during last quarter of 2020. Around 40 million children will be vaccinated in each of the nationwide rounds.

vi. Besides facilitating provinces through trained experts/ facilitators from the federal level, the Polio Programme continues to vigorously monitor the situation and is in touch with the Advisory Group to respond to the risks as they emerge.

vii. The Expanded Program on Immunization (EPI) is also working with relevant stakeholders to accelerate routine immunization service delivery in the country starting from the districts flagged as high risk.

As the cVDPV is a global challenge, intense efforts are underway to develop a novel oral polio vaccine (nOPV), with minimal risks of mutation. Scientists have found encouraging initial results the novel vaccine is expected to become available soon.

Mr. Deputy Chairman: Not present. Answer taken as read. Question No. 42.

*Question No. 42 Senator Prof. Dr. Mehar Taj Roghani: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the names / types of vaccines being produced / manufactured in the country at present; and

(b) whether it is a fact that at times there is shortage of vaccines for diseases like measles, diphtheria, rabbis and snake bite in various areas of the country, if so, the reasons thereof and the steps being taken by the Government to ensure regular availability of the same in the country?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) National Institute of Health (NIH) Islamabad has been producing/manufacturing vaccine and sera for the public sector since 1950s such as Measles, Tetanus Toxoid, Typhoid Cholera, Allergy, Rabies Vaccine, and Anti Snake Venom Serum and Anti Rabies Serum.

(b) The production facilities of NIH are more than 30 years old and their capacities were designed according to the then requirements which do not meet the current country demand due to this shortcoming quite often the shortage of vaccine does happen. NIH has taken some major steps in order to increase their production capacity to cater such situation and meet country demand in future:

- A new mega Antisera Project is in the phase of final completion stage and will be operational by July, 2020. On the completion of this project, this institute will be able to meet the country demand of Antisnake Venom Serum (ASVS) and Anti Rabies Serum (ARS). The project also includes the production Anti Tetanus and Anti Diphtheria serum.
- NIH is trying to enhance the production capacity of Rabies Vaccine by utilizing its own resources to increase the production from 150,000 to 300,000 doses and supplied to all over the country.
- Further 200,000 doses of Rabies Vaccine for the next financial year are in progress and hopefully will be started to supply from August, 2020.
- To manage the shortfall of Rabies Vaccine in the country a comprehensive plan has also been initiated for funding to enhance the production upto 600,000 doses.
- NIH has also called letter of interest for private national and international vaccine

manufacturers to collaborate with NIH to enhance the production of vaccine to achieve the self sufficiency and reliance of the country.

Mr. Deputy Chairman: Not present. Answer taken as read. Question No. 43 Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh.

*Question No. 43 Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the number of corona virus patients in the country at present; and

(b) the steps taken/being taken by the Government to control the spread of the said virus/disease in the country?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) The total number of confirmed COVID-19 cases as on 16-07-2020 are 257,914 out of this 178,737 have been recovered.

(b) Establishment of National Command and operation center to synergize and articulate unified national effort against COVID-19. The center is one window operation to collate, analyze and process information based on digital input and human intelligence across Pakistan through all provinces, AJ&K, GB & ICT dedicated representatives and centers. Recommendations based on information and data is the processed including health, financing and all matter related to COVID-19 to NCC for real time projections and timely interventions by NCC headed by PM

- The Ministry of NHSR&C has notified a Risk Communication and Community Engagement

Task Force with professional communication, public relations and community engagement experts from the government and development sector partners. The Taskforce.

- coordinates on all communication, health education and public outreach initiatives around the Corona Virus (COVID-19) response led by the Ministry.
- ensures consistency in all risk communication initiatives from planning, strategy development, content finalization, capacity building, implementation and monitoring of activities in line with the National Action/Response Plan developed for COVID-19. The coordination has helped in increasing community outreach with appropriate messaging across different networks.
- supports in development of a preparedness plan that guides the work of the Ministry.

guides the provincial teams in implementation, monitoring and reporting of communication interventions.

- Assists the government in Knowledge management of available data through daily/weekly analysis to enable data driven decision making.

- Development of COVID-19 Health Advisory Platform (http://covid.gov.pk/) for Real-time

Pakistan and Worldwide COVID-19 statistics and situation to direct information seekers to trusted and reliable sources of knowledge and information about different aspects of the Coronavirus disease outbreak. This platform provides information regarding.

  - Signs and Symptoms
  - Basic Protective Measures
  - Travel advisories
  - Common FAQs on COVID-19
  - National Sources
  - International Sources
  - United Nations
  - Latest News
  - Guidelines/ SOPs (List attached below in ANNEX-A)

- Development of National Guidelines / SOPs for COVID19 effective response on following areas that have been endorsed on official website of Ministry of NHSR&C, NIH and HSA after approval from higher authorities.
  - http://covid.gov.pk/
  - http://www.nhsrc.gov.pk/
  - http://www.nih.org.pk/novel-coronavirus-2019-ncov/
  - http://www.hsa.edu.pk/
- Utilization of Sehat Tahaffuz 1166 as COVID-19 Helpline Centre at the National Emergency Operations Centre (NEOC) for COVID-19 basic information and primary symptoms. As part of emergency response to the COVID-19

outbreak, the government has expanded the centre to help people get information on how to stay safe and connect them to a doctor when required.

- Development of Resource Management Systems (RMS), which generate COVID-19 related data on public sector hospital stock, equipment and HR.RMS capturing data of COVID and Non-COVID Hospitals. Current number of Hospitals are 3,567, 1,142 frontline doctors, 19,074 paramedic staff, 204,958 N95 Masks, 4.197 total ventilators, 1,546 ventilators for COVID, 603 ventilators used for COVID, 111,345 total beds capacity 22,729 beds allocated for COVID, 85.70 beds used for COVID in RMS.
- COVID-19 Gov. PK mobile based application (Android & IOS) developed that can download and give information on current statistics, PAK Neghayban, radius alert, COVID tracker self-assessment and awareness messages features.
- Lists of isolation, quarantine, tertiary hospitals and functional testing labs with capacity prepared and displayed /uploaded on different platforms including COVID19 Dashboard.
- Issuance of daily sitreps based on Integrated Disease Information Management System (IDIMS).
- Mapping/Coding of Districts (Corona Affected Cases) for GIS Maps.

- Projections and Modeling of COVID-19 cases in Pakistan to generate projections for cases month wise to plan for appropriate interventions.
- Projections and need assessment of PPEs, lab equipment and medical equipment/supplies. The need assessment is on the basis of case load and number of Human resource allocated in isolation units.
- These needs of health systems are conveyed to NDMA after approval of NCOC for making purchases.
- Data Organization/Synchronization of COVID-19 daily cases with Weather Data Sets for Modeling.
- Contribution in the development of Risk communication systems that include: Facebook messenger Chabot, WhatsApp Chabot (+92-300-. 1111166), providing the latest and updated information on corona virus in Pakistan in multiple languages comprising of Urdu, Punjabi, Pushto, Sindhi, Balochi and Kashmiri. And also providing regular feedback on the issues and content.
- Establishment of a coordination mechanism between M/o NHSR&C, NIH, HSA and NITB for website/knowledge management regarding COVID19 response.
- Spread of Knowledge pertaining to the pandemic by websites such as M/o NHSR&C, COVID19, NIH, and HAS.

- Contribution in the establishment of Tele-medicine initiates to provide health care services to the patients via technology both in public and private sector and there are plans to expand this further in coming weeks.
- Regular coordination with all provinces/regions, health partners and other stakeholders regarding corona virus outbreak and providing supply chain management system.
- Launch of “We care” program and training of 10,000 Health care providers on Ventilators and other equipment and also ICU management of patients- trainings for doctors and nurses (5000).
- Training on Stress Alleviation for health care providers working in COVID started under “We Care”.
- Strengthening of health care capacities (oxygenators, equipment distribution to provinces and regions). The detail is attached as Annex-B.

Annexure-A

- Real time polymerase chain reaction (RT-PCR) Diagnostic test
- Cleaning &Disinfection of Environmental Surfaces in a Healthcare Facility
- Development of National Action Plan for Corona Virus Disease COVID-19 Pakistan
- Guidelines for Quarantine Facility Establishment
- Home Quarantine during COVID 19 Out-break
- Home Isolation during COVID 19 Outbreak
- Social Distancing during COVID 19 Outbreak
- Zoning of Hospitals during COVID 19 Outbreak
- Burial and Safe Management of COVID-19 Dead Body
- Management of Stores During COVID-19 Outbreak
- Preventive Measurements for Industries and Workers against COVID19
- Guidelines for Building & Construction workers during COVID-19 outbreak
- Clinical Management Guideline for COVID-19 infections
- Guideline for Neonate of suspected or confirmed COVID-19 Mother
- Guidelines for Persons who Develop Flu Fever Cough
- Guidelines for use of Face Masks
- Guidelines for Rational use of PPE
- Guidelines for Management of PPE
- Guidelines for General Practitioners
- Draft Guidelines for working of Outdoor Patient Departments/ Primary Health Care Centre in wake of COVID-19 outbreak
- Draft Ramzan and COVID-19
- Guidelines to prevent COVID19 in Jails/ Detention areas
- Handling and Disposal of COVID 19 Waste Generated at Healthcare Facilities and Quarantine
- Hospital Readiness checklist for COVID19
- Pneumonia Diagnosis and Treatment of COVID19
- Guidelines for Management of CVD
- Guidelines for Kidney Patients
- Health & Safety of Building & Construction Workers during COVID-19 Outbreak
- Instruction for using PPEs
- Domestic Air Travel During Covid-19 Outbreak
- Public Transport During Covid-19 Outbreak
- Guidelines for safety measures at railway station against COVID-19
- Guidelines for Air Transport of COVID 19 Positive Dead Body
- Guidelines for holding senate sessions in COVID-19 Pandemic
- Guidelines for providing dental services to covid-19 and non COVID-19 patients
- Definitions, criteria for testing, admission, and management of patients with suspected/conformed covid19
- Guidelines for the Pregnant Woman

- Guidelines for the convalescent plasma therapy
- National Guidelines COVID-19 & PPEs
- National Action Plan for Corona Virus Disease (COVID-19) Pakistan
- Advisory on Pneumonia outbreak due to novel coronavirus, in Wuhan City, Hubei Province, China
- Travel Advisory for the Prevention and Control of Novel Corona Virus (2019-nCoV)
- Advisory on Mitigation Strategies Covid-19
- Case definition for Screening of Passengers at International Airports of Pakistan
- List of Designated Hospitals / Isolation Ward for COVID-19
- 2019-nCoVirus Clinical Care & Prevention GoP Guidelines
- Surveillance Mechanism for Novel Corona Virus Cases (2019-nCoV)
- Testing recommendations for Corona Virus Disease (COVID-19)
- Guidelines and SOP for Safe and Dignified Burial for the person Die with COVID-19
- Workplace Guidelines /Instructions for COVID-19
- SOPs for Contact Tracing
- SOP for Waste Management of 2019 nCoV at Airports
- Guidelines Oxygen Facilities for Covid-19 Patients
- Guidelines for the convalescent plasma therapy
- COVID-19 Pandemic: Guidelines for Ethical Healthcare Decision-Making in Pakistan

WB $1.5 Million NISP Re-Purposed Budget for COVID-19 - PPEs Stock Received and Distributed

#	PPEs	Quantity				Distribution Plan								
								ICT						
		26-Mar	14-May	28-May	Total Qty	AJK	GB	PIMS	DHO	NIRM	FGH	CDA	Airport/ POE	MoNHSR&C
1	Bootcover	1,868			1,868	374	841	654						
2	Boots Rubber	1,869			1,869	375	840	654						
3	Disposable Gown	33,600			33,600	6,700	15,100	11,800						
4	Faceshield	2,500			2,500	500	1,125	875						
5	Gloves (heavy-duty, rubber/ nitrile) pairs	1,868			1,868	374	841	654						
6	Gloves Disposable (w/o pdr nitrile, L) pairs	448,000			448,000	89,600	201,600	156,800						
7	N95 Mask	10,080	42,860	7,540	60,480	6,160	27,520	18,960	4,540	780	2,380			140
8	Surgical Cap	33,600			33,600	6,700	15,100	11,800						
9	Surgical Gown	12,681	37,840		50,521	6,192	25,988	12,780	2,781	696	2,084			
10	Surgical Mask	105,000		420,000	525,000	46,200	80,850	253,450	36,100		36,100	36,100	36,100	100
11	Thermometer, clinical, IR, handheld set	600			600	120	270	210						
12	Tyvek Suit / Coverall	10,000		37,840	47,840	4,272	7,527	23,025	3,254		3,254	3,254	3,254	

جناب ڈپٹی چیئرمین: سیکرٹری صاحب انہوں نے requestکی ہے کہ ان کے سوالات Question No. 44. Senator Sassui Palijo۔deferکردیں

*Question No. 44 Senator Sassui Palijo: Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state:

(a) the details of Foreign Service Agreements (FSAs) signed between Pakistan and foreign countries/employers abroad since 2013 with country wise breakup; and

(b) the number of Pakistani workers, sent abroad under those agreements during the said period with country wise breakup?

Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development: (a) According to Rule 21 of Emigration Rules 1979, it is mandatory for every intending emigrant to appear before Protectorate of Emigrant office under Bureau of Emigration & Overseas Employment (BE&OE), an attached department of Ministry of Overseas Pakistanis & Human Resource Development (OP&HRD) for registration of Foreign Service Agreement (FSA). The details in Foreign Service Agreement include:-

- Particulars of emigrant i.e. Name, CNIC Number, Passport Number, Address, Date of Birth etc.
- Nature of Contract, Job Title, Salary, duration of contract, accommodation, food and other relevant details.
- Acknowledgment from OEP on behalf of employer that the emigrant has been provided employment as per mentioned details in FSA

and from emigrant that he is agreed on the employment offered by the OEP.

(b) Since 2013 to June 2020, more than 4.8 million emigrants have been registered with Bureau of Emigration & Overseas Employment (BE&OE) through its regional Protectorate of Emigrants offices. The Country-wise detail of emigrants is attached at Annex-A. Moreover, since 2013 Pakistan signed Memorandums of Understanding (MoUs) on manpower export with countries such as UAE, Oman, Bahrain, Japan and South Korea. The emigration statistics from 2013 to 2020 (till June) are mentioned below:-

Country	2013	2014	2015	2016	2017	2018	2019	2020	Total
UAE	273,234	350,522	326,986	295,647	275,436	208,635	211,216	49,915	**1,991,591**
Oman	47,794	39,793	47,788	45,085	42,362	27,202	28,391	6,944	**285,359**
Bahrain	9,600	9,226	9,029	8,226	7,919	5,745	8,189	3,876	**61,810**
South Korea (OEC+BEOE)	1,162	730	713	619	616	791	518	30	**5,179**
Japan	44	69	82	102	153	253	391	147	**1,246**
Total	**331,834**	**400,340**	**384,598**	**349,679**	**326,486**	**242,631**	**248,705**	**60,912**	**2,345,185**

STATEMENT SHOWING NUMBER OF PAKISTANIWORKERS REGISTERED FOR OVERSEAS EMPLOYMENT THROUGH BUREAU OF EMIGRATION & OVERSEAS EMPLOYMENT DURING THE PERIOD 1971-2020 (upto June)

COUNTRY WISE

S.#	Countries	1971-2010	2011	2012	2013	2014	2015	2016	2017	2018	2019	2020	Total
1	Saudi Arabia.	2742962	222047	358560	278502	312489	522759	462390	143363	100919	332713	104858	5573962
2	U.A.E.	1595574	156333	182530	273234	350522	326986	295647	275436	286635	211216	49915	3926148
3	Oman.	394436	53525	68407	47794	39793	47788	45065	42362	27202	28391	6944	802727
4	Qatar.	83043	5121	7320	8119	10942	12741	9706	11592	20363	19327	5968	192992
5	Bahrain.	94599	10541	10530	9600	9226	9029	8226	7919	5748	8189	3876	177580
6	Kuwait.	180755	173	6	229	132	164	776	773	493	126	15	183639
7	South Korea.	15343	12	7	12	46	13	17	9	15	25	7	15504
8	Malaysia.	23410	2092	1309	2031	20577	20216	10625	7774	8681	11323	2272	110810
9	China.	1717	186	220	155	254	355	482	457	514	1252	110	6036
10	Algeria.	676	7	2	7	36	211	259	451	213	113	4	2196
11	Angola.	661	6	6	8	1	22	22	12	17	23	3	723
12	Azerbaijan	31	2	3	38	22	8	8	8	20	45	12	275
13	Brunei.	909	79	74	67	48	65	55	212	223	167	30	2090
14	Cameroon.	48	15	0	0	3	2	0	1	4	33	1	107
15	Croatia.	44	1	0	0	0	0	0	0	0	4	0	49
16	Cyprus.	922	71	129	111	278	500	390	1729	1944	970	84	7428
17	Gabon.	299	2	4	1	6	0	0	2	0	0	0	316
18	Gen-Island.	195	0	0	0	0	2	0	0	0	2	0	199
19	Germany	187	11	23	26	23	43	36	94	103	303	96	947
20	Greece.	542	0	0	0	0	2	3	2	3	1	1	554
21	Guinea.	144	15	12	13	6	10	11	8	11	26	3	257
22	Hong Kong.	252	26	17	38	38	29	56	54	57	69	35	616
23	Iran.	12586	14	3	26	5	65	37	100	20	24	3	12883
24	Iraq.	68135	9	22	901	1041	709	543	599	756	2386	611	75693
25	Italy.	17763	2375	3161	2069	1563	431	242	141	89	20	4	28554
26	Japan.	280	48	32	44	69	82	102	153	256	351	147	1736
27	Jordan.	5341	179	273	345	329	321	282	285	176	219	49	7783
28	Kenya	67	11	8	6	3	11	15	8	17	35	10	191
29	Lebanon.	432	30	23	15	57	33	42	34	27	14	1	698
30	Libya.	72112	400	872	4543	2121	0	0	0	8	17	1	81176
31	Morocco.	44	2	3	0	2	0	0	1	5	3	0	55
32	Nigeria.	2665	166	142	117	113	106	104	75	115	105	32	3740
33	Sierra Leone	136	0	0	0	0	0	2	3	4	7	0	154
34	Singapore.	282	62	47	42	78	68	33	54	65	62	12	803
35	Somalia.	85	5	31	14	47	23	29	49	70	71	20	449
36	South Africa.	846	195	302	211	188	140	95	144	87	104	9	2286
37	Spain.	2122	3	10	3	7	0	5	26	67	208	99	2550
38	Sudan.	2074	227	353	368	559	494	428	535	477	630	84	6259
39	Sweden.	134	84	74	24	16	32	19	47	73	88	8	599
40	Switzerland	104	18	27	12	17	15	17	11	5	24	6	252
41	Syria	346	0	0	0	0	0	0	0	3	1	0	350
42	Tanzania.	812	63	55	56	72	126	59	78	55	36	11	1414
43	Tunisia.	35	0	0	0	1	5	1	0	0	10	6	58
44	Turkey.	393	14	13	21	15	57	65	112	99	65	21	715
45	Turkmenistan.	1212	0	0	0	0	0	2	0	0	11	0	1225
46	U.K.	11044	308	183	158	250	260	348	340	587	903	325	14704
47	U.S.A.	3519	102	154	226	351	356	289	229	336	505	182	6339
48	Uganda.	326	16	0	6	6	37	19	22	26	110	20	600
49	West Africa.	308	3	0	0	0	0	3	2	0	0	0	316
50	Yemen.	5069	57	144	105	137	24	15	17	9	21	7	5605
51	Zambia.	908	13	7	38	20	12	20	19	17	32	7	1093
52	Others	9254	1258	1127	1258	1857	2206	1598	1672	1598	4837	1591	28686
	Total:	5354336	456893	639597	622714	752486	946571	839353	486256	397108	926203	177316	11292164

Mr. Deputy Chairman: Not present. Answer taken as read. Question No. 45.

*Question No. 45 Senator Sassui Palijo: Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state the number of persons / workers sent abroad for employment during the year 2019 with province wise and profession wise break up

indicating also the names of countries to which they were sent?

Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development: During the year 2019, there were 625,203 emigrant workers, who were registered by the Bureau of Emigration & Overseas Employment an attached department of Ministry of Overseas Pakistanis & Human Resource Development. The province wise profession wise and country wise details are at Annexures A, B and C respectively.

Annex-A

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF PAKISTANIS PROCEEDED ABROAD FOR EMPLOYMENT REGISTERED BY BUREAU OF EMIGRATION AND OVERSEAS EMPLOYMENT DURING THE YEAR 2019

PROVINCE WISE

Province	Jan	Feb	Mar	Apr	May	Jun	Jul	Aug	Sep	Oct	Nov	Dec	Total
Federal	249	226	248	320	342	262	406	385	412	529	471	448	4295
Punjab	21902	21245	20893	22244	24159	18638	29568	23884	39841	36738	31622	31705	312439
Sindh	4278	4054	4076	5441	6312	5618	4245	3586	4613	5536	4779	4833	57171
KPK	11678	11766	11929	13455	14534	11412	17282	14368	17806	22440	19469	20037	186176
Baluchistan	266	376	420	497	483	341	462	357	502	549	407	441	5103
Azad Kashmir	2848	2956	2613	2973	3599	2434	2112	1634	2099	2396	2122	2365	30151
Northern Area	235	233	506	594	391	206	54	53	58	79	72	73	2554
Tribal Area	2379	2376	2345	2561	2649	1887	1896	1495	1962	2872	2388	2523	27314
Total	43832	43234	43030	48085	52469	40778	56025	45762	57293	71140	61330	62225	625203

Annex-B

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF WORKERS PROCEEDED
ABROAD FOR EMPLOYMENT REGISTERED BY BUREAU OF EMIGRATION AND OVERSEAS
EMPLOYMENT DURING THE YEAR 2019
(CATEGORY-WISE)

S.#.	CATEGORY	Jan	Feb	Mar	Apr	May	Jun	Jul	Aug	Sep	Oct	Nov	Dec	Total
1	Accountant	577	580	573	457	379	317	299	208	295	364	354	389	4802
2	Agriculturist	775	763	755	796	1091	847	223	124	148	340	261	141	6264
3	Artist	102	110	106	107	111	92	10	9	21	12	17	6	703
4	Blacksmith	142	158	167	185	177	125	45	28	64	99	92	106	1388
5	Cable Jointer	154	109	129	114	125	125	1	1	50	3	1	3	815
6	Carpenter	1404	1389	1194	1328	1836	1037	930	609	936	1051	995	1057	13769
7	Clerk/Typist	536	509	473	464	496	394	635	524	626	906	764	787	7105
8	Comp./Prog/Ana	222	205	189	225	234	156	58	115	107	91	111	133	1846
9	Cook	376	590	436	692	587	392	584	488	617	854	769	751	7138
10	Dentor	368	151	169	143	214	182	12	29	10	26	18	19	1361
11	Designer	81	103	113	161	148	104	35	28	26	34	21	34	888
12	Doctor	165	143	92	121	103	160	133	149	153	139	133	145	1636
13	Draftsman	118	121	133	117	125	147	44	54	55	76	63	47	1100
14	Driver	7946	8238	8805	10151	11196	8721	19665	16245	21043	26642	22567	21701	182920
15	Electrician	1583	1425	1249	1482	1820	1450	1092	777	823	1127	1113	1225	15166
16	Engineer	823	689	738	438	524	400	342	307	370	461	445	533	6070
17	Fitter	1056	1261	1087	1005	1035	813	373	356	634	632	837	544	9135
18	Foreman/Sup	883	642	677	545	734	978	442	424	440	724	671	634	7734
19	Goldsmith	206	122	131	140	148	175	6	3	2	5	10	4	1002
20	Labourer	15168	15234	16319	17116	18297	15036	23800	19664	23589	28641	24602	25329	242811
21	Manager	636	515	632	574	683	663	697	644	792	1019	871	921	8647
22	Mason	1913	1643	1420	2276	2176	1682	1384	840	1307	1452	1582	1917	19590
23	Mechanic	927	853	906	1256	1129	960	511	337	430	576	573	644	9002
24	Nurse	5	16	11	9	14	73	65	18	24	42	33	27	337
25	Operator	727	848	530	774	658	544	476	391	505	699	484	566	7202
26	Painter	769	631	489	888	1065	806	552	382	499	595	519	623	7818
27	Pharmacist	230	206	218	168	134	102	12	10	5	10	9	17	1121
28	Photographer	5	31	7	6	23	65	1	5	3	1	3	3	173
29	Plumber	1100	883	1026	1077	971	556	338	137	167	251	180	438	7124
30	Rigger	135	372	133	187	224	253	94	109	186	170	74	53	1990
31	Salesman	793	912	737	872	977	802	754	652	685	880	730	636	9430
32	Secy/S.grapher	25	31	20	6	25	38	1	0	0	0	0	0	146
33	Steel Fixer	1011	1027	807	1114	1667	840	364	219	517	560	577	568	9291
34	Storekeeper	119	127	115	90	156	99	28	15	22	37	34	41	883
35	Surveyor	68	29	54	22	70	46	39	36	37	52	40	67	560
36	Tailor	241	303	202	153	226	108	116	111	97	124	160	126	1971
37	Teacher	70	49	39	34	27	60	66	158	108	94	80	76	861
38	Technician	1481	1490	1147	1674	2049	903	1223	1119	1303	1591	1467	1443	16890
39	Welder/Br.	278	156	358	277	385	147	204	173	182	238	239	245	2882
40	Welder	624	570	575	831	428	426	345	263	424	524	300	324	5634
	TOTAL:	43632	43234	43030	48085	52489	40778	56025	45762	57293	71140	61330	62225	625203

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF WORKERS PROCEEDED ABROAD FOR EMPLOYMENT DURING THE YEAR 2019(COUNTRY-WISE)

NO	COUNTRIES	Jan	Feb	Mar	Apr	May	Jun	Jul	Aug	Sep	Oct	Nov	Dec	Total
1	Saudi Arabia	16784	17103	17964	23629	30311	21732	38545	25348	32725	41058	35939	38575	332713
2	UAE	20261	19855	18567	17974	16902	13847	17804	13942	16884	21102	18260	15988	211216
3	Oman	2414	2481	2359	2410	2213	1980	2346	2057	3010	2747	2054	2330	28391
4	Qatar	2823	2321	1768	1127	932	894	1335	1078	1430	2093	1565	1615	19327
5	Bahrain	22	45	190	1051	860	769	1126	876	945	25	1073	1204	8109
6	Kuwait	21	13	18	6	9	6	5	10	15	4	9	10	126
7	Korea	0	0	0	1	2	5	1	1	1	4	3	7	25
8	Malaysia	620	488	1247	1116	584	775	750	1222	1216	1314	1053	936	11323
9	China	75	85	94	74	65	74	77	146	199	131	143	99	1252
10	Algeria	39	17	0	0	0	25	14	0	20	0	0	3	118
11	Angola	0	14	0	2	1	1	1	2	0	2	2	4	29
12	Azerbaijan	2	4	3	4	4	3	1	5	6	9	1	5	45
13	Brunei	18	17	22	16	17	10	9	18	16	10	16	18	187
14	Cameroon	0	33	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	33
15	Croatia	2	0	0	0	0	0	0	0	2	0	0	0	4
16	Cyprus	169	120	138	82	47	48	64	60	56	77	66	43	970
17	Gabon	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0
18	Gen-Island	0	2	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	2
19	Germany	10	25	30	15	16	12	25	33	29	20	22	66	303
20	Greece	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	1	1
21	Guinea	1	0	4	1	2	1	2	0	1	9	3	2	26
22	Hong Kong	2	5	13	1	3	5	9	4	2	7	1	8	60
23	Iran	0	11	6	0	0	1	0	4	0	0	1	1	24
24	Iraq	65	57	52	109	134	218	367	288	269	294	281	167	2301
25	Italy	5	7	2	1	0	0	0	1	3	0	0	1	20
26	Japan	44	61	26	27	23	15	20	21	31	49	37	37	351
27	Jordan	4	23	28	17	10	7	27	17	12	19	32	9	205
28	Kenya	1	1	0	3	1	2	3	4	2	2	3	3	25
29	Lebanon	0	0	0	1	0	2	1	2	3	1	1	1	12
30	Libya	0	1	11	1	0	0	0	1	1	1	0	1	17
31	Morocco	0	0	0	1	0	0	0	0	1	1	0	0	3
32	Nigeria	9	16	9	3	4	4	4	7	15	11	4	19	105
33	Sierra Leone	3	1	1	0	0	1	0	1	0	0	0	0	7
34	Singapore	5	14	4	1	9	11	6	9	5	5	10	3	82
35	Somalia	1	2	0	14	4	2	15	4	1	9	11	8	71
36	South Africa	7	2	0	3	0	2	3	75	4	4	1	3	104
37	Spain	0	11	11	11	0	4	21	4	30	79	0	37	208
38	Sudan	42	53	45	43	39	25	50	33	63	88	73	76	630
39	Sweden	8	6	6	10	3	4	12	10	4	7	10	8	88
40	Switzerland	2	4	0	3	0	2	0	2	3	0	3	5	24
41	Syria	0	0	0	0	0	1	0	0	0	0	0	0	1
42	Tanzania	0	3	3	3	1	3	6	2	4	6	3	2	36
43	Tunisia	0	3	0	0	1	0	3	1	0	1	1	0	10
44	Turkey	4	10	10	3	4	2	3	6	10	3	7	4	66
45	Turkmenistan	1	5	2	1	0	0	0	0	0	1	1	0	11
46	UK	3	92	85	67	64	50	89	106	83	96	80	88	903
47	USA	66	27	44	34	39	60	41	26	19	34	38	75	505
48	Uganda	60	6	6	2	3	3	6	8	8	5	4	6	119
49	West Africa	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0	0
50	Yemen	1	1	0	0	0	1	0	1	1	12	4	0	21
51	Zambia	2	3	3	2	3	3	2	4	4	2	2	2	32
52	Other	234	183	237	214	139	180	232	313	389	1786	453	455	4837
	Total	43632	43234	43030	48085	52469	40778	56025	45762	57293	71140	61330	62225	625203

Mr. Deputy Chairman: Not present. Answer taken as read. Question No. 46.

*Question No. 46 Senator Sirajul Haq: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and culture be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Government has decided to establish Seerat Chairs in nine Universities of the country to carry out research on various aspects of life of the Holy Prophet (SAW), if so, the names of Universities where the same have been established so far and the details of research to be carried out and that which has been carried out by each of them; and

(b) the time by which the said Chairs will be established in the remaining Universities?

Mr. Shafqat Mahmood: (a) Yes, 09 Seerat Chairs will be established by the Government of Pakistan through HEC in different universities of the country under the Project tilted "Establishment of Seerat Chairs in Public Sector Universities" which was approved by CDWP in its meeting held on October 3rd, 2014.

However, only following three Seerat Chairs have been established so far:

i. Gender Studies in University of Punjab, Lahore.
ii. Human Rights & Justice in University of Education, Lahore.
iii. Global Peace in International Islamic University, Islamabad.

The details of research to carried out is attached at Annex-I.

(b) The recruitment process has been designed to place competent, vastly experienced and internationally acclaimed Islamic scholars on Seerat Chairs. In this regard, three recruitment processes have been completed based on open advertisement, and competitive process. In first recruitment cycle, only one scholar vis. Dr. Qibla Ayaz was appointed on the Seerat Chair for Inter-faith and Communal Harmony, which later became vacant due to his appointment as the Chairman of the Council of Islamic Ideology. During the 2nd attempt, above listed 03 chairs have been selected. While in third cycle, scholars on the following two Chairs were selected, however, the matter is pending on account of stay granted by the court:

i. Social Justice and Welfare.
ii. Inter-faith and Communal Harmony

The remaining four Chairs will be advertised and established by HEC during 2020.

Annex-I

THE DETAILS OF RESEARCH TO CARRY OUT

Seerat Chair- Gender Studies and Women Rights (HE

لیکچر تعداد:10

1لیکچر۔ جینڈر سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ ، جامعہ پنجاب لاہور ، بعنوان : سیرتِ طیبہ ﷺ اور خواتین کے حقوقِ مالیہ، تاریخ : ۲،جنوری، 2019ء

2- لیکچر۔ جینڈر سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ ، جامعہ پنجاب لاہور، بعنوان : حق مہر ، اور پاکستان میں قائم سماجی رسومات ، تاریخ : ۲۷،جنوری، 2019ء

-3لیکچر۔ جینڈر سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ ، جامعہ پنجاب لاہور، بعنوان: صنفی تعلیم اسلامی تناظر میں ، تاریخ : ۲،فروری، 2019ء

4- لیکچر۔ جینڈر سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ ، جامعہ پنجاب لاہور ، بعنوان : پاکستان میں خواتین کو در پیش طلاق کے مسائل، تاریخ : ۲۶،فروری،

5- لیکچر۔ جینڈر سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ ، جامعہ پنجاب لاہور ، بعنوان : شادی شدہ خواتین کے حقوق، تاریخ : ۱۹،مارچ، 2019ء

6- لیکچر۔ پروفیسرز کالونی جامعہ پنجاب، بعنوان: شادی شدہ خواتین کے لیے ضروری میڈیکل سہولیات، تاریخ : ۲۹،مارچ، 2019ء

7- لیکچر۔ لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی، بعنوان: خواتین کے حقوقِ مالیہ، تاریخ : ۳،اپریل، 2019ء

8- لیکچر۔ انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد ، بعنوان: طلاق، دوسری شادی اور خواتین کے مالی حقوق کے مسائل، تاریخ : ۱۶،جولائی، 2019ء

-9لیکچر۔ گورنمنٹ کالج گرلز اٹک، بعنوان:سیرتِ طیبہ ﷺ اور خواتین کے حقوقِ مالیہ ، تاریخ : ۳ستمبر 2019ء

10-لیکچر النساء انسٹیٹیوٹ آف آرٹس اینڈ سائنس ، کوئٹہ بلوچستان، تاریخ : ۲۵، فروری، 2020ء

8 سیمینار تعداد:

۱سیمینار ۔ شعبہ اسلامیات ، جامعہ پنجاب لاہور ، بعنوان : سیرتِ طیبہ ﷺ اور عورتوں کا مقام، تاریخ : ۱۲،مارچ، 2019

2۔ سیمینار۔ شیخ زائد اسلامک یونیورسٹی پشاور، بعنوان: سیرتِ طیبہ ﷺ اور خواتین کے حقوقِ مالیہ،، تاریخ : ۱،جولائی، 2019

3-سیمینار اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور،بعنوان:سیرتِ طیبہ ﷺ اور خواتین کے حقوقِ مالیہ ،تاریخ : ۳،اکتوبر 2019ء

4-سیمینارشاہکوٹ گورنمنٹ کالج:بعنوان:سیرتِ طیبہ ﷺ اور خواتین کے حقوقِ مالیہ ، تاریخ : ۳۱،اگست 2019ء

5-سیمینارمدرسہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد:بعنوان:سیرتِ طیبہ ﷺ اور خواتین کے حقوقِ مالیہ، تاریخ :۳،اگست

6سیمینارکراچی یونیورسٹی، بعنوان:سیرتِ طیبہ ﷺ اور خواتین کے حقوقِ مالیہ، تاریخ : ۱۷،اکتوبر 2019ء

7-سیمینارڈیپارٹمنٹ آف عربیک اینڈاسلامک سٹڈیز ، جی سی یونیورسٹی لاہور
8-انٹر نیشنل سیمینار، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز

کانفرنس تعداد:5

1-سندھ یونیورسٹی ، جام شورو میں پیپر پیش کیا بعنوان-خواتین کااختیارنکاح: ایک تجزیاتی مطالعہ
2-اردن کی جیرش یونیورسٹی میں پیپر پیش کیا
3-سیرت چیئر جینڈر سٹڈیز اینڈ ویمن رائٹس کے تحت پہلی بین الاقوامی سیرت کانفرنس کا انعقاد
4-سیرتالنبیﷺ کانفرنس ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور
5-- Conference Generation Equality: Realizing Women's Right

گروپ پینل ڈسکشن تعداد :3

1. ادارہ علوم اسلامیہ ، جامعہ پنجاب لاہور
2. Panel Discussionin1st International Conference on Diversity and Social Inclusion: A Way Forward for Institutional Reforms at UMT Lahore
-3
Round Table Dialogue-الحمد اسلامک یونیورسٹی، کوئٹہ بلوچستان، تاریخ ۲۴ فروری ۲۰۲۰ء

انعامی تحریری مقابلہ:1

سیرت چیئر جینڈر سٹڈیز نے ایک تحریری مقابلے کا بھی انعقاد کروایا جس کا اہتمام تین سطح پر کیا گیا : سکول، کالج اور یونیورسٹی کے تمام طلبات کو اس مقابلے میں شرکت کی دعوت دی گئی ۔
سکول کے شرکاء کا موضوع:**سیرت طیبہﷺ اور خواتین کا مقام و مرتبہ**
کالج کے شرکاء کا موضوع: **سیرت طیبہﷺ اور خواتین کے حقوق مالیہ**
یونیورسٹی کے شرکاء کا موضوع: **سیرتِ طیبہﷺ اورپاکستان میں خواتین کودرپیش سماجی مسائل**

ریسرچ پبلیکشینز: 7

Seerat Pamphlet-1
Seerat News Letter-2
Conference Proceedings-3
4-خواتین کے مد ح و ذم کے بارے میں موضوع روایات
5-سیرتِ طیبہ ﷺ اور خواتین کے سماجی حقوق
6-سیرتِ طیبہ ﷺ اور خواتین کے حقوقِ مالیہ
7-سیرتِ طیبہ ﷺ اور حقوق نسواں پاکستانی معاشرے کا تجزیاتی مطالعہ

ریسرچ پیپرز :6

1- مہر اس کی شرعی حیثیت اور موجودہ چیلنجز (تحقیقی منصوبہ)
2- مسئلہ تخلیقِ حوا علیہ السلام
3-اردن کی خواتین کی حیثیت و حقوق اور صورتحال کے بارے میں تحقیق
4-پسند کی شادی اور اسلامی تعلیمات ۔ جام شورو یونیورسٹی میں مقالہ پڑھا ۔
5-Unveiling the underlying women's mobility issues in Pakistan: Remediation by Application of Prophetic Traditions

سہ ماہی تحقیقی مجلہ

القوارئر

سیرت چئیر جینڈر سٹڈیز اینڈ ویمن رائٹس، ہائیر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد

ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

نومبر 2019ء میں سیرت چئیر جینڈر سٹڈیز اینڈ ویمن رائٹس(ہائیر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد)، جامعہ پنجاب کے تحت منعقد کی جانے والی دو روزہ بین الاقوامی سیرت کانفرنس میں ایک معیاری تحقیقی مجلہ کی اشاعت کا اعلان کیا گیا۔

اس کے کچھ ہی عرصے بعد سیرت چئیر جینڈر سٹڈیز اینڈ ویمن رائٹس(ہائیر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد) جامعہ پنجاب کے تحت اس سہ ماہی تحقیقی مجلے کا اجرا کیا گیا ہے جس میں خواتین اور ان کے مسائل کی تمام ممکنہ جہات اور عصری و معاشرتی مسائل کا جائزہ سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں لیا جائے گا اور اس سے راہنما اصول مستنبط کر کے عوام و علما میں پیش کئے جائیں گے۔ یہ مجلہ تین زبانوں عربی، اردو اور انگلش کے تحقیقی مقالات پر مشتمل ہو گا۔

ابتدا ہی سےاس بات کو مد نظر رکھا گیا ہے کہ مجلہ کا معیار ہائیر ایجوکیشن کمیشن حکومت پاکستان کے مقرر کردہ Y کیٹگری کے مطابق ہو اس لئے اس کے ہر مقالہ کا ایک قومی اور دو بین الاقوامی اسکالرز سے ریویو کروایا جاتا ہے۔ اس مجلے کے ابتدائی تین شمارے الحمدللہ تیار ہیں اور زیورِ طباعت سے آراستہ ہونے کے منتظر ہیں۔

مجلے میں خواتین اور جینڈر سٹڈیزکے موضوع پر غیر مطبوعہ مقالات شائع کئے جائیں گے جن کی شرائط مقالہ نگار حضرات کو فراہم کی جا چکی ہیں اور انہی کی رعایت سے تحریر کردہ کئی مقالات موصول بھی ہو چکے ہیں۔

Important Links :

Facebook Page of Seerat Chair

1- https://www.facebook.com/Seerat-Chair-Gender-Studies-Women-Rights-105680450952799

2- Second International Seerat Conference Link:
http://pu.edu.pk/home/section/conference/10554

3- Link of Seerat Chair Blog:
blogger.com/blogger.g?blogID=6192674358496629384&pli=1#allposts.

(Human Rights & Social Justice)

یونیورسٹی آف ایجوکیشن،لاہور

پاکستان کی وفاقی حکومت کے بابرکت فیصلے کی روشنی میں 'سیرت النبیﷺ' پر تحقیقی مطالعہ کے لیے پاکستان کی سرکاری جامعات میں مختلف موضوعات (Themes) کے ساتھ 9 مسانید سیرت قائم کرنے پر اتفاق ہوا۔ جس کے لیے ہائر ایجوکیشن کمیشن میں ''مرکز سیرت'' (Seerat Center) کا قیام عمل میں لایا گیا ۔ یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور میں دسمبر2018ء میں مسند سیرت برائے 'انسانی حقوق و عدل اجتماعی'(Human Rights & Social Justice) کا قیام اسی مبارک سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

سیرت سنٹر میں چیئرمین ہائر ایجوکیشن کمیشن کے زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں مسند سیرت 'انسانی حقوق و عدل اجتماعی' (Human Rights & Social Justice)کے حوالے سے لائحہ عمل(Plan of Work) پیش کیا گیا جس کو قبول کرتے ہوئے اس منصوبہ کو جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔اس میں بنیادی ذمہ داریوں میں ،مسند سیرت کے تحت خطبات،Lecturers ، سیمینارز۔Seminars اور کانفرنسز۔ Conferences کے ساتھ ساتھ تحقیقی بنیادوں پر لٹریچر کی طباعت تھا۔

لوگوں میں مسند سیرت کے مجوزہ موضوع 'بنیادی انسانی حقوق اور عدل اجتماعی Human Rights & Social Justice کے حوالے سے شعور و آگہی پیدا کر نے کے لیے درج ذیل طریقہ کار کو اختیار کیا گیا :

1۔لیکچرز،سیمینارز وغیرہ .....

پاکستان کے مختلف شہروں کے مشہور اور بڑے کالجز،یونیورسٹیز اور بار کونسلزمیں لیکچرز و خطابات کے ذریعے شعور و آگہی پیدا کی گئی۔

2۔تحقیقی سرگرمیاں:

تحقیقی میدان میں جاری منصوبہ جات

1۔کتاب: اسلامی فلاحی مملکت عصر حاضر میں .....سیرت طیبہ کی روشنی میں

2۔سیرت چیئر کی طرف سے منتخب کردہ عنوانات پر پاکستان کے جامعات کے محققین سے مضامین کی وصولی اور کتاب کی تیاری جو کہ فنی اعتبار سے پایہ تکمیل کو ہے۔

3۔'اسلام اور بنیادی حقوق ' جو کہ صدر مسند سیرت کی تالیف ہے جو کہ پنجاب یونیورسٹی سے 2013ءطبع ہوئی ۔اپنے موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کو علمی و تحقیقی حلقوں میں داد تحسین اور پذیرائی حاصل ہوئی۔اس کی افادیت کے پیش نظر کچھ ترامیم اور اضافہ جات کے ساتھ سیرت چیئر کے پلیٹ فارم سے دوبارہ طبع کیا جائے گا۔

(نوٹ: ریسرچ کے تینوں کام اپنے آخری مراحل میں ہیں کرونا وبا کی وجہ سے مختلف لائبریرز اور مصادر و مراجع تک رسائی میں مختلف رکاوٹوں کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہو گئے ہیں۔ جیسے ہی حالات سازگار ہوتے ہیں تو یہ تینوں تحقیقی کام طبع شدہ حالت میں فوری بنیادوں پر میسر ہوں گے۔ان شاء اللہ)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر سراج الحق۔ سینیٹر سراج الحق کی deferment کی request آئی ہے۔ Deferred. Question No. 47

سینیٹر سراج الحق۔ اس کو بھی defer کیا جاتا ہے۔ Question No. 48.

Senator Kalsoom Perveen.

*Question No. 48 Senator Kalsoom Perveen: Will the Minister for Communications be pleased to state names of Assistant Directors who have been given additional charge of the posts of Deputy Directors in the National Highway Authority at present?

Mr. Murad Saeed: There are 131 Assistant Directors given Additional Charge of Deputy directors as on Annex-A.

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library)

Mr. Deputy Chairman: Not present. Answer taken as read. Question No. 49. Senator Kalsoom Perveen.

*Question No. 49 Senator Kalsoom Perveen: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the steps taken by the Federal Government at Taftan to curtail the entry / spread of corona virus into Pakistan;
(b) the number of testing kits provided to the Government of Balochistan in the wake of spread of the said virus; and
(c) the amount released to the provincial Government of Balochistan to combat this virus?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) Following steps were taken up by

the Federal Government at Taftan to curtail the entry/spread of Corona Virus in Pakistan:

(i) Provision of Personal Protective Equipment (PPE) and Training of staff of health staff was conducted by Central Health Establishment(CHE) and National Institute of Health from January-March 2020.

(ii) A Medical team was sent in Feb, 2020 for on-spot training of staff at Taftan on SOP's per Health Declaration from Islamabad.

(iii) In lieu of Covid-19, Civil Surgeon Quetta was deputed to look-after overall situation in Baluchistan, in addition to his own duties (at Chaman, Quetta Airport and Taftan Border).

(iv) Moreover, a Medical team from Karachi airport health Authority was deputed at Taftan Border.

(v) PPEs to staff, Health Declaration Forms, Banners & Thermoguns, etc. were provided.

(vi) Quarantine facility was established by provincial/ NDMA at Pakistan House Taftan to cope with the pilgrims coming from Iran/ Taftan under emergency. NDMA is building 1 Thousand bedded quarantine hospital at Taftan under the orders of honorable Supreme Court. There are 10 Quarantine facilities in Balochistan.

(b) NDMA is the lead agency to provide the testing kits to the provinces. However an approximate of 100,000 testing kits have been given to Balochistan

government. The total tests conducted till now are 55,000.

(c) A national Program encompassing 70 Billion Rs. have been allocated for FY 2020-2021 for provinces and ICT, AJK & GB. The Health component is for 25 billion to strengthen Integrated disease Surveillance, laboratories and case management at district and Tehsil Headquarter Hospitals. These funds will be allocated to provinces and federating areas through approval of PC-Is.

سینیٹر ثمینہ سعید: جناب والا! روٹ لگا ہوا تھا اس لیے میں لیٹ ہو گئی۔ میرا سوال بہت اہم تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں لے لیتا ہوں۔

Senator Kalsoom Perveen, not present. Answer taken as read. Senator Samina Saeed.

*Question No. 36 Senator Samina Saeed: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) whether the Government has established any laboratory in Islamabad to test the quality of life saving drugs, if so, the details thereof; and

(b) the number of drug samples tested in the said laboratory during the last five years indicating also the number of those found sub-standard out of the same?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) Yes. Federal Drug Surveillance Laboratory (FDSL) is established in Islamabad but is non-functional because the tailor-made building for the laboratory was occupied by Federal Medical & Dental College in November, 2011. Only two floors (ground and

fourth floor) of the building have been vacated by FM&DC, while second and third floors of the building are still occupied by them. Due to aforesaid reasons, the physical and financial targets of the PC-I could not be achieved and Project Completion Report (PC-IV) could not be finalized. Furthermore, Project Management Wing, Ministry of Planning and Reforms has been requested to formally close the project, so that it could be made operational by DRAP from its own resources at the earlies in the larger interest of public.

Moreover, National Control Laboratory for Biologicals (NCLB), via S.R.O. 491(I)/2000 dated 18-07-2000 was established for testing and lot release of Biological drugs. No human biological drug is allowed sale and use until a "Lot Release Certificate" from the Federal Government Analyst of the National Control Laboratory for Biologicals, Islamabad has been obtained and this applies to all vaccines / biological products imported or locally manufactured.

(b) Since the Federal drug Surveillance Laboratory (FDSL) has not started operation, so data is not available whereas Lot release data of National Control Laboratory for Biologicals (NCLB) is available online at weblink: http://www.nclbmoh.gov.pk/lot_release_data.htm.

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary.

سینیٹر ثمینہ سعید: جناب والا! جلدی جلدی میں، میں نے اس کا جواب پڑھا ہے۔ اس پر میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ DNA lab اسلام آباد میں کوئی نہیں ہے۔ کوئی ایسی proposal ہے کہ یہاں پر کوئی اچھی سی DNA lab بن جائے۔ خیبر پختونخوا سے یا دوسرے علاقوں سے کوئی بھی cases آتے ہیں وہ ہمیں لاہور بھیجنے پڑتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: DNA کے حوالے سے میں یہ کہوں گا ویسے سوال میں ایک بہت اہم چیز ہے جو آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں، آپ نے پڑھ بھی لیا ہوگا۔ ایک Federal Drug Surveillance lab ہم نے بنانی تھی۔ 2011 میں یہ جگہ ہم نے dental college والوں کو دی۔ آپ دیکھیں کہ ہماری priorities کدھر ہیں یہ ہماری لیبارٹری اسلام آباد میں بننی تھی۔ اس وقت ہماری ایک central lab ہے وہ کراچی میں بنی تھی، Federal Government کی ہے۔ So, we have to send our test to Karachi اس کی بھی میرے پاس تفصیل ہے، میں نے ساری details منگوائی ہیں۔ کتنی drugs ہمارے پاس spurious ہیں، کتنی fake ہیں، کتنی رپورٹس ہمارے پاس آئی ہیں۔ That is doing good لیکن ہمیں اسلام آباد میں بھی ایک چاہیے۔ اب 2011 میں جو پہلے کا ہمارا منصوبہ تھا اس کی جگہ ہم نے کسی dental college کو دے دی۔ ابھی تک that project has not seen broad day light اس کے لیے ہم نے پیسے دیے، اس کو ہم active کریں گے۔ 60's کی دہائی میں ہم نے اسلام آباد کو دارالخلافہ بنایا لیکن ابھی تک ہم یہاں پر proper drug testing lab نہیں بنا سکے۔ ہماری priorities نہیں ہیں، اب یہ حکومت ان شاء اللہ اس کو کرے گی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان چیزوں پر سوچنا ہوگا۔ میں نے اس کا خرچہ پوچھا وہ ایک ارب روپے سے کم میں بننی تھی، اب بھی شاید اس پر ایک ارب سے کم ہی خرچہ آئے لیکن ایک ایسا ملک جو بائیس کروڑ کا ملک ہے اس کے دارالخلافہ میں proper testing lab نہیں ہے جس معیار کی ہونی چاہیے۔ بالکل ہم DNA کا بھی اس میں ہے لیکن کس stage پر ہے کیونکہ انہوں نے سوال میں پوچھا نہیں تھا اس لیے اس کا میں جواب نہیں دے سکتا۔ ہم بنانا چاہتے ہیں کیونکہ ہم سب چیزیں نہ کراچی بھیج سکتے ہیں نہ لاہور بھیج سکتے ہیں۔ ہماری مرکزی NIH کی لیبارٹری کراچی میں ہے لیکن اسلام آباد میں بننی ہے، پچھلی دو دہائیوں سے بن رہی ہے اور ان شاء اللہ ہماری حکومت میں بن کر رہے گی۔

Mr. Deputy Chairman: Any other supplementary? Yes Senator Zeeshan.

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب والا! میرا سوال PPE's and face mask سے related ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا جب pandemic start ہوا تو face mask کافی مہنگے تھے، اس کے بعد حکومت نے کریک ڈاؤن شروع کیا، mechanism provide کیا جس

سے قیمتیں کم ہو گئی ہیں لیکن ابھی بھی بہت مہنگے ہیں۔اس حوالے سے حکومت کی کوئی پالیسی ہے کہ اس کی قیمتیں کیسے کم کی جائیں؟

جناب علی محمد خان: بالکل ان کی بات بہت حد تک صحیح ہے، بہت سے ماسک ایسے ہیں جو ابھی تک شاید مہنگے ہوں لیکن حکومت نے اس پر focus کیا۔ جب pandemic start ہوا تو اس زمانے میں کوئی N-95 masks proper نہیں بنا رہے تھے۔ کوئی ventilator ہم نہیں بنا رہے تھے۔ حکومت نے initiative لیا، یہاں پر میں ذکر کرنا چاہوں گا، ہمارے وزیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی جناب فواد صاحب نے اس پر بڑا کام کیا۔ ہماری Defence Production Minister زبیدہ جلال صاحبہ کی منسٹری نے بہت کام کیا۔ اس میں ہم نے کافی achievement کی ہیں۔ ہم اپنے ventilator بنانے تک تین چار مہینے میں پہنچ گئے ہیں۔ یہ چیزیں ثابت کرتی ہیں کہ پاکستانی قوم کتنی محنتی ہے، ہمارے ڈاکٹر، ہمارے scientists ان پر ہمیں فخر ہے، صرف ان سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ جب ہم کام لیتے ہیں تو تین چار مہینوں میں ventilator بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ جناب والا! اگر pandemic نہ ہو تو ventilator تو ضرورت ہے، کسی بھی وقت ضرورت پڑ سکتی ہے۔ یہ ہمارے scientists کی، ہمارے ڈاکٹروں کی achievement ہے۔ ہمارے Science and Technology کی لیکن خاص طور پر Defence Production Ministry کی، ان کی جتنی بھی ٹیمیں ہیں۔ اس وقت ہم اپنے face mask بنا رہے ہیں۔ ہم اپنے N-95 mask بنا رہے ہیں، اس کو ہم export کرنے کی پوزیشن میں آ گئے ہیں بلکہ کرنے بھی شروع کر دیئے ہیں۔ Ventilators اس وقت testing کی stage تک پہنچ گئے ہیں کیونکہ directly اس کو لگا نہیں سکتے کیونکہ اس میں human patients involved ہیں۔ ہم نے اپنی capacity building کر دی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی achievement ہے کہ وہ قوم جو کچھ عرصہ پہلے سادہ سا ماسک بھی اپنا نہیں بنا رہے تھے آج ہم N95 mask export کرنے کی position تک آ گئے ہیں اور ventilators export کرنے کی position تک آ گئے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Good Minister Sahib but the fact is we are all sitting here and we are wearing foreign masks. There is not a single Pakistani mask being worn by

any parliamentarian here. I would like you to first address the issue in the Parliament. If we are making these masks then we should be wearing them instead of all of us wearing foreign masks.

جناب علی محمد خان: میں کہتا ہوں کہ provide کر دیں۔

Mr. Deputy Chairman: Next question Senator Seemee Ezdi. You are ready?

*Question No. 37 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the details of foreign visits undertaken by the Prime Ministers of Pakistan during the period from 2008 to 2012 and 2013 to 2018 indicating also the number of persons accompanied the Prime Minister and expenditure incurred in each case?

Makhdoom Shah Mahmood Hussain Qureshi: The details are Annexed.

Annexur

S. No.	Visit to	Country	Purpose of Visit	No. of days	From	To	Delegation Size	Total Expenditure (In Pak Rupees)
			2008					
1.	Sharm el Sheikh	Egypt	World Economic Forum	2	18-April-08	20-Apr-08	47	29,141,918.00
2.	Jedah & Madina	KSA	Bilateral	2	06-Jun-08	08-Jun-08	82	10,921,260.00
3.	Kuala Lampur	Malaysia	D-8	2	07-Jul-08	09-Jul-08	55	5,606,768.00
4.	Dubai	UAE	Private	1	09-Jul-08	10-Jul-08	13	2,983,708.00
5.	London	UK	Transit	1	26-Jul-08	27-Jul-08	28	6,552493.66
6.	Washington	USA	Bilateral	4	27-Jul-08	31-Jul-08	31	25,808,739.00
7.	Colombo	Sri Lanka	SAARC Summit	2	01-Aug-08	03-Aug-08	38	5,759,900.00
8.	Beijing	China	Bilateral	2	07-Aug-08	09-Aug-08	58	10,560,916.83
9.	Beijing	China	ASEM Summit	2	23-Oct-08	25-Oct-08	25	4,452,685.66
10.	Ankara	Turkey	Bilateral	4	27-Oct-08	31-Oct-08	50	13,191,751.02
		Total		**22**			**427**	**114,980,140.17**
			2009					
11.	Davos	Switzerland	World Economic Forum	4	27-Jan-09	31-Jan-09	37	39,274,907.45
12.	London	UK	Transit	0	31-Jan-09	31-Jan-09	13	265,744.57
13.	Sharm el Shiekh	Egypt	15th NAN Summit	3	14-Jul-09	17-Jul-09	63	12,394,179.07
14.	Dubai	UAE	Transit	1	30-Aug-09	31-Aug-09	13	4,592,411.32
15.	Tripoli	Libya	Bilateral	2	31-Aug-09	02-Sep-09	25	2,569,493.52
16.	Beijing	China	Bilateral	3	12-Oct-09	15-Oct-09	61	2,377,484.89
17.	Berlin+Frankfurt	Germany	Bilateral	1	30-Nov-09	01-Dec-09	69	7,730,520.00
18.	London	UK	Bilateral	1	02-Dec-09	03-Dec-09	68	14,913,856.64
		Total		**15**			**349**	**84,118,597.46**
			2010					
19.	London	UK	Transit	1	10-Apr-10	11-Apr-10	55	10,971,161.87
20.	Washington	USA	Nuclear Security Summit	3	11-Apr-10	14-Apr-10	51	53,165,492.00
21.	Bhutan (Thimphu)	Nepal	SAARC Summit	4	26-Apr-10	30-Apr-10	55	2,691,949.00
22.	Madrid	Spain	Bilateral	1	01-Jun-10	02-Jun-10	75	11,363,438.66
23.	Brussels	Belgium	Bilateral		02-Jun-10	04-Jun-10	40	17,244,176.30
24.	Dushanbe	Tajikistan	SCO Summit	1	24-Nov-10	25-Nov-10	24	5,501,612.56
25.	Ankara	Turkey	Bilateral	3	06-Dec-10	09-Dec-10	71	6,125,639.71
26.	Muscat	Oman	Bilateral	1	27-Dec-10	28-Dec-10	30	1,409,266.00
		Total		**10**			**401**	**108,472,736.10**
			2011					
27.	Kuwait	Kuwait	Bilateral	1	14-Feb-11	15-Feb-11	31	1,985,627.65
28.	Bishkek	Kyrgyzstan	Bilateral	1	15-Mar-11	16-Mar-11	31	5,176,364.72
29.	Tashkent	Uzbekistan	Bilateral	2	24-Mar-11	26-Mar-11	43	7,693,642.79
30.	Mohali	India	Witness Cricket Match	0	30-Mar-11	30-Mar-11	57	874,148.00
31.	London	UK	Private	3	06-Apr-11	09-Apr-11	09	11,185,714.62
32.	Kabul	Afghanistan	Bilateral	0	16-Apr-11	16-Apr-11	64	1,319,112.00
33.	Paris	France	Bilateral	3	03-May-11	06-May-11	68	37,621,763.36
34.	Beijing + Shanghai	China	World Cultural Forum	3	17-May-11	20-May-11	79	13,787,636.98
35.	London	UK	Private	3	18-Jul-11	21-Jul-11	18	12,135,959.28
36.	Jeddah + Madina	KSA	Bilateral	2	07-Aug-11	09-Aug-11	33	4,305,047.99
37.	Astana	Kazakhstan	Bilateral	1	06-Sep-11	07-Sep-11	38	7,281,092.02

38.	Tehran + Mashad	Iran	Bilateral	2	11-Sep-11	13-Sep-11	44	3,940,768.00
39.	Dubai	UAE	Transit	1	26-Oct-11	27-Oct-11	13	2,052,457.00
40.	Dubai	UAE	Transit	0	31-Oct-11	31-Oct-11	13	0.00
41.	Perth	Australia	CHOGM	2	28-Oct-11	30-Oct-11	39	26,279,143.00
42.	Moscow	Russia	SCO Summit	2	06-Nov-11	08-Nov-11	32	14,999,514.00
43.	Addu	Maldives	SAARC Summit	2	09-Nov-11	11-Nov-11	52	22,229,922.23
		Total		**28**			**664**	**172,867,913.64**
				2012				
44.	Davos	Switzerland	World Economic Forum	4	25-Jan-12	29-Jan-2012	33	44,107,343.66
45.	Doha	Qatar	Bilateral	3	06-Feb-12	09-Feb-12	66	4,749,136.00
46.	London	UK	Tri-lateral Conference on Afghanistan	5	08-May-12	13-May-12	88	16,335,018.95
47.	Seoul	South Korea	Nuclear Security Summit	3	25-Mar-12	28-Mar-12	50	24,132,672.00
48.	Sanya	China	BOAO	2	31-Mar-12	02-Apr-12	59	1,849,227.90
		Total		**17**			**296**	**91,173,398.51**
		Grand Total		**92**			**2137**	**571,612,785.88**
			Expenditure details of Foreign visits of Raja Pervaiz Ashraf, Former Prime Minister (2012-2013)					
1.	Jeddah	KSA	Bilateral	1	17-Jun-12	18-Jun-12	22	4,451,849.00
2.	Jeddah	KSA	Bilateral	1	15-Jul-12	16-Jul-12	41	4,241,081.72
3.	Kabul	Afghanistan	Bilateral	0	19-Jul-12	19-Jul-12	46	4,948,753.00
4.	Taijan	China	Bilateral	3	10-Sep-12	13-Sep-12	45	27,181,686.35
5.	Kuwait City	Kuwait	First ACT Summit	2	15-Oct-12	17-Oct-12	39	4,962,027.27
6.	Jeddah	KSA	Perform Hajj	6	22-Oct-12	28-Oct-12	55	3,560,984.24
7.	Vientiane	Lao PDR	Asia Europe Meeting	1	05Nov-12	06-Nov-12	37	8,640,951.39
		Total		**14**			**285**	**57,987,332.97**
				2013				
8.	London	UK	Official	4	10-Feb-13	14-Feb-13	48	38,112,424.32
9.	Ajmer Sharif	India	Private	0	09-Mar-13	09-Mar-13	56	11,035,761.00
		Total		**4**			**104**	**49,148,185.32**
		Grand Total		**18**			**389**	**107,135,518.29**
			Expenditure details of Foreign visits of Mian Muhammad Nawaz Sharif, Former Prime Minister (2013-2017)					
1.	Beijing	China	Bilateral	5	03-Jul-13	08-Jul-13	38	24,751,333.00
2.	Hong Kong	China	Official	1	08-Jul-13	09-Jul-13	12	2,770,055.00
3.	Jeddah	KSA	Perform Umrah	5	01-Aug-13	06-Aug-13	18	5,619,261.00
4.	Ankara	Turkey	Bilateral	3	16-Sept-13	19-Sept-13	29	10,964,174.00
5.	London	UK	Transit	1	22-Sep-13	23-Sept-13	12	9,126,364.00
6.	London	UK	Transit/Private	2	29-Sept-13	01-Oct-13	12	0.00
7.	New York	USA	68TH UNGA Session	6	23-Sept-13	29-Sept-13	25	83,607,751.00
8.	London	UK	World Islamic Economic Forum	3	28-Oct-13	31-Oct-13	22	2,397,680.00
9.	London	UK	Transit	1	19-Oct-13	20-Oct-13	12	20,235,844.00
10.	London	UK	Transit/Private	2	23-Oct-13	25-Oct-13	12	0.00
11.	Washington	USA	Bilateral	3	20-Oct-13	23-Oct-13	20	38,543,529.00
12.	Colombo	Sri Lanka	Bilateral	3	14-Nov-13	17-Nov-13	18	11,372,323.00

13.	Bangkok	Thailand	Asia Pacific Summit	2	17-Nov-13	19-Nov-13	20	8,306,548.00
14.	Kabul	Afghanistan	Bilateral	3	30-Nov-13	30-Nov-13	19	1,873,299.00
	Total			**40**			**269**	**219,568,161.00**
				2014				
15.	Ankara	Turkey	8th Trilateral Ankara	3	12-Feb-14	15-Feb-14	33	0.00
16.	The Hague	Netherland	Nuclear Security Summit	2	23-Mar-14	25-Mar-14	27	12,272,352.00
17.	London	UK	Private	3	25-Mar-14	28-Mar-14	14	6,567,184.00
18.	Sanya	China	BOAO Forum for Asia	2	09-Apr-14	11-Apr-14	24	9,586,353.00
19.	Hong Kong	China	Private	1	11-Apr-14	12-Apr-14	12	3,043,623.00
20.	London	UK	Bilateral	6	29-Apr-14	05-May-14	27	25,049,102.00
21.	Tehran	Iran	Bilateral	1	11-May-14	12-May-14	21	14,673,811.00
22.	New Delhi	India	Bilateral	1	26-May-14	27-May-14	26	4,396,901.00
23.	Dushanbe	Tajikistan	Bilateral	1	17-Jun-14	18-Jun-14	20	4,461,088.00
24.	Jeddah	KSA	Umrah (Private)	10	20-Jul-14	30-Jul-14	14	11,833,866.00
25.	London	UK	Transit	1	23-Sept-14	24-Sept-14	13	8,948,433.00
26.	London	UK	Transit/Private	2	27-Sept-14	29-Sept-14		00
27.	New York	USA	70TH UNGA Session	3	24-Sept-14	27-Sept-14	24	42,177,995.00
28.	Beijing	China	Bilateral	2	07-Nov-14	09-Nov-14	34	15,352,724.00
29.	Berlin	Germany	Bilateral	2	10-Nov-14	12-Nov-14	25	9,337,309.00
30.	London	UK	Private	2	12-Nov-14	14-Nov-14	23	7,756,109.00
31.	Kathmandu	Nepal	18th SAARC Summit	3	25-Nov-14	28-Nov-14	54	24,681,742.00
32.	London	UK	London Conference on Afghanistan	4	02-Dec-14	06-Dec-14	20	12,225,148.00
	Total			**49**			**411**	**212,363,740.00**
				2015				
33.	Manama	Bahrain	Bilateral	1	07-Jan-15	08-Jan-15	23	17,434,264.00
34.	Riyadh	KSA	Bilateral	2	15-Jan-15	17-Jan-15	11	648,000.00
35.	Riyadh	KSA	Funeral of the King of Saudi Arabia	0	23-Jan-15	23-Jan-15	12	94,852.00
36.	Riyadh	KSA	Official	2	04-Mar-15	06-Mar-15	36	29,530,288.00
37.	Ankara	Turkey	Bilateral	0	03-Apr-15	03-Apr-15	14	795,289.00
38.	Riyadh	KSA	Official	0	23-Apr-15	23-Apr-15	27	25,301,674.00
39.	London	UK	Bilateral	5	24-Arp-15	29-Apr-15	22	11,902,195.00
40.	Kabul	Afghanistan	Bilateral	0	12-May-15	12-May-15	33	5,939,785.00
41.	Ashgabat	Turkmenistan	Bilateral	1	20-May-15	21-May-15	37	3,037,806.00
42.	Bishkek	Krugyzstan	Bilateral	1	21-May-15	22-May-15	40	2,349,581.00
43.	Dushanbe	Tajikistan	Water for Life Conference	1	09-Jun-15	10-Jun-15	25	2,323,456.00
44.	Oslo	Norway	Oslo Summit on Education	3	06-Jul-15	09-Jul-15	26	13,925,619.00
45.	Ufa	Russia	Ufa SCO Summit	1	09-Jul-15	10-Jul-15	23	8,351,372.00
46.	Jeddah	Saudi Arabia	Perform Umrah (Private)	9	11-Jul-15	20-Jul-15	18	36,887,220.00
47.	Minsk	Belarus	Bilateral	2	10-Aug-15	12-Aug-15	41	25,701,730.00
48.	Astana	Kazakhstan	Bilateral	1	25-Aug-15	26-Aug-15	53	27,040,006.00
49.	Dubai	UAE	Funeral Ceremony Prince	0	20-Sep-15	20-Sep-15	13	285,709/00
50.	London	UK	Transit/Private	1	24-Sep-15	25-Sep-15	9	12,477,143.00
51.	London	UK	Transit/Private	3	30-Sep-15	03-Oct-15		00.00

52.	New York	USA	70th Session of UNGA	1	25-Sep-15	30-Sep-15	37	84,179,083.00
53.	London	UK	Transit/Private	1	19-Oct-15	20-Oct-15	9	11,748,589.00
54.	London	UK	Transit/Private	3	23-Oct-15	26-Oct-15		00.00
55.	Washington	USA	Bilateral	3	20-Oct-15	23-Oct-15	38	25,267,668.00
56.	Tashkent	Uzbekistan	Bilateral	1	17-Nov-15	18-Nov-15	37	20,480,237.00
57.	CHOGM Malta	Malta	CHOGM Meeting	3	26-Nov-15	29-Nov-15	28	15,494,148.00
58.	Paris	France	COP-21	1	29-Nov-15	30-Nov-15	27	29,445,068.00
59.	London	UK	Private	3	30-Nov-15	03-Dec-15	14	8,614,936.00
60.	Ashgabat	Turkmenistan	20th Anniversary of Permanent Neutrality of Turkmenistan	1	12-Dec-15	13-Dec-15	35	17,566,682.00
61.	Zhengzhou	China	14th SCO Heads of Government Council Meeting	1	14-Dec-15	15-Dec-15	37	23,890,721.00
		TOTAL		**55**			**725**	**460,713,121.00**

2016

62.	Colombo	Sri Lanka	Bilateral	2	04-Jan-16	06-Jan-16	36	29,146,018.00
63.	Riyadh	Saudi Arabia	Bilateral	1	18-Jan-16	19-Jan-16	33	414,750.00
64.	Tehran	Iran	Bilateral	0	19-Jan-16	19-Jan-16	33	18,162,134.00
65.	Davos	Switzerland	World Economic Forum	5	19-Jan-16	24-Jan-16	32	59,305,130.00
66.	London	UK	Private	2	24-Jan-16	26-Jan-16	16	5,340,021.00
67.	Doha	Qatar	Bilateral	1	10-Feb-16	11-Feb-16	40	13,914,210.00
68.	Riyadh	Saudi Arabia	Bilateral	2	09-Mar-16	11-Mar-16	26	40,230,617.00
69.	London	UK	Private	6	13-Apr-16	19-Apr-16	20	9,742,408.00
70.	Dushanbe	Tajikistan	Inaugural Ceremony of CASA 1000 Project	1	11-May-16	12-May-16	35	5,767,198.00
71.	Istanbul	Turkey	Wedding ceremony of daughter of President Erdogan	1	14-May-16	15-May-16	24	30.581,702.00
72.	London	UK	Private	48	22-May-16	09-Jul-16	14	69,029,676.00
73.	London	UK	Transit	1	17-Sep-16	18-Sep-16	13	25,195,499.00
74.	London	UK	Private	3	23-Sep-16	26-Sep-16		00.00
75.	New York	USA	71st UNGA Session	5	18-Sep-16	23-Sep-16	40	94,270,667.00
76.	Baku	Azerbaijan	Bilateral	2	13-Oct-16	15-Oct-16	40	32,563,098.00
77.	Ashgabat	Turkmenistan	Global Sustainable Transport Conference	1	25-Nov-16	26-Nov-16	33	29,417,593.00
78.	Sarajevo	Bosnia	Bilateral	2	20-Dec-16	22-Dec-16	40	71,941,747.00
		Total		**83**			**475**	**529,022,468.00**

2017

79.	Davos	Switzerland	World Economic Forum	4	16-Jan-17	20-Jan-17	45	79,870,868.00
80.	London	UK	Private	7	16-Jan-17	23-Jan-17	19	6,767,590.00
81.	Ankara	Turkey	Bilateral	2	22-Feb-17	24-Feb-17	50	62,276,000.00
82.	Kuwait City	Kuwait	Bilateral	1	06-Mar-17	07-March	35	51,006,625
83.	Beijing	China	Official	3	12-May-17	15-May-17	58	106,349,889.00
84.	Hangzou	China	Official	3	12-May-17	15-May-17	28	11,225,345.00
85.	Hong Kong	China	Official	2	16-May-17	18-May-17	29	8,907,810.00
86.	Riyadh	Saudi Arabia	World Muslim Leader Conference	2	21-May-17	23-May-17	52	9,475,184.00
87.	Astana	Kazakhastan	Shangai Cooperation Organization and Astana Expo	2	08-Jun-17	10-Jun-17	40	9,227,669.00
88.	Riyadh	Saudi Arabia	Official	1	12-Jun-17	13-Jun-17	31	95,599.00
89.	Jeddah	Saudi Arabia	Umrah	6	18-Jun-17	24-Jun-17	23	17,446,335.00
90.	London	UK	Private	1	24-Jun-17	25-Jun-17	20	5,348,892.00
91.	Dushanbe	Tajikistan	Official	1	05-Jul-17	06-Jul-17	52	3,450,483.00
92.	Male	Maldives	Official	2	25-Jul-17	27-Jul-17	28	7,329,775.00
		Total		35			510	378,778,064.00
		Grand Total		**262**			**2390**	**1,800,445,554.00**

EXPENDITURE DETAILS OF FOREIGN VISITS OF MR. SHAHID KHAQAN ABBASI, FORMER PRIME MINISTER (2017-2018)

1.	London	UK	Official	4	18-Sep-17	22-Sep-17	17	11,890,681.00
2.	New York	USA	72nd Session of UNGA	4	18- Sep-17	22-Sep-17	34	62,488,920.00
3.	London	UK	Transit/Private	4	23- Sep-17	24-Sep-17	17	00.00
4.	Istanbul	Turkey	Official	3	17-Oct-17	20-Oct-17	30	7,378,416.00
5.	Jeddah	Saudi Arabia	Official	0	23-Aug17	23-Aug-17	13	2,840,712.00
6.	London+Manchester	UK	Official	3	03-Nov-17	06-Nov-17	7	1,785,175.35
7.	Sochi	Russia	Official	4	30-Nov-17	03-Dec-17	28	15,618,286.00
8.	Riyadh	Saudi Arabia	Official	1	27-Nov-17	28-Nov-17	26	3,762,915.00
9.	Istanbul	Turkey	OIC Extra Ordinary Session	1	12-Dec-17	13-Dec-17	31	5,984,365.00
		Total		**24**			**203**	**111,749,473.35**

2018

10.	Davos	Switzerland	Official	3	23-Jan-18	26-Jan-18	35	62,004,622.00
11.	Ashgabat	Turkmenistan	TAPI Gas Pipeline	4	20-Feb-18	24-Feb-18	26	6,622,903.80
12.	Heart	Afghanistan	TAPI Gas Pipeline	1	22-Feb-18	23-Feb-18	24	3,190,766.00
13.	Kathmandu	Nepal	Official	0	06-Mar-18	06-Mar-18	29	7,173,331.00
14.	Beijing	China	BOAO Forum	3	08-Apr-18	11-Apr-18	35	30,324,273.00
15.	London	UK	CHOGM	4	16-Apr-18	20-Apr-18	40	24,062,076.00
16.	Washington	USA	Private	6	14-Mar-18	20-Mar-18	2	00.00
17.	Kabul	Afghanistan	Official	0	06-Apr-18	06-Apr-18	27	2,465,097.00
18.	Dammam	Saudi Arabia	Official	3	13-Apr-18	16-Apr-18	30	3,649,786.00
19.	Istanbul	Turkey	OIC Summit	2	17- May-18	19-May-18	27	8,352,082.00
Total				**26**			**275**	**147,844,936.80**
Grand Total				**50**			**478**	**259,594,410.15**

EXPENDITURE DETAILS OF FOREIGN VISITS OF MR. IMRAN KHAN, FORMER PRIME MINISTER (2017-2018)

1.	Medina/Jeddah	Saudi Arabia	Bilateral	1	18-Sep-18	19-Sep-18	20	3,099,362.00
2.	Abu Dhabi	Saudi Arabia	Bilateral	0	18-Sep-18	18-Sep-18	14	433,215.00
3.	Riyadh	Saudi Arabia	Multilateral	1	22-Oct-18	23-Oct-18	17	4,354,311.00
4.	Beijing/Shangai	China	Bilateral/Multilateral	4	01-Nov-18	05-Nov-18	28	25,413,473.71
5.	Abu Dhabi/Dubai	UAE	Bilateral	0	18-Nov-18	18-Nov-18	23	4,261,745.00
6.	Putrajaya	Malaysia	Bilateral	1	20-Nov-18	21-Nov-18	25	8,053,005.00
Total				**7**			**127**	**45,615,111.71**

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary?

سینیٹر سیمی ایزدی: میں نے پوچھنا تھا 2008 سے 2012 اور 2013 سے 2018 تک foreign visits پر کتنا expenditure ہوا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ بے تحاشہ expenditure ہوا، بڑے بڑے delegations گئے ہیں۔ کبھی 47 گئے، Egypt, 2008 میں گئے۔ پھر تہران، مشہد میں 44 کا delegation تھا یہ 2011 کی بات ہے۔ اسی طرح 2013 کا دیکھ لیں تو بہت بڑے delegations اور بہت زیادہ خرچہ ان پر ہوا ہے۔ آپ اگر دیکھیں کہ 2018 میں وزیر اعظم نواز شریف صاحب کا خرچہ تھا، بڑے بڑے delegations, even to Davos 35 لوگ گئے اور چھ کروڑ کا خرچہ ہوا۔ اس کے نیچے وزیر اعظم عمران خان کا دیا ہوا ہے اس میں غلطی سے شاید misprint ہو گیا ہے they have written former Prime Minister. 2017 کا تو former ہے لیکن 2018 کا ان کو صحیح کرنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ آپ کا سوال کیا ہے، what is your supplementary question on this.

سینیٹر سیمی ایزدی: میرا سوال یہ ہے کہ اس کو دیکھا جائے کہ اتنے بڑے بڑے اخراجات ہوئے جو past میں ہوئے ہیں آئندہ نہ ہوں۔

Mr. Deputy Chairman: Is it a suggestion or a question?

Senator Seemee Ezdi: It's a suggestion.

Mr. Deputy Chairman: Minister for Parliamentary Affairs Sahib.

جناب علی محمد خان: جناب ان کی suggestion پر ان کے کہنے سے پہلے ہی عمران خان صاحب عمل کر چکے ہیں۔ آج مجھے مارگریٹ تھیچر کی ایک book کا وہ حصہ یاد آ رہا ہے جس پر میں نے اپوزیشن کے زمانے میں قومی اسمبلی میں بات کی, she was an iron lady, and وہ اپوزیشن لیڈر رہیں اور دو مرتبہ UK کی وزیر اعظم رہیں۔

Once she had a visit to Australia, when she came back she was taken to task in the House of Commons and the members questioned her that in what capacity her husband went with her and who was paying for her husband. Prime Minister Margaret Thatcher said it would

not be proper that I should be responding on behalf of my husband. He should come and respond himself. He was directed and he came the other day to House of Commons with the receipts,

وہ آدمی اپنے جہاز کا ٹکٹ کا بل، وہاں breakfast اور ہوٹل کی lodging کا اور کپڑوں کی دھلائی تک کی receipts وہ خدا کا بندہ لے کر وہاں آ گیا اور اس نے بتایا کہ اس میں سے ایک روپیہ بھی UK کی national exchequer سے مجھ پر نہیں لگا۔ میں اگر as husband of Prime Minister گیا ہوں لیکن خرچہ میں نے اپنا خود کیا ہے۔ حال ہی میں بجٹ سیشن سے پہلے جب بجٹ پیش ہونا تھا تو رات کو خان صاحب نے وزیر اعظم ہاؤس میں کھانا کیا۔ وہ آدمی جس کی تنخواہ ہے اور وہ اسی میں گزارہ کر رہے ہیں ڈھائی لاکھ ہے اور تین لاکھ سے کم ہی ہے اس میں انہوں نے کھانا کیا اور اپنی جیب سے پیسے دیے۔ جو ان کا خرچہ ہے وہ تمام details ہم نے provide کی ہیں اگر انہوں نے کسی بھی visit پر سو روپے لگائے ہیں اس کی ساری detail موجود ہے۔ ان کے UK کے visits کی تفصیلات موجود ہیں، ان کے UNGA کے visit کی تفصیل موجود ہے، ان کی جو Security Council میں speech تھی اس کی تفصیل موجود ہے، سعودی عرب کے visits کی تفصیلات موجود ہیں۔ یہاں پر میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ سینیٹر صاحبہ آپ گلہ نہ کریں کیونکہ میاں صاحب اور ان لوگوں نے، with due respect to my brothers sitting on the right side, کوئی غلط نہیں کیا انہوں نے کم خرچہ کیا ہے کیونکہ بادشاہ اسی طرح خرچے کرتے ہیں۔ ہمارے انتہائی محترم سابق وزیر اعظم، چونکہ ابھی سوال کیا ہے تو اس لیے مجھے نام لینا پڑ رہا ہے، راجا پرویز اشرف صاحب، کچھ عرصہ کے لیے وزیر اعظم رہے ان کے جدہ، سعودی عرب، افغانستان، چین، کویت، UK انڈیا تمام visits ملا کر ایک سو ساٹھ ملین ان کا سارا خرچہ تھا۔ جناب میاں محمد نواز شریف صاحب کا 2013 to 2017 تک ہم نے دے دیا ہے اور کل ملا کر میاں صاحب کو میرے خیال میں زیادہ کرنا چاہیے تھا کیونکہ بادشاہ سلامت زیادہ خرچہ کرتے ہیں لیکن انہوں نے پھر بھی 1.8 ارب روپے ان دوروں پر لگائے ہیں۔ اسی طرح شاہد خاقان عباسی صاحب کچھ عرصے کے لیے وزیر اعظم رہے لیکن اگر آپ ان کا خرچہ دیکھیں، نیویارک، لندن، استنبول، جدہ، لندن، مانچسٹر، روس، ترکی، ترکمانستان، افغانستان، نیپال، چین، UK, USA افغانستان، نیپال KSA ترکی یہ تو اس طرح لگ رہا ہے

جیسے around the world in 80 days کے mission پر تھے پاکستان میں کب رہے مجھے نہیں معلوم لیکن 25 کروڑ سے زیادہ ان کا خرچہ تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب علی محمد خان صاحب that's all in the reply ہمارے باقی سوال رہ جائیں گے۔ آپ to the point reply کر دیں۔

جناب علی محمد خان: میں صرف اتنا کہوں گا کہ صرف عمران خان صاحب ہی نہیں ہم سب نے اپنے خرچے کم کیے ہیں۔ اس وقت کسی بھی منسٹر کے دفتر میں جو green tea ملتی ہے وہ بھی ہماری اپنی جیب سے ہے اور مجھے اس آدمی پر فخر ہے جو میرے left side پر بیٹھا ہے یہ سرکار کا پانی نہ تو cabinet میں اور نہ ہی اپنے دفتر میں، اپنے گھر سے اپنا پانی اور چائے لے کر آتا ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Ok. Thank you. No response, Senator Mushahid Ullah Khan Sahib please I have to finish the question hour.

آپ question hour کے بعد بات کر لیجئے گا۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب اس میں جو تفصیل دی گئی ہے وہ بڑی حیران کن اور پریشان کن بھی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جب آپ لوگ سوال کریں I do not need to have a debate on this, باقی لوگوں کے questions رہ جاتے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کا سوال کیا ہے۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب یہ بڑا ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں آپ سوال بتائیں کیا ہے۔

سینیٹر محسن عزیز: اس میں 2013 سے 2017 تک لندن کے اٹھارہ visits ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Senator Mohsin Aziz Sahib what is your question?

Senator Mohsin Aziz: Sir, I have to give you the brief before I ask the question.

Mr. Deputy Chairman: Ok.

Senator Mohsin Aziz: In 2018, visits to London alone each visit costing more than 4 crore rupees.

اس میں دو visits ہیں جن پر چھ کروڑ each لگا ہے اور وہ private visits ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس میں private visits کا بوجھ exchequer نے bear کیا ہے اور یہ چھ کروڑ اور بائیس لاکھ روپے ہے 18% and within the range of آیا وہ family members تھے یا ان کے officials ہیں کیونکہ یہاں پر official نہیں private ہے۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔ اس میں راجہ پرویز اشرف صاحب کا بھی چھوٹا سا tenure ہے اس میں بھی انہوں نے پانچ کروڑ پچھتر لاکھ روپے لگا دیے ہیں۔ ان کا ایک چھوٹا سا span تھا۔ آیا یہ جو taxpayer money ہوتی ہے جو government exchequer ہوتا ہے انہوں نے اس کا کیا بندوبست کیا ہے کہ اس کو کس طرح سے probe کیا جائے کہ اس میں کون سے relevant لوگ گئے ہیں اور کون سے relevant لوگ نہیں گئے۔ ان میں اگر cook گیا ہے اور taxpayer money سے گیا ہے that should be charged back to that person. میرا یہ سوال ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل عبدالقیوم ہلال امتیاز ملٹری (ریٹائرڈ) صاحب last supplementary.

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل عبدالقیوم ہلال امتیاز ملٹری (ریٹائرڈ): جناب چیئرمین! اچھی بات ہے کہ visits اور اخراجات پر نظر رکھنی چاہیے اور کم سے کم ہونے چاہییں میرا specific question یہ ہے کہ globalized environment میں ملک کو چلانے کے لیے آپ نے visits کرنے ہیں۔ کیا منسٹر concerned یہ بتائیں گے کہ اس میں کون سا ایسا visit تھا جو unjustified تھا اور اس کی foreign ministry کیا explanation دیتی ہے۔ یعنی Ministry بھی ادھر ہے اور Minister بھی ادھر ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ سوال کریں ناں۔

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل عبدالقیوم ہلال امتیاز ملٹری (ریٹائرڈ): میں نے یہی کہا ہے کہ اس میں سے کون سا ایسا visit تھا جو uncalled for ہے یا unjustified ہے اور اس کا منسٹری خود کیا جواز پیش کرتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: منسٹر صاحب دونوں کا جواب دے دیں۔

جناب مراد سعید: شکریہ، جناب چیئرمین! ان کا سوال ہے کہ کون سا visit unauthorized or unjustified تھا اس وقت اس پر ایک case بھی چل رہا ہے۔ جب موجودہ حکومت نے فیصلہ کیا کہ ہم نے austerity drive اور خرچوں کو کم کرنا ہے تو ساتھ میں جتنے بھی foreign visits تھے ان کو ایک نظر دیکھا گیا۔ اس میں جب Cabinet کو presentation دی گئی تھی تو ان میں لندن کے جو 18 visits ہیں، ان میں private visits زیادہ ہیں۔ پیپلز پارٹی کے وقت میں UAE کے private visits زیادہ ہیں۔ اسی طرح مسلم لیگ (ن) کے پچھلے دور حکومت میں 2013-2018 تک لندن کے private visits زیادہ ہیں۔ ذاتی علاج کے لئے صرف ایک visit میں بیرون ملک نہ صرف قیام اور اخراجات حکومت پاکستان نے اٹھائے بلکہ اس کے ساتھ پی آئی اے کے خصوصی طیارے انہیں پہلے لے کر گئے اور پھر واپس لے کر آئے۔ علاج مکمل ہونے کے بعد وہ دوبارہ انہیں لینے کے لئے گئے۔ اس جواب میں PIA expenses کی details بھی آپ کے سامنے آجائیں گی۔ اس کے علاوہ ریاست اور عوام کا پیسا کس طرح ذاتی مفاد کے لئے بے دریغ استعمال کیا گیا۔ اگر کسی نے family سے ملنے کے لئے USA جانا ہوتا تو درمیان میں UK بھی visit کر لیتا۔ یہ ساری باتیں ہمیں Foreign Office and Cabinet Division نے Cabinet کو presentation کے دوران بتائی تھیں۔ میں نے Debt Commission کو ان unjustified and unauthorized expenses کی تفصیلات بھیجی ہیں تاکہ جو قوم کا پیسا لگا ہے، ان کی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ یہ کیس ابھی نیب میں چل رہا ہے، شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب نے جواب دے دیا ہے۔ تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ آپ اس پر مزید بات رہنے دیں۔ We cannot have explanation after explanation because we have to take other questions. سینیٹر مشاہداللہ خان آپ نے اس سوال کے متعلق کوئی ضمنی سوال کرنا ہے؟ باقی سینیٹر صاحبان بیٹھ جائیں اور Question Hour ختم ہونے دیں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: شکریہ، جناب !بات یہ ہے کہ ایک گھنٹے کا Question Hour ہوتا ہے۔ اس میں پچاس منٹ تو وزراء بول لیتے ہیں۔ خرچے کم کرنے والی باتیں تو پانچ سو دفعہ ہو چکی ہیں لیکن اگر آپ پچھلی اور اس حکومت کے دوران Prime Minister House کا خرچہ دیکھیں تو پہلی کی نسبت یہ زیادہ ہے۔ پچھلی دور حکومت میں بنی گالہ سے وزیر اعظم helicopter میں بیٹھ کر Prime Minister House نہیں آتے تھے۔ پچھلے دو سالوں سے انہوں نے ایک پیسے کا کام بھی نہیں کیا ہے۔ عوام رو رہے ہیں اور یہ انہی چکروں میں پڑے ہوئے ہیں کہ اتنے خرچ کم کر دیے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ابھی Question Hour چل رہا ہے۔ آپ یہ بعد میں take up کر لیجئے گا۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بار بار irregularity کی بات کرتے ہیں۔ یہ حکومت میں ہیں۔ مطالبہ کرنے کے بجائے یہ تحقیقات کروائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ سینیٹر مشتاق احمد۔

سینیٹر مشتاق احمد: سوال نمبر 50

*Question No. 50 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state the amount allocated by the Government to control the spread of corona virus in the country indicating also the heads under which the same is being or will be utilized?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: National Coordination Committee (NCC) on COVID-19, chaired by the Prime Minister, in its meeting held on 26th March, 2020, announced a fiscal stimulus package of Rs.50.00 billion for M/o National Health Services, Regulations & Coordination, for implementation of the above-mentioned decisions (Annex-I).

The detail of funds utilized out of fiscal stimulus package on various initiatives, in this regard, is given as under:

S#	Initiatives	Funds involved (Rs. In million)
1	Grant of Risk Allowance to healthcare workers performing duties related to COVID-19 in ICT Hospitals/Health Institutes /Entities	Rs.480.556
2	Operationalizing the newly established "Isolation Hospital and Infections Treatment Center (IHITC)" in NIH – procurement of equipment and hiring of human resource.	Rs.900.00
3	Support to provinces and federal territories through NDMA in combating CVOVID-19 pandemic.	Rs.10,000.00
	Total	Rs.11,380.556

Besides above, on the onset of pandemic M/o National Health Services, Regulations & Coordination has also disbursed funds from its regular budget to support NDMA, Central Health Establishment (CHE) and NIH, as detailed below:

Sl.	Initiatives	Funds allocated (Rs. In million)
1	Establishment of quarantine facility in Haji Camp, Islamabad	**Rs.300.00** (Allocated through Technical Supplementary Grant)
2	Procurement of PPEs and other necessary items	**Rs.85.00** (Allocated through Re-appropriation)
	Total	**Rs.385.00**

LIST OF ONGOING AND FUTURE INITIATIVES ALONGWITH TENTATIVE FINANCIAL IMPACT

(FISCAL STIMULUS PACKAGE PROPOSED FOR NFY 2020-21)

Sl#	Initiatives	Financial impact (tentative)	Status
1	Engagement of additional healthcare workers including doctors, nurses, paramedics and supporting staff, on short term basis, to combat COVID-19 in ICT hospitals and other facilities.	Rs.150.00 – 400.00 million	• Hiring will be initially made for 4 to 6 months, and the period may be extended till the pandemic is brought under control. • The proposal is under process in consultation with Establishment Division.
2	Grant of Risk Allowance equal to one basic pay to all healthcare workers performing duties related to covid-19 in ICT hospitals/health Institutes/Entities	Rs.361.00 - 480.556 million	• Risk allowance has been paid for three months i.e. April-July, 2020. • The situation will be reviewed in July for continuation of the same. • Additional funds may be required for another 3 to 4 months due to incumbency of the pandemic.
3	Operationalizing the newly established "Isolation Hospital and Infections Treatment Center (IHITC)" in NIH – procurement of equipment and hiring of human resource.	Rs.500.00 – 1,000.00 Million	• Rs.900.00 has already been provided to NDMA for procuring exigent equipment and supplies for launching operations of the hospital. • However, additional funds would be required for procuring more equipment, logistics and paraphernalia to meet recurrent operational needs of the hospital. • Further, process for hiring human resource on contract basis for 1 to 2 years for the said hospital is underway. Funds would be required to meet recurrent expenditure on account of salaries of human resource till posts are created on regular basis and funds allocated by GoP/Finance Division, in annual budget.
4	Support to provinces and federal territories through NDMA in combating CVOVID-19 pandemic.	Rs.10,000.00 million	• Funds of Rs.1,000.00 million have been provided to provinces through NDMA after approval of ECC and Cabinet. • Additional funds may be required in this regard.
5	Procurement of additional medical equipment, machinery, ambulances/vehicles and Lab	Rs.2,695.282 million	• Summary for Technical Supplementary Grant will be moved for ECC, once funds are allocated

	equipment, other than those items which are being provided by NDMA, in order to equip and beef up the existing healthcare system and facilities.		under fiscal stimulus package in the next financial year 2020-21.
6	Purchase of critical medical equipment required for ICT hospitals.	**Rs.500.00 – Rs.800.00 million**	NDMA has been tasked by NCC to procure and provide critical medical equipment, supplies, medicines and essential commodities etc to all ICT hospitals. M/o NHSR&C carries out projected need assessment, every month, in this regard, and shares with NDMA for purchase and supply of the required items to the concerned, on regular basis.
7	Any healthcare worker, who dies while performing duties related to Covid-19, shall be entitled to Shuhdaa Package.	**Rs.300.00 – Rs.600.00 million**	• Package of Rs.1.00 million for Shuhada has been approved by the Cabinet. • Case for allocation of funds through TSG will be moved for approval of ECC and Cabinet, on receipt of requests from the concerned hospitals in ICT, GB and AJK.
	Total	**Rs.1,811.00 – 15,976.00 Million**	

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر مشتاق احمد: کرونا کی وباء حکومت کے لئے ایک نعمت ثابت ہوئی۔ ADB, IMF, WB and Paris Club نے حکومت کو billions of rupees دیے۔ یہ پاکستان کا پہلا بجٹ تھا جس میں debt repayment کے لئے حکومت پر کوئی pressure نہیں تھا لیکن عوام کے لئے انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ NDMA کو بند کر دینا چاہیے۔ اس کے چیئرمین صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ نے کیا کیا ہے تو بجائے جواب دینے کے انہوں نے کہا کہ ان کے کام میں اٹھارویں آئینی ترمیم رکاوٹ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر مشتاق احمد: میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو PPEs doctors کو نہیں ملے، یہ جو عوام کو سہولیات نہیں ملیں اور یہ جو international community سے اتنے بڑے amount کے لئے انہیں ریلیف ملا، یہ سب funds کہاں گئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں transparency issue بھی آتا ہے۔ لاہور کے قرنطینہ سینٹر کے علاوہ باقی جتنے قرنطینہ سینٹر تھے، اس میں جو بڑے پیمانے پر کرپشن ہوئی اور سپریم کورٹ نے بھی یہ بات بار بار کہی تو

transparency کو maintain کرنے کے لئے اور corruption پر ہاتھ ڈالنے کے لئے حکومت نے کیا کیا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: اگر technical issues پر political point scoring کرنی ہے تو ہم بھی حاضر ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Please restrain from making political statements. Just reply to the question the member has asked.

جناب علی محمد خان: لیکن جناب یہاں پر sweeping statements دیے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ تو آپ بھی دے رہے ہیں۔ اگر آپ to the point جواب دیں گے تو وہ ایسے statements بھی نہیں دیں گے۔

جناب علی محمد خان: جناب! کس نے اور کہاں کرپشن کی ہے؟

Mr. Deputy Chairman: This is Question Hour. Please be precise to the question which is being asked by the Member.

جناب علی محمد خان: ہم نے ممبر کو ساری details provide کر دی ہیں۔ جناب! پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ خاندانوں کو ہر مہینے بارہ ہزار روپے دیے گئے ہیں جو کل اخراجات کا دس سے بارہ کروڑ بنتا ہے۔ سینیٹر صاحب کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ جس صوبے سے ان کا تعلق ہے، اس وقت Covid-19 funds سے اسے 10 فیصد share زیادہ ملا ہے۔ وہاں آبادی کے تناسب سے share 23 per cent بنتا تھا لیکن وہ ابھی 31 فیصد ہے۔ اس کے ساتھ ہم نے سارے figures provide کر دیے ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ کہیں کرپشن ہوئی ہے تو پھر آپ اس جگہ کی نشاندہی بھی کریں۔

Mr. Deputy Chairman: If it is not a valid question, then you should not reply.

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Senator Mohsin Aziz if you have a supplementary question then ask it otherwise we will proceed to other questions.

سینیٹر محسن عزیز: جناب! بات یہ ہے کہ جس طرح یہاں کرونا کو control کیا گیا ہے، جس طرح paramedic staff نے یہاں قربانیاں دی ہیں۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Chairman: This is not a pertinent question. Please Senator Mohsin Aziz have a seat.

سینیٹر محسن عزیز: ہمارے جتنے بھی measures تھے، ان کی پوری دنیا میں تعریف ہوئی ہے۔ ان کی تنقید کی وجہ سے پوری دنیا میں ایک غلط میسج جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ جی سینیٹر مشتاق احمد۔

*Question No. 51 Senator Mushtaq Ahmed: سینیٹر مشتاق احمد: سوال نمبر 51۔ Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the number of pilgrims diagnosed with corona virus in quarantine center established in Taftan for the pilgrims returning from Iran; and

(b) the names of quarantine centers in the country wherein the said pilgrims were sent in, from Taftan quarantine center, with center wise break up?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) As per the information gained from National Institute of Health, the total number of Tests conducted by Mobile lab sent from NIH w.e.f 11th March 2020 to till date from Quarantine center established at Taftan are as under:

COVID-19 Test Conducted	2158
Positive	146

(b) There are total 972 quarantine facilities established in the country. 10 are in Balochistan and 2 in Sindh (list attached). Initially the pilgrims were sent to quarantine centers established at Dera Ghazi khan, Sukkur, Dera Ismail khan and Gilgit.

LIST OF PROVINCE-WISE QUARANTINE FACILITIES

SR	LOCATIONS	BEDS
Islamabad		
1.	Hajji Camp	300
2.	Pak-China Friendship Centre	50
	Total	**350**
Balochistan		
1.	Turkish Colony, District Jaffarabad	50
2.	Midwifery School, District Naseerabad	50
3.	DHQ Hospital Kachi	50
4.	Boys Highschool Gandawah, District Jhal Magsi	50
5.	Boys Highschool Digri, District Sohbatpur	50
6.	Sheikh Khalif Bin Zayed Hospital, District Quetta	56
7.	Gynae & General Private Hospital, District Quetta	24
8.	Customs House Taftan	17
9.	Taftan Quarantine	4,950
10.	PCSIR Laboratory Compound	600
	Total	**5,897**
Khyber Pakhtunkhwa		
1.	Landi Kotal, District Khyber	102
2.	Darazinda, District Dera Ismail Khan	200
3.	Peshawar	500
4.	Gomal Medical College, District Dera Ismail Khan	200
5.	RHC Dassu, District Kohistan	2
6.	RHC Shetyal, District Kohistan	2
7.	GHSS Boys, District Mohmand	20
8.	GHS Ekkaghund, District Mohmand	30
9.	Hostel Bahai Daag AC Complex, District Mohmand	20
10.	DHQ Hospital Nursing Hostel, District Bajaur	30
11.	Type D Hospital Nawagai, District Bajaur	30
12.	Type D Hospital Larkhalozo, District Bajaur	60
13.	Post Graduate College, District Bajaur	50
14.	Degree College Nawagai, District Bajaur	50
15.	Degree College Barkhalozo, District Bajaur	50
16.	Bachelor Hostel Daag Qilla, District Bajaur	20
17.	BHU Dehrakai, District Bajaur	10
18.	RHC Arang, District Bajaur	10
19.	GHS Khar No-2, District Bajaur	20
20.	Govt. Degree College Wari, District Dir Upper	55
21.	Govt. Degree College, District Dir Upper	35
22.	Govt. Technical College, District Nowshera	50
23.	Govt. Post Graduate College, District Nowshera	100
24.	GHSS Khairabad, District Nowshera	20
25.	GHSS Taru Jabba/ UET Jalozai, District Nowshera	483
26.	GHSS Rashakai, District Nowshera	20

27.	Govt. College Akora Khattak, District Nowshera	50
28.	GHSS Khesgi, District Nowshera	20
29.	DHQ Bannu	18
30.	RHC Ghoriwala, District Bannu	21
31.	RHC Domel, District Bannu	10
32.	Type D Hospital Kakki, District Bannu	10
33.	Type D Hospital Jani Khel, District Bannu	20
34.	GPS Mandraza (POE), District Kohistan Lower	5
35.	THQ Pattan, District Kohistan Lower	23
36.	GHS Chakai, District Kohistan Lower	10
37.	RHC Ranolia, District Kohistan Lower	4
38.	Type-B BHU Daurmera, District Torghar	2
39.	Type-B BHU Kandar, District Torghar	2
40.	Type-B BHU Mera M.K, District Torghar	2
41.	Type-B BHU Shagal, District Torghar	2
42.	Bachelor Hostel Kandar, District Torghar	20
43.	Ayub Teaching Hospital, District Abbottabad	24
44.	BBST(DHQ) Hospital Abbottabad	52
45.	Sports Hostel, Kunj Football Ground, District Abbottabad	100
46.	Shelter Home Social Welfare Office Building Abbottabad	28
47.	DHQ Karak	20
48.	Type-D Hospital T/Nasrati, District Karak	10
49.	THQ Hospital B.D. Shah, District Karak	8
50.	THQ Hospital Sabir Abad, District Karak	8
51.	Doctor Hostel Building (rooms), District Buner	72
52.	DHQ Hospital Lakki Marwat	50
	Total	**2,760**
Punjab		
1.	Ghazi University, District Dera Ghazi Khan	1,740
2.	Islamia University, District Bahawalpur	2,000
3.	Lahore	1,708
4.	Sialkot	812
5.	Multan	1,836
6.	Faisalabad	2,852
	Total	**10,948**
Sindh		
1.	Sukkur Labour Colony	2,000
2.	Karachi Doaba Hospital	100
	Total	**2,100**
Azad Jammu & Kashmir		
1.	College of Medical Technology (CMT) Hostel, Mirpur	100
2.	Chinese Camp at Khunbanway, Muzaffarabad	350
3.	Block D at District Complex, Rawalakot (Poonch)	40
4.	Poonch University Hostel	40
	Total	**530**
Gilgit Baltistan		

1.	Combined Military Hospital (CMH) Skardu	57
2.	Muhammadabad Civil Hospital, Gilgit	15
3.	Ice Cap Hotel, Gilgit	10
4.	Capital Lodge Hotel, Gilgit	70
5.	Dreamworld Hotel, Gilgit	46
6.	Fida Hotel Chalt, Nagar	15
7.	Hikal Hotel Jaffarabad, Nagar	7
8.	Edan View Hotel Qasimabad, Nagar	7
9.	Odasy Hotel Gulmit, Nagar	10
10.	Rakaposhi Front Place Jaffarabad, Nagar	10
11.	Mashabroom, Skardu	56
12.	Sadpara, Skardu	22
13.	Baltistan Resort, Skardu	20
14.	Serene Baltistan, Skardu	6
15.	Baltistan Continental Hotel, Skardu	23
16.	Village Guesthouse, Skardu	3
17.	Snowland, Skardu	18
18.	Summaith Hotel, Skardu	23
19.	Hotel One, Skardu	23
20.	Grandview, Skardu	10
21.	Tibbat Motel, Skardu	26
22.	Shalimar, Skardu	7
23.	Ghazalee Guesthouse, Skardu	4
24.	Kachora Continental, Skardu	10
25.	Other Guesthouse, Skardu	21
26.	Ghazi Hotel, Skardu	4
27.	Upper Lake Guesthouse, Skardu	3
28.	Khadim Hotel, Skardu	2
29.	Lakeview Hotel, Skardu	2
30.	Shaheen Guesthouse, Skardu	2
31.	Superstar Hotel, Skardu	6
32.	Kachura Guesthouse, Skardu	3
33.	Green One Hotel, Skardu	4
34.	Shangrila Resort, Skardu	70
35.	Karakorum Inn, Skardu	31
36.	Kashmir Inn, Skardu	8
37.	Paradise Hotel, Skardu	14
38.	Kamal Palace, Skardu	10
39.	Rehman Hotel, Skardu	10
40.	Indus Motel, Skardu	18
41.	Ansar Hotel, Skardu	14
42.	Baltistan Mountain Hall, Skardu	10
43.	PTDC, Skardu	20
44.	Concordia Motel, Skardu	25
45.	Baltistan Continental, Skardu	20
46.	Mountain Lodge, Skardu	10

47.	Serena, Shigar	20
48.	Riverview, Shigar	12
49.	Space, Shigar	18
50.	Kakuram Lodge, Ghanche	18
51.	Taj Mohel, Ghanche	2
52.	High Cliff, Ghanche	5
53.	Chiqchan Palace, Ghanche	4
54.	K-2 Hotel, Ghanche	12
55.	Shyoke Hotel, Ghanche	4
56.	Rest House, Ghanche	5
57.	Geo Hotel, Ghanche	5
58.	Khaplu Inn, Ghanche	5
59.	Staling, Kharmang	15
60.	Qazburg Thang (1), Kharmang	6
61.	Qazburg Thang (2), Kharmang	8
62.	Reserve Camp, Kharmang	11
63.	Lahore Qalandar Hotel, Astore	17
	Total	**972**
	GRAND TOTAL	**23,557**

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز آپ تشریف رکھیں۔ابھی Question Hour چل رہاہے۔آپ اپنی باتیں اس کے بعد کر لیجئے گا۔جی سینیٹر مشتاق احمد آپ کا ضمنی سوال کیاہے؟

سینیٹر مشتاق احمد: میں نے اس سوال میں پوچھاتھا کہ قرنطینہ سینٹر جو تفتان میں بنایا گیاتھا،اس میں کتنے test لئے گئے۔انہوں نے جواب دیاہے کہ وہاں 2158 tests لئے گئے ہیں۔میں یہ پوچھنا چاہتاہوں کہ وہاں لوگ کتنے آئے تھے؟دوسرا سوال یہ ہے کہ کیاوہاں tents میں کراکری کے ذریعے قرنطینہ سینٹر بنایا گیاتھا۔وہاں کی تصاویر بھی آئی ہیں۔وہاں جو bathrooms اور کھانے پینے کی صورتحال تھی وہ بدترین تھی۔تفتان کے قرنطینہ سینٹر میں بدانتظامی کرکے پورے پاکستان میں کرونا پھیلایا گیا۔میں اسی وجہ سے کہہ رہاہوں کہ جو بلین روپے آئے تھے،وہ on the ground نظر نہیں آرہے ہیں۔تفتان کا قرنطینہ مرکز اس کی مثال ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا ضمنی سوال کیاہے؟

سینیٹر مشتاق احمد: میرا سوال یہ ہے کہ تفتان کے قرنطینہ میں کتنے لوگ آئے تھے اور انہیں کیا سہولیات دی گئی تھیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب! details ہم نے provide کر دی ہیں۔ یہ بات کہ کتنے لوگ آئے تھے اس کے لئے سینیٹر صاحب ایک fresh question دیں۔ ہم پھر details provide کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب! یہ بہت اہم سوال ہے۔ Standing Committee on Interior میں ہم نے اس پر پہلے بحث کی ہے۔ میرے علم کے مطابق تفتان قرنطینہ سینٹر میں 10 ہزار کے قریب لوگ آئے تھے۔ 500 سے 600 بندوں کے لئے ایک bathroom تھا۔ وہ قرنطینہ مرکز ایک nursery بنا جس کی وجہ سے پھر پورے پاکستان میں کرونا پھیلا۔ آپ یہ سوال کمیٹی کو refer کریں۔ تفتان ایک چھوٹی سی یونین کونسل ہے جہاں تین یا چار چھوٹی چھوٹی دکانیں ہیں۔ حکومت کی سب سے بڑی غلطی یہی ہوئی کہ وہاں دس ہزار کے قریب لوگ 15 دن تک رکھے گئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب! یہ ایک اہم سوال ہے۔ اسے کمیٹی کو refer کریں تاکہ ہم وہاں پھر سے اس پر تفصیل سے بحث کر سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب سینیٹر رحمٰن ملک آخری ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ جواب دیجئے گا۔ سینیٹر نصیب اللہ بازئی ابھی Question Hour چل رہا ہے۔ اس کے بعد آپ اپنی بات کر لیجئے گا۔ جی سینیٹر رحمٰن ملک آپ اپنا سوال پوچھیں۔

سینیٹر عبدالرحمٰن ملک: جناب چیئرمین! Question hour basically اپوزیشن کا ایک فورم ہے کہ اگر کوئی غلط چیز ہو رہی ہے تو یہاں پر point out ہو اور حکومت کوئی guidance دے۔ اگر اس قسم کا ماحول ہو گا تو what kind of service are we giving as a Parliamentarian. Having said so sir, a meeting was held on 28th February. جس میں صرف بلوچستان سے لوگ اندر آئے بلکہ جتنے بھی by air آ رہے تھے، ان سب کے لیے ایک proper plan دیا گیا تھا۔ یہاں پر Leader

he is the member of the بیٹھے ہوئے ہیں، of the House committee and categorically we stated that we should have the total actualy testing. اس وقت ساڑھے سات ہزار زائرین واپس آ رہے and the information was supplied in advance and تھے that's why in fact four days back, before I was in Quetta, I had detailed discussion with them. So we decided that there should be some kind of Isolation Centres. ہمارے دوست کبیر صاحب بھی اس میٹنگ میں آئے تھے۔ میں نے ان سے request کی کہ مجھے وہاں کی تصاویر لا کر دیں، very kindly and graciously he arranged it. وہاں پر صرف ٹینٹ لگا ہوا تھا، I am not blaming the Government, I am actually blaming the system.

Mr. Deputy Chairman: Malik Sahib, you have to ask a question, this is not a debating forum right now.

سینیٹر عبدالرحمٰن ملک: میرا question یہ ہے کہ جب ایک direction اور advice کمیٹی سے چلی گئی تھی کہ تمام لوگوں کا proper test کیا جائے، اگر وہاں پر test نہیں ہوتے تو nearby سکولوں میں لے جائیں۔ اس سلسلے میں ہماری suggestion تھی کہ آرمی کے AMC کے doctors کو لگا دیں۔ ہمارے لیے مشکل ہوئی کہ جو لوگ by air اور by road آئے انہیں ہم isolate نہیں کر سکے، وہ جس گاؤں میں بھی گئے، ان کی وجہ سے infection پھیلا۔ میرا سوال حکومتی بنچوں سے ہے کہ ہاؤس کی demand تھی کہ اس وقت Prime Minister صاحب خود Health Minister ہیں، اس ہاؤس میں آ کر explain کریں کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو ہم کہتے ہیں کہ کورونا کم ہو گیا لیکن آج کی رپورٹ دیکھیں تو deaths بڑھ چکی ہیں۔ آج اسد عمر صاحب نے بیان دیا ہے کہ دو ہفتے بہت خطرناک ہیں، ہم یہاں ہاؤس میں کہہ رہے ہیں کہ جولائی اگست بہت خطرناک ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ محرم کے لیے کیا steps لیے گئے ہیں، T.V. پر کوئی publicity نہیں ہو رہی، I am not giving a blame, I am suggesting something which we should be doing for the sake of our people کیونکہ وہ اتنے پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ میری

حکومت سے request ہو گی کہ through PEMRA and T.V. channels publicity کو بہتر کریں، WHO SOP's کو fully enforce کرئیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: منسٹر صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! ملک صاحب نے بڑی اچھی suggestions دی ہیں، انہوں نے بڑی positive بات کی ہے۔ کبیر صاحب نے بھی ایک issue اٹھایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنی کمزوری کو accept کرنا اور اپنی achievement کو celebrate کرنا زندہ قوموں کی نشانی ہے۔ جب کورونا کا crisis آیا، مجھے بتائیں کہ دنیا کی کون سی قوم اس کے لیے تیار تھی، یہ ایک نئی چیز تھی۔ تفتان کا issue آیا، میں مانتا ہوں کہ وہاں پر اس طرح کے انتظامات نہیں تھے جس طرح کے ہونے چاہیے تھے، اس میں بہتری کی کافی گنجائش تھی۔ اس وقت یہ صورتحال ہے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے۔ وزیراعظم صاحب نے smart lockdown کیا، آج دنیا کے ممالک smart lockdown کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم چونکہ ایک ایسی ذہنیت کے حامل ہیں کہ جو west سے بات آتی ہے، اسے ہم فوراً مان لیتے ہیں لیکن جب ہمارے وزیراعظم صاحب نے smart lockdown کی بات کی تو ہم نے مذاق اڑایا، آج امریکہ، UK اور international organizations کہہ رہی ہیں کہ smart lockdown is a way forward.

جناب ڈپٹی چیئرمین! سب سے important چیز یہ ہے کہ ہمارے پڑوس میں ہندوستان ہم سے کافی بڑا ملک ہے، وہاں پر ایک ارب سے زیادہ کی آبادی ہے، climate region ایک ہی طرح کا ہے، ان کے اور ہمارے health کے issues تقریباً ایک سے ہیں لیکن آج وہاں کے death and recovery rates دیکھیں، ان کے death rates ہم سے دس گنا زیادہ ہیں اور ہماری recovery rate ان سے پانچ گنا بہتر ہے۔ اس وقت پاکستان بہتری کی طرف جا رہا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ میں نے پہلے بھی بات کی تھی کہ اس وباء سے گلگت بلتستان سے ڈاکٹر اسامہ اور کئی doctors شہید ہوئے۔ پٹواری، Assistant and Deputy Commissioners, Police and Military paramedical staff نے اس سلسلے میں بہت محنت کی۔

جناب چیئرمین! میں ملک صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہم نے احتیاط کرنی ہے، چھوٹی عید پر احتیاط نہیں ہو سکی۔ وزیراعظم صاحب نے خصوصی طور پر کہا ہے کہ اس مرتبہ احتیاط کریں۔ عید پر صرف تین دن کی چھٹیاں اسی لیے دی گئی ہیں کہ لوگوں میں زیادہ گھلنا ملنا نہ ہو۔ منڈی مویشیاں کو openلگانے پر بھی پابندی ہے۔ میں اس معزز ایوان کی وساطت سے پوری قوم سے requestکروں گا کہ ہم عید قرباں کو ذوق شوق سے منائیں لیکن احتیاط رکھیں، زیادہ گھلنا ملنا نہ کریں، جھمگٹا نہ کریں تاکہ خدا نخواستہ دوبارہ spikeنہ آئے۔ ملک صاحب! یہ ٹھیک ہے کہ ہم politicalجماعتوں کے لوگ ہیں، ہمارے درمیان نوک جھونک ہوتی ہے لیکن NCOCکے بارے میں سب گواہی دے رہے ہیں۔ سندھ میں ہماری گورنمنٹ نہیں ہے۔ اسد عمر صاحب کی وزیراعلیٰ سندھ، GB and AJK کے ساتھ best coordinationچل رہی ہے، اسے I think this is an achievement non-politicalطریقے سے دیکھا جارہا ہے۔ for the whole nation, جس طریقے سے اللہ نے ہم پر کرم کیا ہے، اس پر ہم اللہ کا شکر ادا کریں اور اسے celebrateبھی کریں اور آئندہ کے لیے احتیاط کریں۔

Mr. Deputy Chairman: Question No. 52.

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! پہلے Question No. 51کو تو کمیٹی میں بھیجیں تاکہ اس کی تحقیقات ہوں سکیں۔

Mr. Deputy Chairman: Minister Sahib, are you okay with the Question No. 51 going to the Committee?

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اسے کمیٹی کو referکردیں۔ Next Question No. 52مشتاق صاحب۔

*Question No. 52 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state the number of polio cases reported in the country during the first 02 months of the year 2020 indicating also the steps being taken by

the Government to control the increasing number of polio cases in the country?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: Pakistan reported a total of 35 wild poliovirus cases during first two months of the year (18 in January and 17 in February). The number of Wild Polio Virus (WPV) cases dropped down to 07 in March. 06 in April and 01 so far in May.

The Government of Pakistan is committed to ensure a polio-free future for the coming generations, and has taken all necessary measures & steps to control current situation of Poliovirus in the country. A comprehensive action plan National Emergency Action Plan (NEAP) for the year 2020 has been devised based on thorough analysis of the 2019 crisis and keeping in view the specific / special requirements to address remaining challenges in each province / area across country. The plan hence includes all ingredients, strategies and interventions required to interrupt Poliovirus transmission in the country.

The reinvigorated efforts under the NEAP 2020 are focused on taking the initiative forward as a shared priority across the political divide and promoting sense of collective responsibility, regaining 'One Team' approach, strengthening delivery of Essential Immunization Polio Eradication Initiative (PEI-EPI Integration), delivering Integrated package of Polio plus services in Super High Risk UCs, contextualizing programme's communication approaches according to specific needs of communities, and optimizing quality of door to door Polio vaccination campaigns through transformations in structure,

processes, data & human resource. Moreover, to simultaneously interrupt virus transmission in shared corridors, stronger coordination with Afghanistan is also being ensured.

The reinvigorated highest level political commitment across Parties & other segments of society and the revitalized efforts by all stakeholders led to the successful nationwide door to door polio vaccination campaigns in December 2019 & February 2020 and special response rounds during January and March 2020. A total of around 40 million children were vaccinated across the country in each of the nationwide rounds and 26 million children in the response campaigns. Community at large was quite receptive and resultantly a significant reduction of missed children was witnessed at the end of these campaigns.

The country programme is thus getting back on track by maintaining a constant and vigilant look at remaining gaps and challenges and undertaking a collective approach to strategically overcome them. The progress however has been halted due to the COVID-19 pandemic in the country, as the Supplementary Immunization Activities (SIAs) planned during the months of April and May could not be conducted, as all Polio SlAs and transit vaccinations were stopped in the country since last week of March till 1st June in view of the risks associated with the COVID-19 pandemic and in compliance with ‘ the national guidelines on COVID-19 response including social distancing.

The situation is being regularly reviewed by the Programme, and in view of the heightening risks

associated with Poliovirus as well as considering that the COVID-19 pandemic may continue for several months, the Programme is in process to resume the SIA activities and has initiated deliberations with the provinces & other stakeholders in this regard. The plan currently under consideration is to conduct case response rounds in July & August followed by three nationwide rounds between September to December 2020. The plan has been agreed by all Provinces in a meeting of the National Polio Management Team conducted on 19th May. The Ministry will present this plan to the National Command and Operation Centre (NCOC) well in advance for its endorsement to proceed with the resumption and implementation of SIAs.

In order to implement the planned SlAs during COVED-19 pandemic safely and to mitigate all the associated risks, the Ministry will ensure all necessary measures including provision of the PPEs (masks, sanitizers, etc.) to the frontline workers, mobilization of communities, provision of security and stringent monitoring during vaccination rounds as well as the field operations and vaccination modalities will be adjusted in line with the national COVID guidelines. The top Political and Military leadership has ensured its fullest support to the Programme for resumption of the Polio activities.

The country is thus all set to resume the vaccination activities and• regain the momentum. Whereas the additional focus on strengthening health service delivery and other basic services will be a focus as well, ensuring that every child under five years of age in Pakistan receives two drops of the vaccine in routine as

well as in every campaign will be the mainstay of our success.

The programme urges every segment of the society to come together as a nation to achieve a Polio free Pakistan for future generations.

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary? Yes, Senator Mushtaq Ahmed.

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میری حکومت اور اپوزیشن اراکین سے درخواست ہے کہ مختصر سوال کریں، تقریر نہ کیا کریں۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ بابر بن عطا نے پاکستانی قوم سے جھوٹ بولا کہ پاکستان میں پولیو ختم ہو گیا ہے، اس نے internationally پاکستان کو بدنام کیا، وہ قومی مجرم ہے، اس کے بارے میں پولیو ویکسین کے بارے میں تحقیقات کہاں تک پہنچیں؟

دوسرا سوال Reassertions of polio type کے بارے میں ہے، یہ بہت بڑا خطرہ ہے، یہ کیوں ہوا ہے؟ میرا تیسرا سوال ہے کہ اس سلسلے میں جو کروڑوں اور اربوں روپے لگائے جا رہے ہیں، اس کی transparency کے بارے میں سوالات اٹھائے جا رہے ہیں کہ اس میں بڑے پیمانے پر corruption ہو رہی ہے۔ کیا پولیو فنڈ میں کسی قسم کی کوئی inquiry کی گئی ہے اور اگر کی گئی ہے تو اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! پولیو کے حوالے سے میرے پاس facts and figures موجود ہیں، اگر یہ چاہیں گے تو میں انہیں مہیا کر دوں گا۔ تین طرح کہ polioviruses ہیں، one and two تو بہت عرصے سے دنیا سے ختم ہو چکے ہیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ اپریل 2019 میں ایک واقعہ ہوا، اس کے بعد سے ایک spike آئی لیکن اللہ کے کرم سے اسے کنٹرول کر لیا گیا ہے۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ پولیو اس سال بتدریج decrease ہوا ہے، اپریل اور مئی سے کم ہوتا چلا گیا ہے، پچھلے دو مہینوں سے ہمارے پاس positive cases report نہیں ہوئے۔ یہ چیز کنٹرول ہو رہی ہے۔ سینیٹر صاحب نے کسی شخص کے بارے میں بات کی ہے کہ اس پر کوئی corruption کے changes ہیں۔ اگر اس پر کوئی case چل رہا ہے تو اس کے لیے fresh question ڈال دیں، یہاں پر جواب دے دیا جائے گا۔ Sweeping

statements دینا کہ corruption ہو رہی ہے، آپ specific issue لے آئیں، آپ fresh question دے دیں تاکہ آپ کو اس کا جواب ملے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں لمبی بات کرتا ہوں، آپ کہتے ہیں corruption ہو رہی، کس افسر نے کی ہے، کتنے روپے کی ہے اور کس مد میں کی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ specific question ہے، اگر آپ مشتاق صاحب کو details دے دیں۔

جناب علی محمد خان: میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ fresh question دیں تاکہ ہم اس چیز پر respond کر سکیں۔ آپ کا شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی عثمان صاحب! آپ بات کریں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب! آپ کی بہت مہربانی کیونکہ یہ بہت اہم سوال ہے جو مشتاق صاحب نے کیا ہے۔ ہمارے ملک کی بین الاقوامی طور پر اس سے بدنامی ہو رہی ہے۔ صوبہ بلوچستان کو خاص طور پر بدنام کیا ہوا ہے، اصل مسئلہ یہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: عثمان صاحب! آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: میرا وزیر صاحب سے سوال ہے اور ان کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ مئی کے بعد پشین، قلعہ عبداللہ اور کوئٹہ میں پولیو کے cases ہوئے ہیں، دو ماہ ہو گئے ہیں۔ مئی، جون اور جولائی میں ایک دو cases اور بھی ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس کوئی report نہیں ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر discuss کر لیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب! میری یہ گزارش ہے کہ اس کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کر دیں کیونکہ وہاں پر لوگوں کو merit پر نہیں لگا رہے، اس لیے مسلسل پولیو کے cases آ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: عثمان صاحب! میں ہر سوال کو کمیٹی کو تو نہیں بھیج سکتا، اگر آپ satisfied نہیں ہیں تو ہم کمیٹی کو بھیج دیں گے۔ If he is willing to satisfy you.

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب! پولیو ایک اہم مسئلہ ہے۔ آپ وزیر صاحب سے پوچھ لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: میں آپ کو مئی کے بارے میں بتا دیتا ہوں کہ it is downward trend, it is a good thing جناب! جنوری میں 19 cases تھے جو ایک وقت میں 150 تک چلے گئے تھے۔ Now, it is downward trend, جنوری میں 19 cases تھے، فروری میں 18 cases تھے، مارچ میں 7 cases تھے اور اپریل میں 2 cases تھے۔ عثمان صاحب مئی کا فرما رہے ہیں، ان کی بات صحیح ہے کہ اس میں کچھ cases report ہوئے، وہ 2 cases سے 4 cases پر دوبارہ گئے ہیں۔ اس کے بعد جون اور جولائی میں ابھی تک zero reported ہے۔ جناب! مئی میں 4 cases تھے، ہو سکتا ہے کہ آپ بلوچستان کا فرما رہے ہیں، اس میں وہ بھی ہو لیکن ابھی تک جون اور جولائی میں report نہیں ہوئے لیکن it is downward اور یہ نیچے جا رہا ہے، یہ ابھی تک zero ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Minister Sahib, if you can explain it to him because he is also saying that there is a merit issue, they are not doing Polio vaccination on merit.

آپ اگر Senators کے ساتھ مل کر address کر لیں۔

You satisfy them and hear them out also. Next question 53 Senator Sirajul Haq, he is not present.

*Question No. 53 Senator Sirajul Haq: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state the details of foreign assistance received by the Government under the head of covid-19 relief activities with country wise break up indicating also the name of department / authority which received the said assistance and the details of utilization of the same?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: Details of foreign assistance received

by the Government under the head of Covid-19 relief activities with country wise break up are as under:

S.No.	Country	Amount	Received Department	Areas of support
1.	China	USD 4 Million	NDMA	Infectious disease hospital
2.	USA through USAID	USD 2 Million	DoH/ NDMA/PD MA and HSA	• Covid-19: Training of health care providers and proceurement of laborator and emergency supplies • Surveillance for Covid-19
3.	Japan	PKR 2.5 Billion	M/o NHSR&C	Operationalization of ICT Covid-19 Emergency Plan PC-1 is under process

Mr. Deputy Chairman: Next question No.54 Senator Kalsoom Perveen, she is not present.

*Question No. 54 Senator Kalsoom Perveen: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Federal Government in collaboration with Pakistan Red Crescent Society has established Corona Care Hospital at 5th Road, Rawalpindi under the aegis of the Prime Minister's Corona Task Force, if so, the special purpose of its establishment indicating also the special facilities being provided to the corona patients in the hospital;

(b) the names and qualifications relevant and related to Covid-19 of the head and other doctors and the names and educational qualification of the administrative staff working in the said hospital; and

(c) the amount of funds released by the Government for that hospital so far?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) Pakistan Red Crescent Society has established Corona Care Hospital at 5th Road, Rawalpindi though its own resources. In additions, all the operations and administration is being carried out by PRCS itself.

It is a corona Care Hospital/Quarantine facility in Rawalpindi to aid Government. In handling influx of Corona patient.

(b) Requested list is attached at Annex-A.

(c) PRCS is running the hospital through its own resources and is not in receipt of any funds by the Government.

Annex-A

ہلال احمر پاکستان

Red Crescent Corona Care Hospital - Staff List

S.No	Name	Designation	Qualifications
1	Dr. Muhammad Saim Bin Saeed	Deputy Medical Superintendent	MBBS ECFMG (MD USA) USME STEP-3 (FSMB)
2	Dr. Fazal Rabbi	Visiting Specialist (Consultant ICU)	MBBS MPH MD CCM
3	Dr. Syed Mujahid Gilani	Visiting Specialist (Consultant ICU)	MBBS MD CCM
4	Dr. Taha Mohammad Usman Pasha	Visiting Specialist (Consultant ICU)	MBBS MD CCM
5	Asim Rafiq	Medical Officer	MBBS
6	Ramshaw Waqar	Medical Officer	MBBS
7	Sajid Ullah	Medical Officer	MBBS USME STEP-1
8	Muhammad Raad Gul	Medical Officer	MBBS
9	Mubashra Tahir	Medical Officer	MBBS
10	Abdur Rehman	Medical Officer	MBBS
11	Rameesha Shah	Medical Officer	MBBS
12	Gulzar Alam Khan	Medical Officer	MBBS
13	Nadeem Iqbal	Admin Officer to DMS	MCS
14	Saqib Hameed	Admin Assistant	BS Computer Sciences
15	Hussain Ahmed	Lab Logistics Assistant	FSc (Pre-Medical)
16	Muhammad Ajmal	Staff Nurse	BS Nursing (Registered Nurse)
17	Sarfraz Saleem	Staff Nurse	Matric (Science) Diploma in Nursing (Registered Nurse)
18	Adil Mumtaz Satti	Staff Nurse	BA Diploma in Nursing Diploma Operation Theater Nurse (Registered Nurse)
19	Qaisar Nazar	Staff Nurse	BS Nursing (Registered Nurse)

20	Aniqa Munawar	Staff Nurse	Matric (Science) Diploma in Nursing (Registered Nurse)
21	Ijaz Ahmad	Staff Nurse	Matric (Science) Diploma in Nursing Diploma in Psychiatric Health Nursing (Registered Nurse)
22	Asim Shahzad	Staff Nurse	B. Com Diploma in Nursing Post Basic Cardiac Nursing (Specialization) (Registered Nurse)
23	Muhammad Ayaz Khan	Staff Nurse	BS Nursing Diploma in Nursing Diploma in ICU Nursing (Registered Nurse)
24	Anzeeka Arshad	Staff Nurse	Matric (Science) Diploma in Nursing (Registered Nurse)
25	Usman Khan	Staff Nurse	BS Nursing Diploma in Nursing (Registered Nurse)
26	Aqsa Qaddos	Staff Nurse	Matric (Science) Diploma in Nursing (Registered Nurse)
27	Syed Karim Jan	Staff Nurse Assistant	Matric (Science) Nursing Assistant Course (Registered Nurse)
28	Saif Ur Rehman	Staff Nurse Assistant	Matric (Science) Certificate in Clinical Assistant (Registered Nurse)
29	Saad Ali Dar	Lab Tech	BS (MLT)
30	Arshad Iqbal	Lab Tech	BS (MLT)
31	Ilyas Khan	Lab Tech	BS (MLT)
32	Muhammad Raheel Awan	Lab Tech	BS (MLT)
33	Muhammad Sadeeq Khan	Dispenser/ Med Tech	BA Diploma Clinical Assistant (Laboratory Technician)
34	Ashfaq Ahmad	Dispenser/ Med Tech	FSc Certificate in Health Technology
35	Abubakar	Dispenser/ Med Tech	FSc Diploma in Medical Technician
36	Sohail Ahmad	Dispenser/ Med Tech	BA Diploma in Health Technology
37	Taha Iqbal Mir	X-Ray Tech	I.Com Diploma/ Certificate Radiology Tech
38	Khadijah Tul Kubra	Mid-Wife	FA Course Asistant Health Officers

39	Komal Zia	Mid-Wife	FSc (Pre-Medical)
40	Naheed Akhtar	Mid-Wife	Matric (Arts)
41	Sajid	Plumber	Under Matric
42	Hamza Hassan	Electrician	Matric (Science)
43	Qadam Khan	Medical Gas Technician	Primary
44	Akash Ashraf	Ward Boy	Matric
45	Fahad Iqbal	Ward Boy	Under Matric
46	Hamid Shahzad	Ward Boy	Matric (Science)
47	Bashir Ahmed	Office Boy	Ex Army
48	Yasir Mehmood	Office Boy	Matric
49	Arbab Hafeez Khokhar	Office Boy	Matric (Science)
50	Sehar Shan	Aya	Primary
51	Shan Rehmat	Sanitary Worker	Middle
52	Syed Mushahid Hussain	Sanitary Worker	BS Computer Sciences
53	Shoukat Masih	Sanitary Worker	Primary
54	Haroon Masih Khokhar	Sanitary Worker	Primary
55	Sofia	Sanitary Worker	Middle
56	Khawar Masih	Sanitary Worker	Middle
57	Stephan Rehmat	Sanitary Worker	Middle
58	Zaki Nobel	Sanitary Worker	Primary

Mr. Deputy Chairman: Next question No.55 Senator Lt. Gen. (R) Salahuddin Tirmizi, he is not present, answer taken as read.

*Question No. 55 Senator Lt. Gen. (R) Salahuddin Tirmizi: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the categories of foreign diplomatic staff posted in Pakistan who enjoy diplomatic Immunity?

Makhdoom Shah Mahmood Hussain Qureshi: The categories of foreign diplomatic staff posted in Pakistan enjoying diplomatic immunity are according to the

Vienna Convention on Diplomatic Relations 1961. These include: head of the mission, members of the diplomatic staff (having diplomatic rank), administrative and technical staff, and the service staff Similarly, as per the Vienna Convention on Consular Relations 1963, the members of the consular posts include consular officers, consular employees (administrative or technical service) and the members of the service staff.

It is mandatory for all members of the resident missions in Pakistan to be in possession of a valid Accreditation Card /ID Card issued by the Protocol Division of the Ministry of Foreign Affairs. The diplomatic immunity is enjoyed by the following categories of diplomats/officials:

Categories of Diplomatic Staff posted at Islamabad

- Ambassadors / High Commissioners
- Charge d' Affaires'
- Deputy Heads of Mission
- Counsellors
- Defense/Naval/Air Attaches
- Diplomatic Secretaries (1st, 2nd 3rd)
- Liaison Officers
- Commercial/Information Attache
- Other Attaches
- Administrative and Technical Staff
- Service Staff

Mr. Deputy Chairman: Next Question Nos. so, the 56, 57 and 58 Senator Behramand Khan Tangi has asked for deferment and questions are deferred. Question Hour is over. Now, we take up leave applications.

Leave of Absence

Mr. Deputy Chairman: Senator Professor Sajid Mir has requested for grant of leave for 21st July, 2020 due to personal reasons. Is the leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Deputy Chairman: Senator Kauda Babar has requested for grant of leave from 21st July till the end of current Session due to personal reasons. Is the leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Deputy Chairman: Senator Sassui Palijo has requested for grant of leave from 20th to 24th July, 2020 due to personal reasons. Is the leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Deputy Chairman: Senator Sirajul Haq has requested for grant of leave for today, 21st July, 2020 due to personal reasons and also requested to defer his today's business. Is the leave granted?

(The leave was granted)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر ہدایت اللہ صاحب! آپ privilege motion move کریں۔

Privilege motion moved by Senator Hidayat Ullah regarding breach of privilege by the Secretary, Ministry of National Health Services, Regulation and Coordination

Senator Hidayat Ullah: Thank you Mr. Chairman. I would like to move privilege motion which is breach of the privilege by the Secretary, Ministry of Health Services Regulation and Coordination, which is against the ruling of the Chairman Senate during the sitting of Senate held on 14th May, 2020. Senator Sajjad Hussain Turi pointed out the issue of doctors of PIMS, the Chairman Senate gave ruling by referring the matter to the committee. The Executive Director of PIMS was advised to refrain from any action until Senate Standing Committee takes decision by issuing letter on 29th May, 2020 and 2nd letter was issued on 20th July, 2020 with the approval of the Chairman Senate. The Secretary Senate also advised the Ministry not to take any take action and the letter was sent to the Ministry.

All the directions of the House have been neglected by the Ministry by issuing Show Cause Notices to the doctors on 23rd July, 2020 which seems to be a retaliation to the letter of the Secretariat. The privilege of the House and ruling of the Chair has been breached on the said matter. I request you kindly refer it to the Privilege Committee and I would like to explain it in few minutes.

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ پہلے explain کر دیں۔

سینیٹر ہدایت اللہ: جناب! آپ کا شکریہ۔ جناب! 6th December, 2006 کو ایک SRO جاری ہوا جو کہ recruitments, administration and general cadres کے لیے ہے۔

Teaching cadres respectively were made whereby a quota of 5% was reserved for appointment in BSP-17 and 18 from the provinces. No other SRO was issued after that and that was also gazetted on 8th December, 2006. The above amended rules also support the absorption appointment by transfer of doctors of PIMS and also mentioned 5% provincial quota and things were done according to law and as mentioned in the advertisement. Mr. Chairman, on 14.10.2006 Dr. Ayesha Essani issued repatriation Orders of the Doctors of the PIMS without any reason. On 7th April, 2016 Mr. Justice Amir Muslim Hani of the Supreme Court suspended the repatriation Orders of the Doctors and ordered to re-examine the Service Structure of the Doctors of PIMS through committee. On 5th January, 2018 the competent Authority who issued the repatriation Orders, that is Vice Chancellor of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto Medical University, withdrew the letter in the best interest of the Institute and the public. On 18.10.2018 Ministry of Health submitted the report in the Supreme Court in which the repatriation was recommended but the Chief Justice Mian Saqib Nisar discarded the report and constituted another committee to make structure for the doctors. The Committee submitted the report in the Supreme Court again in which category-I and category-II was legalized by the Committee, Justice Gulzar ordered to consider the report

and make the Service Structure of doctors of ICT within 3 months, the Service Structure was also made by the Ministry of Health and the report submitted on the next date and the matter was disposed of. It is no more subjudice, and the Supreme Court has never ordered for repatriation of these doctors.

جناب! میں یہاں پر بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں اس طرح کے doctors بھی ہیں جو departments کو head کر رہے ہیں جنہوں نے کورونا میں بڑی قربانیاں دی ہیں۔یہاں سے letter issue ہونے اور چیئرمین صاحب کی ruling کے بعد وہ آکر کمیٹی میں explain کر سکتے تھے۔ان کو retaliation نہیں کرنی چاہیے تھی،ان doctors کی بڑی قربانیاں ہیں،اگر ہم ان doctors کو بھیج دیں تو آپ کا PIMS خالی ہو جائے گا کیونکہ کافی doctors departments کو head کر رہے ہیں۔ میں یہاں پر assure کرتا ہوں کہ ان کی repatriation کے بارے میں Supreme Court کا کوئی order نہیں ہے۔Matter dispose of ہو چکا ہے۔

میری آخر میں آپ سے گزارش ہے کہ آپ مہربانی فرما کر Secretary Health کو direct کریں کہ انہوں نے جو letters issue کیے ہیں وہ انہیں suspend کریں، کمیٹی کے سامنے اپنی پوزیشن بیان کریں اور اسے Privilege Committee کو بھیجیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر صاحب ہم کوئی decision لے لیتے ہیں on referring it to Privilege Committee on this issue. آپ ایجنڈا کے بعد اس پر بات کر لیں،ان کی درخواست کو تو پہلے decide کر لیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: عثمان صاحب پہلے agenda چلنے دیں۔آپ کو اس پر decision لینا ہے؟میں کوئی غلط بات ہی نہیں کر رہا۔جی عثمان صاحب بولیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین!میں نے بھی سیکریٹریٹ میں privilege جمع کیا تھا جو ابھی تک Table نہیں ہوا ہے۔یہ ٹھیک روایت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: عثمان صاحب اس پر آپ کے sign ہیں۔ Table کیوں نہیں ہوا، اس پر آپ کے sign ہیں۔

Senator Muhammad Usman Khan Kakar

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: مجھے پڑھنے نہیں دیا گیا ہے، میں نے علیحدہ سے جمع کرایا تھا۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ میں یہاں لایا تھا، چیئرمین صاحب نے کمیٹی کے حوالے کیا تھا، ابھی وہ کمیٹی میں زیر بحث ہے، وہاں پر سیکریٹری نے جنگل کا قانون بنایا ہوا ہے اور آرڈر کر دیا ہے۔ یہ اسلام آباد ہم سب کا مشترکہ شہر ہے۔ یہ ہم سب کا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہم اسے کمیٹی کے پاس ہی بھیج رہے ہیں۔ آپ نے اس پر sign کیے ہوئے ہیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: سیکریٹری نے جو آرڈر کیا ہے اسے suspend کر دیں۔ 100 ڈاکٹروں کا مسئلہ ہے۔ وہ ڈاکٹر سندھ، پنجاب، بلوچستان، خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان اور فاٹا سے تعلق رکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی جی۔ عثمان صاحب ٹھیک ہے۔ جی سینیٹر دلاور صاحب۔

Senator Dilawar Khan

سینیٹر دلاور خان: جناب چیئرمین! یہ ہسپتال Federal Government, Health Ministry کے under چلتا ہے۔ اس میں مختلف صوبوں کا پانچ فیصد کوٹا مختص ہے کہ وہاں سے ڈاکٹر صاحبان آئیں اور یہاں کام کریں۔ جس طرح علی محمد خان صاحب اور محسن عزیز صاحب نے فرمایا کہ ڈاکٹروں نے بہت قربانیاں دیں تو اسے ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ جو ڈاکٹر مختلف صوبوں سے مختلف ادوار میں آئے ہیں وہ سپریم کورٹ گئے اور سپریم کورٹ نے Ministry of Health کو کہا کہ آپ ان لوگوں کی restructuring کریں۔ پھر یہ مسئلہ یہاں ایوان میں آیا اور چیئرمین سینیٹ صاحب نے Ministry of Health کو ruling دی کہ مہربانی کر کے اگر آپ انہیں واپس بھیجیں گے تو، کیونکہ آج بھی PIMS میں faculty in Urology Department اور نیورو سرجن نہیں ہیں، Eye Department بند ہو جائے گا، PIMS میں ایک بندہ administration میں بیٹھا ہوا ہے جو پورے PIMS کا سسٹم چلا آ رہا ہے۔ ایک

توچیئرمین سینیٹ کاprivilege breach ہوا ہے آپ اس کا نوٹس لیں اور دوسرا سپریم کورٹ کا جو فیصلہ آیا تھا کہ ان لوگوں کی restructuring کروائیں، وہ انہیں ان کے parent Provinces میں بھیج رہے ہیں۔ اس طرح تو PIMS Hospital بالکل خالی ہو جائے گا۔ مہربانی کر کے آپ direction دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے جی I will send this to the Privilege Committee. On this issue, referring to the Privilege Committee we would request the Health Secretary to suspend the orders that he has issued. Leader of the House اور منسٹر صاحب آپ please اسے take-up کر لیں۔ جی شیریں رحمٰن صاحبہ، آپ کا Privilege Motion?

سینیٹر شیری رحمٰن: Senate Aviation Committee کے حوالے سے singed by Mustafa Khokhar, myself and Moula Bux Chandio, اب وہ آ نہیں رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شاید وہ calling attention notice ہے؟

سینیٹر شیری رحمٰن: نہیں، وہ الگ سے admitted Privilege Motion ہے---

Mr. Deputy Chairman: But it is not on the agenda.

Senator Sherry Rehman: Not on the agenda, I wanted to look into why it's not going to the Committee. Thank you.

Mr. Deputy Chairman: Ok. Order No.3. Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Petroleum may move Order No.3.

Motion Under Rule 194(1) moved by Chairman, Standing Committee on Petroleum regarding shortage of gas in the country

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Petroleum move

under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Standing Committee on the subject matter of a Calling Attention Notice moved by Senators Sherry Rehman and Sassui Palijo on 10th January, 2020, regarding shortage of gas in the country, may be extended for a period of sixty working days with effect from 20th July, 2020.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Standing Committee on the subject matter of a Calling Attention Notice moved by Senators Sherry Rehman and Sassui Palijo on 10th January, 2020, regarding shortage of gas in the country, may be extended for a period of sixty working days with effect from 20th July, 2020.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: Order No.4. Senator Mohsin Aziz, may move Order No.4.

Motion Under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Petroleum regarding Distribution of Natural Gas amongst the Provinces

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Petroleum move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of Report of the Standing Committee on a Point of Public Importance raised by Senator Dr. Sikandar Mandhro on 21st January, 2020, regarding distribution of natural gas amongst the

provinces under Articles 158 and 172 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, may be extended for a period of sixty working days with effect from30th July,2020.

Mr. Deputy Chairman: Senator Mohsin Aziz *Sahib,* why you are asking for sixty days extension?

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین!اس میں ایسا ہوا کہ ایک مرتبہ شیریں رحمٰن صاحبہ نے meeting سے walkout کیا تھا، she wanted منسٹر صاحب کے نا آنے کی وجہ سے to hear him out اور دوسری مرتبہ اسے raise کیا تھا لیکن پھر وہ تشریف نہیں لائیں اور انہوں نے deferment مانگ لی تھی اس وجہ سے late ہو گئی۔اس کے بعد کرونا کا مسئلہ بن گیا تھا۔ اس کے بعد ہماری ایک meeting ہوئی تھی لیکن اس کے بعد Committee meetings کو بند کر دیا گیا تھا، so that is why this delay has taken place.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of Report of the Standing Committee on a Point of Public Importance raised by Senator Dr. Sikandar Mandhro on 21st January, 2020, regarding distribution of natural gas amongst the provinces under Articles 158 and 172 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, may be extended for a period of sixty working days with effect from 30th July,2020.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: Order No.5. Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Defence may move Order No.5.

Motion Under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Defence regarding

appointment of Chairman Joint Chiefs of Staff Committee

Senator Walid Iqbal: Thank you, Mr. Chairman. I, Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Defence move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Standing Committee on a point of public importance raised by Senator Nauman Wazir Khattak on 5th March, 2019, regarding appointment of Chairman, Joint Chiefs of Staff Committee, may be extended for a period of sixty working days with effect from 24th July, 2020.

Mr. Deputy Chairman: Walid *Sahib*, why you are asking for sixty days extension?

سینیٹر ولید اقبال: Just to be on the safe side, میں اس بارے میں عرض کر دوں کہ یہ مئی یا جون 2019 میں take-up ہوا اور mover سینیٹر نعمان وزیر خٹک صاحب تھے۔ انہوں نے Ministry of Defence میں کچھ فائلوں کو examine کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور منسٹری نے کہا کہ آپ کر لیں۔ پھر کچھ عرصے کے بعد وقت مقرر ہوا اور انہوں نے ان فائلوں کو examine کیا اور ان کی تسلی بھی ہو گئی۔ اسے صرف conclude کرنا تھا اور mover نے آ کر کہنا تھا کہ میں نے ریکارڈ دیکھ لیا ہے اور میری تقرری کے طریقے کار کے بابت تسلی ہو گئی ہے اور اتفاق سے 19 مارچ، 2020 کو Standing Committee meeting مقرر تھی اور اس میں یہ بھی ایک agenda item تھا لیکن 15 یا 16 مارچ کو Covid کی وجہ سے تمام meetings منسوخ ہو گئیں اور اس کے بعد میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ سینیٹر نعمان وزیر خٹک صاحب جو mover ہیں وہ Covid کے درمیان بالکل تشریف نہیں لا رہے اس لیے مجھے توقع یہی ہے کہ شاید اس میں تھوڑا اور وقت لگ جائے۔ ویسے تو ہم اگلے ہفتے ہی meeting کر رہے ہیں لیکن مجھے لگتا ہے کہ mover موجود نہیں ہوں گے۔

Mr. Deputy Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Standing Committee on a point of public importance raised by Senator Nauman Wazir Khattak on 5th March, 2019, regarding appointment of Chairman, Joint Chiefs of Staff Committee, may be extended for a period of sixty working days with effect from 24th July, 2020.

(The motion was carried)

If that is OK, we will take the Order No.7 first. There is a Calling Attention Notice at Order No.7 in the names of Senator Sherry Rehman and Senator Mushtaq Ahmed. Please raise the matter. Leader of the Opposition, is it OK to take up Order No.7 first?

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Everything is OK today.

Mr. Deputy Chairman: Right. Sherry Rehman, please move the order.

Calling Attention Notice moved by Senator Sherry Rehman regarding increase in prices of medicines by the Government

Senator Sherry Rehman: Thank you. I draw attention of the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination towards the increase of 10% in the prices of medicines by the Government.

اس میں، میں نے لکھا تو یہ تھا کہ prices, national health emergency pandemic کے دوران اتنی تیزی سے بڑھائی گئی ہیں اور بغیر کسی جواز کے بڑھائی گئی ہیں لیکن اس کا تناظر اور backdrop یہ ہے کہ Drug Regulatory Authority of Pakistan نے جمعہ کو یہ نوٹیفکیشن issue کیا اور

pharmaceutical companies کو بغیر کسی discussion کے life-saving drugs میں 7 فیصد جبکہ دوسری ادویات میں 10 فیصد اضافہ کرنے دیا۔ یہ کام حکومت اور اس کے پالیسی بورڈ کے مطابق ہوا ہے۔ اب اس کے پیچھے بھی یہ صورت حال ہے کہ 2019 میں اسی حکومت نے کوئی 45 ہزار ادویات کی قیمتوں کو 15 فیصد بڑھانے کی اجازت دی۔ اس کے علاوہ 463 hardship medicines کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ 'Hardship medicine' is a defined category. چونکہ میں وزیر صحت رہی ہوں، ہم نے ہرگز اپنی حکومت میں یہ allow نہیں کیا تھا، مجھے pharmaceutical companies press کرتی رہیں۔ ہم نے کہا نہیں، یہ نہ کریں۔ اس طرح یہ prices frozen رہیں لیکن اس حکومت کے آتے ہی 463 hardship medicines were increased by 200%. ان ادویات کی قیمتوں میں 200 فیصد اضافہ کر کے آپ نے پاکستانی عوام پر ظلم کیا ہے۔ لوگ ان ادویات کو خرید نہیں پا رہے۔

یہ معاملہ پچھلے سال سے چل رہا ہے جبکہ آپ سابقہ چالیس سالوں کا تناظر دیکھ لیں اور اس حکومت کے دور کو دیکھ لیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے عوام پر ظلم کیا ہے۔ یہ immunity کی بات کرتے ہیں، کسی آدمی کی قوتِ مدافعت کیسے رہے گی جب آپ hardship medicines کی قیمتوں میں اس قدر اضافہ کریں گے۔ آپ نے ہر دوا کی قیمت میں اضافہ کیا، 45 ہزار ادویات کی قیمتوں میں 15 فیصد اضافہ جبکہ 463 hardship medicines کی قیمتوں میں 200 فیصد اضافہ، چالیس سالوں میں ایسا نہیں ہوا۔ ویسے بھی انہیں پتا ہونا چاہیے کہ inflation peg i.e. automatic increase, pharmaceutical industry کر رہی ہوتی ہے۔ انہوں نے اس کو ہٹایا کہ automatic inflation peg نہ ہو، یہ اس طرح کا فارمولا لے کر آتے رہے ہیں۔ جو بھی فارمولا لائے ہیں، قطع نظر اس کے کہ بغیر کسی شفافیت کے، بغیر کسی سوچ کے، پاکستان کتنے مشکل امتحان سے گزر رہا ہے اور عوام کس مشکل امتحان سے گزر رہے ہیں، آپ نے پہلے تو پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کو تہس نہس کیا، اپنے دوستوں اور رشتے داروں کو نوازنے کے لیے جو باہر بیٹھے ہوتے ہیں، برکی صاحب کونسل کو چلا رہے ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ DRAP بھی پتا نہیں کس کٹھ پتلی کے ہاتھ میں ہوتا ہے، ان کے دوستوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

اس حکومت کی طرف سے یہ increases کی گئی ہیں جو کہ ہم نے تیرہ سال سے روکی ہوئی تھیں۔ اس معاملے پر cases بھی ہوں گے۔ This will open up the flood gates for litigation the way they have done it. اس حوالے سے apex court یعنی سپریم کورٹ نے ایک پالیسی بھی بنائی تھی کہ آپ اس پر کاربند رہیں۔ سیکڑوں hardship cases سنوائے گئے تھے، drug manufacturers نے انہیں بار بار appeal بھی کی لیکن انہوں نے allow نہیں کیا۔ دوسری طرف، اِنہوں نے اپنی arbitrary powers استعمال کیں جن پر کوئی لگام نہیں ہے۔ یہ کہتے تھے merit ہوگا، check and balance ہوگا جبکہ انہوں نے بے لگام powers واپس لیے ہیں، اختیارات لیے ہیں اور 10 فیصد اور 15 فیصد کے حساب سے ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کرتے گئے ہیں۔ پاکستان کے عوام بلبلا رہے ہیں۔ سیکڑوں cases ہیں اور petitioners کھڑے ہیں کہ ہم کہاں جائیں۔ وہ لوگ جن میں سکت ہے، وہ اپنے cases لا سکتے ہیں لیکن بہت سے گھروں میں ہی پریشان ہیں۔

کرونا (Covid) جیسی وبا کے دوران، ایسی pandemic جس میں امریکہ جیسے ملک، the heartland of capitalism نے اس طرح نہیں کیا، آپ کر رہے ہیں۔ آپ قوتِ مدافعت کی بات کرتے ہیں، ویسے بھی آپ نے herd immunity کی پالیسی اختیار کی ہوئی ہے، پھر آپ کہہ رہے ہیں کہ لوگ ادویات بھی نہ خرید سکیں۔ کہاں جائے گا پاکستان کا مزدور اور کسان؟ مڈل کلاس آدمی بھی کہاں جائے گا؟ آپ بتائیں عوام کدھر جائیں گے؟ آپ صرف construction sector کو نوازتے رہے لیکن عام لوگوں کے پاس کہاں سے disposable income آئے گی؟ آپ نے خوفناک قیمتیں مقرر کی ہیں اور relief کی بجائے عوام کو خطرے سے دوچار کر دیا ہے۔ آپ نے پاکستان کے عوام کو یہ پیغام دیا ہے کہ حکومت بے حس ہے جو سننے کے لیے تیار ہے اور نہ سمجھنے کے لیے۔ آپ نے یہ معاملہ کسی Health Committee کے ساتھ بھی share نہیں کیا اور نہ ہی آپ نے کسی سے پوچھا۔ ان حالات میں دنیا بھر میں لوگ relief packages دے رہے ہیں، چاہے یورپین یونین ہو، برطانیہ ہو، امریکہ ہو، ویتنام ہو، انڈیا ہو، کہیں بھی لیکن پاکستان میں کیا ہو رہا ہے؟ ماشاءاللہ! یزیدی سرکار کیا کر رہی ہے؟ افسوس کے ساتھ میں کہوں گی کہ آپ نے جو کام کیا ہے، اس کی کوئی explanation نہیں ہے۔ اب آپ کھڑے ہو کر کہیں گے، قطع نظر اس کے کہ آپ کی

ذات سے کوئی مسئلہ نہیں ہے، یہاں Health Minister تو ہیں نہیں جبکہ Health کا شعبہ devolve ہو چکا ہے لیکن اس قسم کی پالیسیاں لائی جا رہی ہیں اور دوست احباب پوری PMDC چلا رہے ہیں۔ سارا private sector معطل ہے، regulatory body معطل ہے، پتا نہیں کس کس کو آپ نواز رہے ہیں؟ بڑی بڑی pharmaceutical companies تو خوش ہیں، ان کو تو جو ملنا تھا، مل گیا لیکن عوام کے ساتھ کیا ہوا۔ Medicines and health emergency are a terrible trauma. آپ کو پتا ہے کہ ایک خاندان میں اس طرح health trauma ہوتا ہے، ان کی تو social class بدل جاتی ہے۔ وہ poverty line سے نیچے گر جاتے ہیں۔ بچے اسکول نہیں جا سکتے، وہ فیسیں نہیں دے سکتے، تین وقت کی روٹی سے وہ دو اور دو سے بھی کم پر آ جاتے ہیں۔

میں زیادہ نہیں بولوں گی، بس مجھے بتائیے کہ آپ نے کس پالیسی کے مطابق اس طرح کے بے حس فیصلے کیے ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: مشتاق صاحب! آپ بھی mover ہیں، کیا آپ بولنا چاہیں گے؟

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے ایک calling attention notice جمع کروایا تھا کہ وفاقی حکومت نے دوائیوں کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے پہلے سے مہنگائی میں گھرے عوام پر مزید بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کو ایوان میں discuss کیا جائے۔ میں آپ کا مشکور رہوں۔ میں صرف چھ سات منٹ لوں گا اور اعداد و شمار سے کچھ چیزیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل 38(b) کے تحت یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ تمام شہریوں کو، خواہ وہ مستقلاً یا عارضی طور پر اگر علاج معالجے سے معذور ہیں تو ریاست انہیں علاج معالجہ فراہم کرے گی۔ یہ تو ریاست کی دستوری ذمہ داری ہے۔ جناب چیئرمین! بائیس کروڑ عوام میں چھ کروڑ شوگر کے مریض ہیں، ایک کروڑ ستر لاکھ گردوں کے امراض میں مبتلا ہیں، 30 to 40% اموات cardiovascular diseases کی وجہ سے ہوتی ہیں اور ایک کروڑ پچاس لاکھ مریض hepatitis A & B کے ہیں، یہ پاکستانیوں کی صحت اور علاج معالجے کی صورت حال ہے۔ اب

اس کے باوجود پاکستان میں ادویات کی قیمتیں اس پورے خطے میں سب سے زیادہ ہیں۔اس کے باوجود کہ سات کروڑ عوام خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور حالیہ Coronavirus کی وجہ سے inflation rate double digit میں ہے، انہوں نے قیمتوں میں مزید اضافہ کر دیا ہے جبکہ ایک کروڑ لوگ روزگار سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔جناب والا! Coronavirus اپنی peak پر ہے اور اس صورت حال میں حکومت فیصلہ کرتی ہے کہ ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کیا جائے۔دو سال سے نیا پاکستان آیا ہے تو انہوں نے قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہوا اور وہ دو سو فیصد اضافہ ہے اور یہ چھٹی مرتبہ اضافہ ہوا ہے۔دو سالوں میں ادویات کی قیمتوں میں چھ مرتبہ دو سو فیصد اضافہ ہوا ہے۔

جناب والا! وزیر اعظم نے April, 2019 میں notice لیا تھا کہ ہم قیمتوں کو واپس لائیں گے، یہ اضافہ ظالمانہ ہے اور میں مافیا کو گھیر لوں گا۔ قیمتیں واپس تو نہیں آئیں لیکن مسلسل بڑھ رہی ہیں اور مافیا روز بروز طاقتور ہوتا جا رہا ہے۔پاکستان میں مافیا تو ہے اور حکومت بھی مانتی ہے کہ ہر طرح کا مافیا ہے لیکن drug mafia ہے، ان کی جس طرح غیر انسانی حرکات ہیں، جس طرح ان کے وارے نیارے ہیں، آپ اندازہ لگائیں کہ pharma industry 15% yearly ترقی کر رہی ہے، بڑھوتری کر رہی ہے اور multinational companies سے بھی زیادہ ہماری local pharmaceutical industry منافع کما رہی ہے۔ 2013 میں pharma industry کا total حجم چار ارب ڈالر تھا اور 2019 میں یہ آٹھ ارب ڈالر ہو گیا، آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ کتنا منافع بخش sector ہے، یہ دونوں ہاتھوں سے منافع کما رہے ہیں، دونوں ہاتھوں سے قوم کو کتنا لوٹ رہے ہیں۔

جناب والا! آپ اس مافیا کا اندازہ اس بات سے لگا لیں کہ سابق وزیر مملکت اس مافیا کی سرپرستی کر رہے تھے، انہیں حکومت نے خود ہٹایا کہ وہ مافیا کی سرپرستی کر رہے ہیں لیکن آج تک کوئی ان کا بال بیکا نہیں کر سکا۔ میں یہ وزیر صاحب کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ شیخ اختر حسین Director Finance Pricing دو سالوں سے اس عہدے پر ہیں، انہیں کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ یہ واحد شخص ہے، انسانی تاریخ کا واحد شخص ہے جو NAB case میں مردہ declare کر دیا گیا، اس کے بعد اسے دوبارہ زندگی ملی اور اب یہ Director Finance Pricing DRAP کے عہدے پر ہیں۔ میں آپ اور اس ایوان کے توسط سے حکومت سے کہتا ہوں کہ شیخ اختر حسین Director Finance

Pricing کے اثاثوں اور اس کے ایک سال کے بیرونی دوروں کی تفصیلات سامنے لائی جائیں تو ایوان کو پتا چلے گا کہ یہاں کتنے طاقتور مافیا بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب والا! DRAP حکومت کے ماتحت نہیں ہے، وہ pharmaceutical companies کے ماتحت ہے، وہ pharmaceutical companies کو خط لکھتے ہیں کہ آپ قیمتیں بھیجیں تاکہ ہم اضافہ کریں، pharmaceutical companies اپنی مرضی کی قیمتیں بھیجتی ہیں اور اضافہ ہوتا ہے۔ سپریم کورٹ میں DRAP نے تسلیم کیا کہ ہمارے پاس پاکستان کی ادویات کا کوئی record نہیں ہے۔ سبزی منڈی میں بھی سبزیوں کا کوئی record ہوتا ہے لیکن DRAP کے پاس کوئی record نہیں ہے اور جب وہ اضافہ کرتے ہیں تو pharmaceutical companies سے قیمتیں منگواتے ہیں۔

جناب والا! میں ایک اور scandal کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے ابھی سپریم کورٹ میں کہا کہ پاکستان میں بائیس ہزار ادویات چل رہی ہیں اور ان بائیس ہزار ادویات کا کوئی record DRAP کے پاس نہیں ہے۔ اسی طرح raw material کی آڑ میں DRAP کی نگرانی میں ادویات India سے import کی جاتی ہیں، انڈیا کی two companies ہیں، ایک company Dabur and other is Hamayala ہے۔ ان کا پاکستان کے ساتھ ستائیس ارب روپے کا business ہے، وہ قطر اور دبئی میں پیسے وصول کرتے ہیں اور raw material کی آڑ میں، DRAP کی نگرانی میں ان کی ادویات پاکستان آ رہی ہیں۔ جناب والا! میں آپ کے توسط سے حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ عوام شدید پریشان ہیں، مہنگائی ہے، بیروزگاری ہے اور کورونا کی وجہ سے معیشت اور عوام کی کمر ٹوٹ چکی ہے، قوم پر رحم کریں، پاکستان کو امراض کے حوالے نہ کریں، موت کے حوالے نہ کریں۔ DRAP میں مافیا کا قبضہ ہے، اس مافیا سے پاکستان اور عوام کو نجات دلائیں۔ ہم یہ اضافہ مسترد کرتے ہیں، حکومت سے درخواست کرتے ہیں، ان کے سامنے جھولی پھیلاتے ہیں کہ وہ مریضوں پر رحم کرے، پاکستانیوں پر رحم کرے۔ سات کروڑ عوام خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، ان پر رحم کرے، ادویات کی قیمتیں کم کریں، اس میں اضافہ نہ کریں، انہیں دو سال پہلی والی position پر لے کر جائیں۔

میں حکومت کو تجویز دیتا ہوں کہ Utility Stores میں کم قیمت پر غریب عوام کے لیے جس طرح اشیائے خورد و نوش، اگرچہ ان کا بھی حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے، یہ فراہم کی جاتی ہیں، اسی طرح ادویات بھی Utility Stores کے ذریعے کم قیمت پر غریب عوام کو فراہم کی جائیں تاکہ پاکستان میں کروڑوں کی تعداد میں موجود مریضوں کے علاج معالجے کی کوئی صورت نکل سکے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Chairman: Only movers can speak. Minister Sahib, if you can conclude?

Mr. Ali Muhammad Khan, MoS for Parliamentary Affairs

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے یہ دعا کرتا ہوں کہ جس طرح یہ ملک تا قیامت رہے، اسی طرح ہمارے ایوانِ بالا اور ایوانِ زیریں تا قیامت رہیں تاکہ یہاں عوام کے مسائل زیر بحث آتے رہیں اور ان کے مسائل اُجاگر ہوتے رہیں۔ اس کی بڑی اہمیت ہے کہ جب یہاں عوامی مسائل اٹھائے جاتے ہیں تو حکومتوں کا قبلہ درست ہوتا ہے۔ والی مصر ملک اشتر کو جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خط لکھا تو اس میں ایک بات یہ بھی تھی کہ 'never appoint the advisors or the companions of former tyrant as your advisors or companions" یہ ہر دور کے حکمران کے لیے ہے کہ جس نے ماضی میں corrupt کے ساتھ کام کیا ہے تو آپ اسے کبھی اپنا advisor نہ لگائیں، کبھی اپنا دوست اور مشیر وغیرہ نہ لگائیں۔ کاش ہم ان اصولوں پر چل سکیں۔

جناب والا! یہاں جو issue اٹھا ہے، مجھے بہت ساری باتوں سے اتفاق ہے، مثال کے طور پر مجھے اس بات سے بالکل اتفاق ہے کہ prices نہیں بڑھنی چاہییں اور کوئی بھی حکومت اپنی مرضی سے crises میں یہ نہیں چاہتی کہ وہ prices بڑھائے لیکن اس کی کچھ reasons ہیں جو میں آپ کے سامنے گوش گزار کروں گا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ مطمئن نہ ہوں لیکن بہر حال میں آپ کے سامنے facts رکھ دوں گا۔ مشتاق صاحب کی آخری ایک، دو suggestions بڑی زبردست ہیں، I think ان کی پزیرائی ہونی چاہیے کہ تمام ادویات تو possible نہ ہوں لیکن Utility Stores میں عام آدمی کو ضرورت پڑنے والی ادویات، بچوں کی کچھ ادویات، کچھ pain killers and antibiotics جن کی list بھی بن سکتی ہے کہ وہ پندرہ، بیس یا پچاس تک، جتنی بھی ہیں وہ وہاں provide ہوں، یہ ایک اچھی suggestion ہے۔ جب ہم لوگوں کو incentives دے رہے

ہیں اور وہاں کافی پیسا pump ہوا ہے تاکہ لوگوں کو کم قیمت پر ضروری اشیائے خورد و نوش مل سکیں تو یہ اس میں ایک اچھی suggestion ہے اور میں اسے سراہتا ہوں۔

جناب والا! میری بڑی بہن اور انتہائی معزز parliamentarian نے ایک لفظ استعمال کیا 'یزیدی سرکار'، ہم تو سب فطرتاً حسینی ہیں۔ سرکار چاہے اچھی ہو یا بری ہو، آپ کو اچھی نہ لگے لیکن یہ حسینی سرکار ہے، انصاف سرکار ہے، اس لیے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ عوام کی خدمت کریں، آپ نے بھی کوشش کی ہو گی۔ یہاں بات ہوئی relief کی، ہم انہیں ادویات میں relief دیں، drug policy کا directly تو تعلق نہیں ہے لیکن چونکہ سینیٹر صاحبہ نے relief کی بات کی تو میں ان کے گوش گزار ضرور کرنا چاہوں گا کہ جس طرح ایک زمانے میں آپ BISP لے کر آئے تھے جو اچھی scheme تھی، جسے enhance کر کے ہم نے 'احساس پروگرام' کے طور پر شروع کیا۔ جب ہم نے charge سنبھالا تو یہ کوئی سوا رب کے قریب تھا، اسے 195 ارب روپے تک لے کر گئے اور نئے بجٹ میں 207 ارب تک لے کر گئے ہیں۔ جناب والا! آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ پختونخوا جہاں ہماری حکومت تھی تو صحت کے معاملے پر ہم نے "Sehat Insaaf Card" issue کیا۔ یہ شروع میں تقریباً پانچ لاکھ تک ہوتا تھا پھر آخر میں یہ سات لاکھ روپے تک پہنچا، اب اسے سات سے دس لاکھ روپے تک لے کر جا رہے ہیں اور پورے ملک میں یہی scheme ہے۔ آپ جو فرما رہے ہیں کہ غریب طبقہ ہے، مزدوروں کی آپ نے بات کی ہے کہ انہیں اس health safety net میں لایا جائے تاکہ انہیں آٹھ لاکھ روپے تک سرکاری ہسپتالوں میں quality علاج مفت دیا جا سکے۔

جناب والا! اب ہم directly pricing کے معاملے پر آتے ہیں۔ آج ایک question میں بھی یہ raise ہوا، مشاہد صاحب نے اور محترم دوستوں نے اس پر comments کیے تو میں نے اس پر ایک وضاحت آپ کے سامنے رکھی کہ یہ جو پالیسی ہم لے کر چل رہے ہیں اس میں reforms کر رہے ہیں، اس میں بہتری لا رہے ہیں اور اس کے لیے ہم نے کچھ steps بھی لیے ہیں لیکن جہاں سے بنیاد پڑی جیسے ہمارا آئین میں بنیاد 73 کا آئین ہے اور اس کے بعد اس میں مختلف ترامیم آتی رہیں تو یہ جو موجودہ drug policy ہے basically اس کی 22 مئی، 2018 کو Cabinet سے approval آئی اور اس کا notification, Interim

Governmentمیں آیا تو جو drug regulatory policy تھی جس کو آپ نےCPIکے ساتھ connectکیا تھا یہ میاں صاحب کے دور میں بنی تھی اور ظاہر ہے انہوں نے اس دور میں اس کو مناسب سمجھا اور اس کے بعد Supreme Court of Pakistan in their esteem wisdom had taken notice of these issues alsoاور ان کی directionsبھی شامل رہی ہیں کہ آپ کوشش کریں کہ اس کو کم سے کم سطح پر لائیں تاکہ عام آدمی کو کم قیمت پر دوائیں مل سکیں اور وہ trendمیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

یہاں پر معزز سینیٹر مشتاق صاحب نے بات کی کہ 200 فیصد تک قیمتیں بڑھیں تو ہو سکتا ہے کہ کچھ دوائیوں میں قیمتیں بڑھی ہوں لیکن جو figuresہیں میں وہ آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں کہ 2018 میںPML(N)کے دور میں جب یہ پالیسی آئی اس کے بعد سے یہ prices increaseہوئی ہیں اور میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ 2016 میںincrease 2.86% ہوا جس میں scheduled drugs 1.43% تھے اور non-scheduled drugs 2% تھے۔ جنوری 2018 میںCPI basis indexکے تحت increase 4.16% ہوا اور پھر بات financial issuesکی طرف چلی جائے گی جو کہ debatableہے ہم ایک اور بات کرتے ہیں مشاہداللہ بھائی کی جماعت ایک اور بات کرتی ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ جس طریقے سے آپ لوگوں کی گورنمنٹ میں اسحاق ڈار صاحب نے ڈالر کو maintainکیا ہم اس سے agree نہیں کرتے حالانکہ ان کی اپنی حکومت کے آخری سال میں مفتاح اسماعیل صاحب نے آکر اسے reverseبھی کیا۔ جس طریقے سے انہوں نے اس وقت کی fiscal policy چلائی لیکن چونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ نے ڈالر کو artificial bubbleمیں رکھا تو اس وجہ سے اگر آپ اس وقت اسے dollar fluctuation and 3.29% originally market index پر رکھتے تو maintenanceکو آپ State Bankسے ادھار لے کر نہ کرتے تو یہ ہو سکتا ہے کہ اسی طرح سات، آٹھ فیصد آپ کی بھی ہوتی لیکن اگر آپ دیکھیں تو وہ بھی gradually increaseہوئی ہے۔ 2016 میں% 2.86 تھا اور پھر حضور والا! جولائی 2018 میں 3.92% پر گیا پھر 2019 میں 7.34% پر چلا گیا۔ اس میں جو طریقہ کار ہے وہ یہی ہے کہ ان کی طرف سے increaseآتا ہے جو کہ CPIکے ساتھ connectedہے وہ DRAPکے پاس آتی ہے اور پھر

وہ اسے allow کرتا ہے۔ یہاں پر کچھ prices increase ہوئی ہیں جس سے میں انکار نہیں کر رہا لیکن میں نے یہاں پر شروع میں آپ کے گوش گزار کیا اور دوبارہ I would say at the cost of repeating myself کہ یہ جو figures ہیں مجھے اس سے بالکل انکار نہیں ہے کہ 889 basic drugs میں سے 446 کی قیمتیں increase ہوئیں لیکن ہم نے 360 decrease کیں جن میں سے 89 generic drugs تھیں جس میں نیچے آکر اس کے تقریباً ڈھائی سو کے قریب drugs بن جاتے ہیں۔ تو جو قیمتیں ہم نے 360 سے 400 کے قریب کم کیں اور یہ کم کرنا ہمارے بہت سارے دوستوں کو feasible نہیں تھا اور پھر they then took up to the Court وہ سندھ ہائی کورٹ چلے گئے اور maximum cases وہاں چلے گئے اور آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اس میں سے maximum cases کی petitions washout ہو گئیں کہ جب حکومت پاکستان نے 360 سے 400 کے قریب دوائیوں کی قیمتیں کم کیں اور ان کے مالکان انہیں سندھ ہائی کورٹ میں لے کر گئے اور ان کی petitions وہاں سے crash ہو گئیں، dismiss ہو گئیں اور وہ اس میں سے چند پر اب سپریم کورٹ میں آ گئے ہیں لیکن وہاں سے reject ہو گیا ہے۔ یہاں پر محترمہ نے ایک بات کی ہے کہ آپ نے بلاجواز اس کو increase کیا ہے اور کچھ دوستوں کے نام بھی لیے کہ برکی صاحب ہیں تو وہ آج سے نہیں بلکہ جو مجھے یاد پڑتا ہے کہ 2018 میں جب ہماری گورنمنٹ آئی تو health system reforms کرنے کے لیے انہیں خان صاحب لے کر آئے اس کے اچھے نتائج بھی آئے لیکن جو برکی صاحب ہیں وہ پاکستان کی خدمت کرنے کے لیے آتے ہیں کسی اسمبلی وغیرہ میں نہیں بیٹھتے، کوئی privilege نہیں لیتے جہاز کے ٹکٹ کی payment خود کرتے ہیں وہ سرکار سے کوئی تنخواہ اور مراعات نہیں لیتے، گاڑی یا پٹرول کی مد میں کچھ بھی نہیں لیتے وہ اپنا سارا خرچہ خود کرتے ہیں اور وہ یہاں آکر آپ کو contribute کر رہے ہیں۔ آپ کا ایک brain ہے جو باہر بیٹھا ہے اور آپ کی مدد کرنے آتا ہے اور وہ Pakhtunkhwa میں اچھی changes لے کر آئے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ price issue سے برکی صاحب کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ Barqi Sahib is not in touch with higher up یا جو بھی ادھر سسٹم ہے انہوں نے تو ہیلتھ کے شعبے میں help کرنے کی کوشش کی ہے اب جہاں تک محترمہ نے بات کی ہے۔۔۔

Mr. Deputy Chairman: Minister Sahib! I think the question is that are you in favour of this 10% increase or not?

جناب علی محمد خان: جناب! میں اسی کا جواب دے رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ نے ایک پورا version تو دے دیا لیکن Calling Attention اس چیز کا ہے۔

جناب علی محمد خان: میں conclude کرتا ہوں۔ میں نے شروع ہی میں یہ عرض کیا اور دوبارہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی حکومت اپنی مرضی سے دوائیوں کی قیمتیں نہیں بڑھاتی اور اس میں یہ increase نہ چاہتے ہوئے ہوا ہے جو کہ essential drugs 7% میں ہوا ہے اور 10% non-essential drugs میں ہوا لیکن جو یہاں سینیٹر مشتاق صاحب نے بات کی کہ سب میں 200 فیصد ہوا تو ایسا نہیں ہے ایک بڑی ہی اہم بات۔۔۔۔

Mr. Deputy Chairman: Are you willing to review these prices?

جناب علی محمد خان: جناب! بس دو باتیں۔ جو یہاں سینیٹر صاحبہ نے PMDC پر بات کی ہے تو جس وقت سوال ہو رہا تھا شائد یہ اس وقت موجود نہیں تھیں اور اس کا جواب ہم دے چکے ہیں۔ سپریم کورٹ کی اپریل کی judgment کے مطابق PMDC اب اپنی اسی حالت میں کام کر رہی ہے ہاں ہم اس میں reforms لانے کی کوشش کر رہے تھے جیسا کہ کوئی بھی حکومت سمجھتی ہے کہ اسے reform ہونا چاہیے اور اس میں ہماری legislation بھی موجود ہے and may be that goes to a Joint Session اور پھر وہاں پر اسے دیکھیں گے۔ جہاں تک آپ نے review کی بات کی تو دو باتیں ہیں، ایک تو یہ COVID کا ٹائم ہے اور مجھے کل Health Ministry نے بتایا ہے کہ یہ ابھی بھی active نہیں ہوں گے اور دو ڈھائی ماہ کے بعد شائد ان کی increase ہو گی اور ابھی اسے increase نہیں کر رہے لیکن جہاں تک review کا تعلق ہے تو ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کہ اسے review کیا جائے اور کوشش کر کے اسے نیچے لایا جائے لیکن ہماری کچھ مجبوریاں ایسی ہیں جو کہ market driven ہیں اور اس کے مطابق اس میں increase کرنا پڑتا ہے۔ لیکن دوبارہ میں یہ بات کہوں گا کہ یہ جو پالیسی آئی ہے یہ پالیسی ہماری بنائی

ہوئی نہیں ہے بلکہ مسلم لیگ نواز کے دور کی بنی ہوئی ہے یہ 22 مئی 2018 کو بنی تھی لیکن باہر حال ان شاءاللہ ہم اس میں بہتری لانے کی کوشش کریں گے۔

Mr. Deputy Chairman: Calling Attention Notice is disposed of.

میں یہ لے لوں اس کے بعد آپ بول لیجئے گا I am here

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Do you mind if it goes to the Health Committee?

جناب علی محمد خان: کیوں نہ جائے جی بالکل آپ اسے وہاں بھیج دیں۔

Mr. Deputy Chairman: Referred to the Health Committee. Order No. 6.

سینیٹر مشاہداللہ خان: آپ نے ادھر ہی سارا ٹائم دینا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: مشاہد صاحب! پہلے میں ایجنڈا لے لوں پھر آپ جو چاہیں بات کر لیجئے گا یہ میری آپ سے request ہے۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: دیکھیں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ اصل بات نہیں کرتے اور یہ میں نہیں کہہ رہا میں یہ ریکارڈ کی بات بتانے لگا ہوں آپ سنیں، سنیں۔ ان کے جو پچھلے Health Minister تھے اس کے بارے میں اس وقت کی Information Advisor, Firdous Ashiq Awan نے یہ کہا کہ ہم نے corruption charges پر اسے ہٹا دیا ہے اور یہ اس نے publically کہا تھا۔ وہ بعد میں ہٹ گئیں اور آپ میں بچا ہوا تو کوئی بھی نہیں ہے اللہ کی مہربانی سے سارے ہی ہٹیں گے، کسی کو کوئی ہٹائے گا اور کسی کو کوئی ہٹائے گا۔

جناب چیئرمین: مجھے یہ last agenda item لے لینے دیں اس کے بعد اگر آپ بول لیں، پھر اذان ہو جائے گی۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: اذان ہو جائے گی، میں اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے یہ دوائیوں کی قیمتیں بڑھا کر بڑی زیادتی کی ہے بلکہ ہر چیز کی قیمت بڑھا دی ہے اور یہاں پر یہ point scoring کرتے ہیں۔ یہ نکمے اور نالائق ہیں یہ کیا بات کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: مشاہد صاحب! ذرا aviation کا matter لے لیں کیونکہ ہمارے کافی ممبر اس پر بولنا چاہ رہے ہیں۔ آپ اس کے بعد بات کر لیجئے گا۔ Please میری request ہے آپ اس کے بعد کر لیجئے گا۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: انہوں نے BRT میں لوہا supply کیا ہے ناں جس کی وجہ سے وہ نہیں بنی، وہ اسی سینیٹ کے ممبر ہیں اور ہر جگہ تماشا کیا ہوا ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you Mushahid Sahib. Order No.6. There is a Calling Attention Notice at Order No. 6 in the names of Senators Muhammad Javed Abbasi, Mian Raza Rabbani and Mir Kabir Ahmed Muhammad Shahi. Please raise the matter.

Calling Attention Notice by Senator Muhammad Javed Abbasi and others regarding issue of ban on PIA operation

Senator Muhammad Javed Abbasi

سینیٹر محمد جاوید عباسی: آپ نام لیں۔ شکریہ۔ میں چاہ رہا تھا کہ میرا mic on کر دیں، مہربانی کے on ہو گیا۔

Attention of the Minister for Aviation is drawn towards the issue of a ban on PIA to operate in the European Union and other countries due to careless, irresponsible and unprofessional handling of the matter of the dubious, fake licenses of the PIA pilots by the government which has caused severe financial damages to the airline and brought shame to the country as well.

جناب چیئرمین! آپ کے بہت مشکور ہیں یہ ایک Calling Attention Notice تھا جو دو دن پہلے بھی ایجنڈے پر آیا تھا لیکن منسٹر صاحب out of station تھے اس لیے آج کے دن کے لیے اسے ایجنڈے پر رکھا گیا، رضا ربانی صاحب اور میر کبیر شہی صاحب بھی اس پر بات کریں گے۔

جناب والا! یہ اس لیے بہت ضروری تھا کیونکہ وزیر صاحب نے ایک statement جو قومی اسمبلی میں انہوں نے دی تھی، اس کے بعد تمام دنیا کی airlines میں یا اس سے وابستہ اداروں میں ایک بہت بڑی controversy شروع ہو گئی تھی۔ اس میں جو باقی issues تھے وہ تو discuss ہو گئے ہیں لیکن ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ شاید پاکستان سے 260 pilots ایسے ہیں جن کے license fake ہیں۔ جب یہ تعداد دی گئی تو یہ one out of three بنتی ہے اور 30% کل pilots کی تعداد کا بنتا ہے کیونکہ اس وقت اگر پاکستان کے تمام pilots کی تعداد دیکھیں تو وہ اس وقت 860 pilots ہیں جو پاکستان کے اندر اور پاکستان سے باہر دیگر airlines میں کام کر رہے ہیں۔ اگر پاکستان کے 30% pilots جن کی تعداد 260 بنتی ہے، ان کے license fake ہیں اور پھر یہ اتنی بڑی controversy ہے جو دنیا نے دیکھی ہے کہ یہ واحد وقت تھا جب پاکستان پر BBC and CNN نے programme کے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ملک دنیا کا ایک ایسا ملک ہے جس میں ... ,pilot جناب چیئرمین! آپ خود بھی ایک pilot ہیں اور آپ اس چیز کو ہم سے بہتر جانتے ہیں۔ اس ایوان میں شاید کوئی اور بھی pilot ہو لیکن مجھے آپ کے بارے میں علم ہے کہ آپ اس معاملے کو بہت اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں اور آپ کا license بھی valid ہے، جو کہ مجھے کہیں سے خبر ملی ہے اور اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ آپ کو اس بات کی زیادہ سمجھ ہے کہ دنیا میں اگر ایک بھی ہوتا یا پانچ ہوتے یا بیس بھی ہوتے تب بھی جس طرح بات کی گئی ہے، دنیا کے کان کھڑے ہو جاتے اور دنیا ہمارے بارے میں سوچتی کہ وہ ملک جو ایک نیوکلیئر طاقت رکھتا ہے، جو 22 کروڑ لوگوں کا ملک ہے، وہ ایئر لائن جو دنیا کی بہترین ایئر لائنوں میں شمار ہوتی تھی، وہ ایئر لائن جس نے بہت ساری ایئر لائنوں کو کھڑا کیا، میرے پاس اس وقت ان کی تفصیل نہیں ہے، ویسے ہماری ایئر لائن کی تاریخ ماضی میں اتنی اچھی بھی نہیں تھی کہ میں کہوں کہ ہمارے وقتوں میں یا ہم سے پہلے کے وقت میں بہت قابل تحسین تھی جو آج نہیں ہے۔ اس وقت بھی پی آئی اے کے issues ضرور تھے لیکن اس statement نے دنیا بھر میں ہمارے لیے بہت serious concerns کھڑے کر دیے ہیں۔

جناب چیئرمین! recent history میں، میں نے ابھی مشاہد حسین سید صاحب سے پوچھا ہے، وہ ماشاء اللہ history کے بہت اچھے طالب علم ہیں اور history پر بہت گہری نظر رکھتے

ہیں اور دنیا میں بہت زیادہ travel بھی کرتے ہیں، میں نے ان سے پوچھا کہ دنیا کی recent history میں کوئی ایسا ملک ہے آپ کی نظر میں جس نے کسی دوسرے ملک کی ایئرلائن کو اس طرح suspend کیا ہو اور ان پر پابندی لگادی گئی ہو کہ آپ کے ملک کی ایئرلائن ہمارے ملک میں land نہیں کر سکتی۔ انہوں نے جواب دیا کہ میری نظر سے recent history میں ایسا کوئی case نہیں گزرا۔ آپ بھی pilot ہیں، آپ بھی شاید اس معاملے کو جانتے ہوں۔ یہ پاکستان کا تماشا لگادیا ہے۔ ریاست پاکستان پر سوال اٹھ رہے ہیں۔ ہمارے بارے میں دنیا سوچ رہی ہے کہ یہ کیسا ملک ہے کہ جن کے pilot اتنے عرصے سے پاکستان اندر بھی اور پاکستان سے باہر بھی مختلف ایئرلائنوں کے جہاز operate کرتے رہے ہیں۔ ان کے پاس تو وہ valid document ہی نہیں تھا جس کی بنیاد پر وہ pilot بنے اور ان کے پاس valid license ہی نہیں تھا، ان کے پاس fake licenses تھے۔ وہ کس طرح مختلف ایئرلائنوں کے جہاز operate کرتے تھے۔ یہ واحد profession ہے جس کے بارے میں سب سے زیادہ check رکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جو Air Force کی entry ہوتی ہے، اس میں تو pilot کا تھوڑا کام ہوتا ہے لیکن یہاں پر تو اس لیے زیادہ check رکھا جاتا ہے کیونکہ ان پر ذمہ داری زیادہ ہوتی ہے اور انہوں نے لوگوں کو لے کر جانا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! Civil Aviation ایک بہت بڑا ادارہ ہے اور یہ ایک زمانے سے ہمارے ملک میں بھی کام کر رہا ہے۔ یہ جو اتنی بڑی زیادتی ہوئی ہے کہ یہاں پر کوئی بھی بشمول میرے کسی بھی pilot کو defend کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کسی نے جرم کیا ہے، اگر اس کے پاس جعلی لائسنس تھا، اس نے ملک کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے تو اس میں ایک بات تو یہ ہے کہ وہ خود بھی اس میں ملوث ہوگا اور دوسرا یہ ادارہ بھی اس میں ملوث ہے جو لائسنس جاری کرتا تھا، جو Licencing Authority تھا۔

جناب چیئرمین! یہ کسی بھی سیاسی دباؤ پر کسی کو لائسنس جاری نہیں کر سکتے، یہ میرے اور آپ کے کہنے پر بھی جاری نہیں کر سکتے، یہ جو وزیر ہوابازی بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں، میرا ان کے ساتھ ذاتی تعلق بھی ہے، ان کے کہنے پر بھی Civil Aviation کسی کو جعلی لائسنس جاری نہیں کر سکتا، یہ کوئی ایسا آسان کام نہیں ہے کہ سیاسی دباؤ پر کسی کو جعلی لائسنس جاری کر دیا جائے۔ اگر تو یہ جعلی لائسنس جاری ہوئے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ Civil Aviation Authority

نے ان لوگوں کے ساتھ بہت بڑے بڑے سودے کیے ہوں گے۔ باقی کام اس طرح ہو سکتے ہیں، پی آئی اے میں یا Civil Aviation Authority میں کوئی اور نوکری تو مل سکتی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ پی آئی اے میں یا Civil Aviation میں سفارش تبادلہ ہو جائے۔ جناب چیئرمین! آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ اگر ساری حکومت بھی مل جائے تو کسی کو جعلی لائسنس جاری نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی ایسا ہوتا ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں نے یہ لائسنس جاری کیے ہیں وہ بھی اتنے ہی ذمہ دار ہیں، ان کے خلاف آج تک کیا کارروائی ہوئی ہے؟

میں اپنے اگلے سوالوں میں یہ بھی پوچھوں گا کہ یہ کون لوگ تھے جو مختلف ادوار میں جعلی لائسنس جاری کرتے رہے؟ جب کوئی driving license بھی issue ہوتا ہے، کوئی اسلحہ لائسنس بھی issue ہوتا ہے، اس کے لیے بھی پوری کارروائی کی جاتی ہے اور تمام ریکارڈ درکار ہوتا ہے اور وہ کسی وقت بھی check ہو سکتا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح یونیورسٹیوں میں ڈگریوں کا ریکارڈ ہوتا ہے۔ یہ کون سا ادارہ ہے جو یہ کام کرتا رہا ہے؟ پھر آج کے بعد اس ادارے کی کیا عزت رہ جاتی ہے؟ اگر واقعی ان کے لائسنس جعلی تھے تو ان اداروں کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہیے، جو اس میں ملوث تھے۔ کیا صرف یہی طریقہ رہ گیا تھا جس کی وجہ سے پوری دنیا میں ہماری ایئر لائن پر ban لگ جائے اور اس ملک کا تماشا لگ جائے؟ ہو سکتا ہے کہ وہ لائسنس ٹھیک بھی ہوں لیکن جس نظر سے دنیا نے اس کو دیکھا ہے، اس وجہ سے ہماری ایئر لائن پر اور ہماری ریاست پر اتنے serious questions اٹھے ہیں، جن کو صاف کرنے میں بہت وقت لگے گا۔

جناب چیئرمین! 164 Pilots اس وقت پاکستان سے باہر ہیں، وہ دنیا کے مختلف ممالک کی ایئر لائنوں میں کام کر رہے ہیں۔ یہ وہ تعداد ہے جو پاکستان میں ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ان کے ساتھ دنیا میں کیا سلوک ہو رہا ہو گا؟ وہ یہی سمجھ رہی ہو گی کہ ان کے ملک میں جب جعلی لائسنس والے موجود ہیں تو جو ان کے پاس کام کر رہے ہیں، ان کے پاس بھی جعلی لائسنس والے pilots ہوں گے۔ ان کے مستقبل کا کون ذمہ دار ہو گا؟ ان میں سے کسی کی بیس سال نوکری ہو گی، کسی کی دس سال ہو گی اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ pilots بھی ان 164 pilots میں شامل ہیں یا نہیں؟ پھر ابھی 96 licenses Civil Aviation Authority نے clear کیے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کے documents دیکھے ہیں اور ان کے license clear ہیں۔

جناب چیئرمین! International Air Transport Association نے پاکستان کی International Air Lines سے متعلق اپنے serious concerns show کیے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ وہ ادارہ ہے جو دنیا میں Air Lines کے business پر نظر رکھتا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ کیا کوئی ایسا ملک ہو سکتا ہے جس ملک میں ایسا کام ہو رہا ہو۔ لہٰذا انہوں نے بھی بہت concern show کیا ہے۔ USA کی ایک National Regulatory Body نے بھی ہماری safety ranking کو two میں ڈال دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ وزیر صاحب اس پر بھی respond کریں گے۔ ایسا نہیں ہے کہ صرف کچھ ممالک نے یہ کام کیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: عباسی صاحب! اب آپ conclude کر لیں کیونکہ ابھی اور بھی speakers رہتے ہیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب والا! سیکرٹری صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ rules کے مطابق مجھے کتنا وقت ملتا ہے؟ دس منٹ ملتے ہیں۔ ابھی تو صرف چار منٹ ہوئے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: I know, but here everybody is a mover.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: اس کے ہم تین movers ہیں اور ہم تینوں کو ہی اتنا وقت ملنا چاہیے۔ بہر حال میں مختصر بات کروں گا کیونکہ باقی دوستوں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین! میرے تین، چار سوالات ہیں جو میں پوچھوں گا اور چونکہ وزیر صاحب آج یہاں پر موجود ہیں اس لیے چاہوں گا کہ وہ ان کا جواب دیں۔ ایک تو وزیر صاحب ہمیں یہ بتا دیں کہ جو پاکستان کی ایئر لائن ہے یعنی پی آئی اے، اس کا operation کن کن ممالک میں suspend کر دیا گیا ہے؟ اور ان کی suspension کب تک رہے گی؟ ابھی انہوں نے بات کی ہو گی اور ان کو بتایا گیا ہو گا کہ ان کی suspension اتنے عرصے تک رہے گی۔ اس کے بعد حکومت جا کر کچھ clearance دے گی کہ ہمارے pilots کے لائسنس ٹھیک ہو گئے اور ہمارا نظام ٹھیک ہو گیا ہے۔ Civil Aviation بدل گئی ہے۔ وہ کس طرح ان کو اختیار دیں گے کہ جا کر operation جاری کر سکیں۔

جناب چیئرمین! exact 262 pilots ہیں جن کے لائسنس fake ہیں۔ جس ادارے نے یہ لائسنس جاری کیے ہیں اس وقت وہاں پر جو لوگ کام کر رہے تھے ان کے خلاف اب تک کیا action لیا گیا ہے؟ یہ قطعی طور پر کوئی سیاسی معاملات نہیں ہیں۔ یہ ایک administrative معاملہ ہے اور اس کو سیاسی رنگ نہیں دیا جا سکتا۔ میں پھر اپنی بات کو دہراؤں گا کہ آج کے Civil Aviation کے Minister کے کہنے پر بھی کوئی لائسنس جاری نہیں کر سکتا۔ لہذا یہ سیاسی معاملات سے وابستہ نہیں ہے۔ عزت اور بے عزتی اس معاملے میں ہم سب کی ہے۔ یہ Airline خرابیوں کے باوجود بھی پاکستان کی Airline ہے اور ہم سارے اس میں travel بھی کرتے ہیں۔ ہم ہمیشہ اس Airline کی بہتری کے لیے سوچتے ہیں۔

جناب چیئرمین! Civil Aviation Authority کے منسٹر صاحب سے میرا یہ بھی سوال ہے کہ انہوں نے ایک letter issue کیا ہے۔ اس letter کے اندر انہوں نے کہا ہے کہ نہیں، شاید سینیٹ کی Standing Committee کے سامنے وہ پیش ہوئے تو انہوں نے یہ plea لی ہے کہ جو لائسنس آج تک ہم نے issue کیے ہیں وہ fake نہیں ہیں۔ لہذا یہ 262 لائسنس جو ہیں کیا وہ لائسنس fake ہیں جس طرح آپ نے کہا ہے کہ Civil Aviation نے جو position ابھی لے لی ہے وہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! آخری سوال ہے کہ جو Supreme Court of Pakistan میں۔۔۔۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان جمعہ سنائی دی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: عباسی صاحب! Conclude کریں۔ 18 منٹ آپ نے لے لیے ہیں۔ منسٹر صاحب کے پاس جواب دینے کے لیے وقت نہیں بچے گا۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: میں بالکل conclude کر رہا ہوں۔ جناب چیئرمین! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ Supreme Court of Pakistan میں جو رپورٹ پیش ہوئی ہے وہ judgement جو ابھی آئی ہے کیا منسٹر صاحب بتانا پسند کریں گے کہ سپریم کورٹ نے جو کہا تھا اور وہاں پر جو plea لی گئی تھی۔ کیا یہ plea لی گئی ہے کہ یہ لائسنس جعلی تھے یا وہاں پر یہ plea لی گئی ہے کہ لائسنس تو ٹھیک تھے لیکن ان کے پاس جو ڈگریاں ہیں ان میں کوئی غلطی تھی۔ بہت شکریہ۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Senator Mian Raza Rabbani.

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! بغیر کوئی تمہید باندھتے ہوئے میرے چند سوالات ہیں جو میں منسٹر صاحب کے سامنے آپ کے توسط سے رکھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میرا پہلا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ اس سے پہلے کہ لائسنس کا issue جو اٹھا تھا European Union on Aviation Safety Agency نے raise کیا تھا۔ 2 ,Total 6 level کی findings pursuant to Article 230 of part 8 of the Act. (B) اس کے ساتھ ساتھ جناب چیئرمین!

for all the findings PIA proposed creation action plan which was accepted by the EASA following the revive of evince of implementation of the agreed caps 5 findings were closed. For the remaining findings, which were related to Safety Management System, the agreed caps despite in extension of implementation period was not made. So,

اس سے پہلے 6 issues raise کیے گئے تھے۔ 6 میں سے 5 کو PIA نے negotiate کیا تھا۔ Flight Safety کا جو issue تھا وہ باقی تھا اس میں extension دی گئی تھی لیکن وہ پھر بھی پورا نہیں کیا گیا۔

سوال نمبر دو۔ کیا یہ درست ہے کہ اس کے نتیجے میں EASA نے level 2 finding کو escalate کر دیا تھا level one کے اندر اور اس کی deadline June 17, 2020 تک دی تھی؟

جناب چیئرمین! پھر تیسرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہو گا کہ اگر اس مفروضے پر ہم آئیں کہ جو unfortunate crash کراچی میں ہوا اس کو دراصل PIA management flight safety سے متعلق چیزیں جو کہ انہوں نے پوری نہیں کی تھیں، compliance نہیں

کی تھیں، اسے cover up کرنے کے لیے استعمال کیا گیا اور 17 جون کو in any case ان کی deadline complete ہو رہی تھی؟

سوال نمبر 4۔ کیا یہ درست ہے کہ یہ information جو کہ میں نے ابھی دی ہے یہ EASA Letter dated 26th June, 2020 جو انہوں نے PIA کو لکھا ہے، اس کے background material میں یہ تمام تر چیزیں درج ہیں؟

سوال نمبر 5۔ کیا یہ بات درست ہے کہ حکومت جو بات کرتی ہے کہ پاکستان کو disclosure سے صرف embarrassment cause ہوئی ہے لیکن درحقیقت یہ اقدام اس لیے اٹھایا گیا تھا کہ PIA کو جان بوجھ کر ایک total collapse situation کی طرف لایا جائے اور پھر اس کی privatization کر دی جائے؟ میرا منسٹر صاحب سے یہ بھی سوال ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ because of the ban, roundabout Rs.90 billion shortfall of revenue during the Financial Year ہو گا؟ لہٰذا یہ سوال صرف embarrassment کا نہیں ہے بلکہ PIA کا roughly 90 billion کا shortfall ہو گا؟

سوال نمبر 6۔ کیا یہ درست ہے کہ PIA, COVID کی وجہ اور اس سال Hajj operations نہ ہونے کی وجہ سے پہلے ہی سے خسارہ face کر رہی ہے؟

سوال نمبر 7۔ کیا یہ بات درست ہے کہ جو disclosure تھا وہ deliberate تھا تاکہ PIA کو financially as is, where is basis پر coronies کو privatize کر دیا جائے؟

Q. No.8. Is it correct that the only licensing authority for the pilots is CAA and there is no other organization that has any control or say in the process?

Question No.9. Is it correct that the problem started in 2012 when the CAA made changes in the examination system and pilots were required to give 7 to 8 papers until then flying hours had to be counted as being of greater value and the requirement was

essentially English and a matric certificate and flying hours.

سوال نمبر10، کیا یہ بات درست ہے

that there is an admission by the CAA that its computer system was accessed?

سوال نمبر11، کیا پھر یہ سوال نہیں اٹھتا کہ CAA کے اندر کس نے پیسے بنائے۔

سوال نمبر12، کیا یہ sufficientہے کہ صرف تین یا چار لوگوں کو CAA کے اندر responsible hold کیا جائے جبکہ CAAکے تمام DGs جو2012 سےonwardتک چلتے رہے ان کو حکومت accountable holdکیوں نہیں کر رہی؟

Question No.13, is it correct that large scale retrenchment of pilots and other staff in the PIA is being done with an ulterior motive. Essential Services Act has been enforced in PIA as such PALPA and other trade unions have been banned on 8th June, 2020 immediately after the unfortunate air crash, the CEO briefed the Prime Minister and spoke about retrenchment of employees and how he needed a blanket law to do away with the court cases that are taking place.

کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ اسی میٹنگ کے اندر CEO نے وزیر اعظم سے یہ بھی کہا کہ پی آئی اے کے trillion of rupeesکے اثاثے ہیں اور ان اثاثوں کو فروخت کرنے کی ضرورت ہے؟

سوال نمبر14، کیا یہ درست نہیں ہے کہ جو باتیں CEO نے وزیر اعظم کی میٹنگ میں کیں، ان کو translate realityمیں کرنے کے لئے Cabinet Committee on Privatizationنے یہ فیصلہ کیا کہ Selling of Roosevelt Hotelہونی چاہیے یا اس کو partnershipمیں runکرنا چاہیے۔ پھر قومی اسمبلی میں یہ بات کہی گئی کہ ڈونلڈ ٹرمپ اس ہوٹل میںinterestedہے۔

جب ابھی تک Financial Advisors مقرر نہیں ہوئے، جب ابھی تک Privatisation Committee نے کوئی process set in motion نہیں کیا تو How did Donald Trump or his Son-in-Law express an interest in the purchase of Roosevelt Hotel یہ ایک بڑا بنیادی transparency کا سوال یہاں اٹھتا ہے۔

دوسری بات چلتے چلتے Roosevelt ہوٹل کی privatization کی نہ کابینہ منظوری دے سکتی ہے ، نہ اس کی منظوری Cabinet Committee on Privatization دے سکتی ہے۔

Roosevelt Hotel falls under Federal Legislative List, part-2 because it is an organization which is run under a Federal Statute and all organizations run under a Federal Statute fall under the Council of Common Interests. therefore, the privatization, if at all, of Roosevelt has to be okayed by the Council of Common Interests and not by the Cabinet and not by the Privatization Committee.

سوال نمبر 15، کیا یہ بات درست ہے کہ

Report of the Standing Committee on Defence, Senate of Pakistan dated 24-02-2005

سے لے کر ان کی meetings متواتر ہوتی رہیں 10-11-2008 تک اور انہوں نے reservations express کیں

on the sale of the Hotel and is the Government bypassing those findings of the Standing Committee on Defence Senate?

سوال نمبر 16، کیا یہ بات درست ہے، یہ بات میں کر چکا ہوں سی سی آئی کی،

Question No.17, Is it correct that there is a fear that a vacuum created by the retrenchment of pilots will be

filled by Shaheen Air Pilot and Pilots to be recruited from the Pakistan Air Force?

سوال نمبر18۔کیایہ بات درست ہے کہ

Alleged fraudulent licenses Matter as exposed by the Minister has been contradicted by the DG(CAA) in his letter, is this not a contradiction between the Minister and the Secretary because the D.G.(CAA) is also the Secretary of the honourable Minister, he is Secretary (Aviation)

توکیایہcontradiction in termsنہیں ہے؟

جناب چیئرمین!آخر میں دو سوال رہ گئے۔سوال نمبر19،

Is it correct that the attempt of the Government to politicise the matter and place the blame on previous governments for recruiting pilots is belied by the facts. According to the reports submitted by CAA, there were five types' of irregularities found during the scrutiny of pilots licenses which were:-

No.1. Pilots have not attempted papers on a scheduled date.

No.2. Pilots have not attempted papers on a scheduled time.

No.3. The CAA examination server has been accessed from different IP addresses.

No.4. The CAA examination server has been accessed by creating different user name and passport and finally,

No.5. Pilots, like logbooks show that, on the scheduled date of the paper pilots were operating flights.

اور یہ وہ پانچ findings ہیں جو CAA نے خود دی ہیں سپریم کورٹ کے اندر اپنی رپورٹ کے ساتھ ساتھ۔ آخر میں جناب چیئرمین،

because I know we are running short of time and the honourable Minister and Mir Kabeer have to talk .

آخر میں، میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ فاضل وزیر صاحب نے یہ بات کہی کہ CEO of the PIA تبدیل ہوتے رہے اور اب ایک بڑا فعال CEO ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے وزیر صاحب کو اس کا علم ہوگا کیونکہ یہ advertisement اخبارات میں چھپا اور یہ advertisement ہے Chief Executive officer for the PIA کا جو چھپا اور یہ اگر Tailor made نہیں ہے تو اس سے زیادہ Tailor made کیا ہو سکتا ہے، وہ میں جاننے سے قاصر ہوں۔ جناب چیئرمین! وہ کہتا ہے

No.1.Education Qualifications, the Pilot possesses, at least, a master degree from a well reputed institute and recognized by the HEC,

Related to science engineering یہاں تک ٹھیک ہے، اور اب سنئے یہ بھی ٹھیک ہے، اب پی آئی اے کے سی ای او کی advertisement ہو رہی ہے، ولید صاحب!, You are Chairman of the committee, پی آئی اے کے CEO کی recruitment ہو رہی ہے اور کیا کہا جا رہا ہے Education qualifications میں کہ war course, یعنی جنگ کے کورس کی ڈگری ان کے پاس ہو یا شپنگ کی ہو، Aviation, PIA, War course, shipping, Naval, Aviation and military operations are related disciplines یعنی عسکریت سے پی آئی اے کا کیا تعلق اور جو آپ qualifications مانگ رہے ہیں اس میں آپ یہ شامل کر رہے ہیں۔ پھر یہ کہا جا رہا ہے کہ work experience, preferably in Aviation, یعنی he is going to head an Aviation industry اور اس کے لئے کہا جا رہا ہے کہ preferably aviation کو وہ جانتا ہو ورنہ اگر وہ وار کورس کا حامی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے، وہ آپ بالکل کر لیں۔

آخر میں، میں صرف اتنا کہوں گا کہ

I have all the respect for the minister because he is an elected representative but I have scant respect for those people who have been misusing their offices and I think the minister is being made a scapegoat and, therefore, the last question is that would it not be appropriate particularly in the light of what the observations of the honourable Supreme Court were, would it not be that the DG. C.A.A. should be asked to resign or the Minister should remove him immediately. The CEO, PIA, who in any case is fresh appointment and is under legal cover, because he came on secondment to PIA and his secondment came to an end when he reached of superannuation. So, therefore he has been appointed a fresh and whether the procedure for appointment of a fresh has been followed or not. Whether a simple cabinet approval is sufficient or not is also a question that needs to be answered. Thank you very much.

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر شیری رحمٰن اور کبیر صاحب اگر آپ کے questions address ہو گئے ہیں تو let the Minister answer otherwise.

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: میری بات سن لیں otherwise we can continue the session after *Namaz* and let the Minister reply.

سینیٹر شیری رحمٰن: اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب چیئرمین! ہم دس دن سے انتظار کر رہے ہیں، مہربانی کریں دس منٹ نماز کا وقفہ کریں۔ نماز کے بعد میں بات کروں گا، وزیر صاحب کو سارے سوالات کا جواب بھی دینا ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Minister sahib, is that ok. with you if we continue after Namaz? This is an issue I think everybody is interested and they want to hear you.

Mr. Ghulam Sarwar Khan: Sir, I have no problem جوآپtime scheduleرکھیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Mondayکو private member dayہے اور ایجنڈا بہت بڑا ہے۔ رضا صاحب-

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب والا! آپ کے اوپر منحصر ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں میں تو چاہ رہا تھا کہ آئے ہوئے ہیں، اتنی دیر سے بیٹھے ہوئے ہیں.if he can give us inputجی کبیر صاحب، وزیر صاحب کو سن لیں۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب والا! میں نے بات کرنی ہے، دس دن پہلے میں نے جمع کروائی ہے۔ ابھی چار منٹ باقی ہیں، کیا چار منٹ میں وزیر صاحب جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں، نہیں، Leader of the House, lets reconvene after the *Namaz*.آپ کی کیا رائے ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب والا! میری صرف ایک گزارش ہے جو بھی آپ فیصلہ کریں، وزیر صاحب نےconsentدی ہے کہ جب بھی آپ کہیں گے وہ اس کا جواب دیں گے۔ وہ تشریف لائے ہیں اور جواب دیں گے۔ میری صرف چھوٹی سی گزارش ہے کہ اگر ہم رول کے حساب سے چلتے رہے، جوmoverہیں وہی بات کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Moverہی بات کریں گے.nobody else

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: اپنے وقت کے اندر بات کریں تاکہ تمام معزز ممبران کو مناسب وقت مل جائے اور ایجنڈا آگے چل جائے۔ Rulesکے اندر وقت بھی دیا ہوا ہے کہ کتنا وقت ہے، جس میں ہم نے بولنا ہے۔ تقریروں کے لیے تو ویسے بھی کافی اور toolsبھی ہیں جس پر ہم بات کر سکتے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Kabir sahib, then we will meet after *Namaz* again, I think it is better. 1:30 is ok. Thank you. The House will meet again at 1:30. P.M..

(The House was then adjourned to meet again on the same date at1:30.PM)

(وقفہ کے بعد اجلاس جناب ڈپٹی چیئرمین سینیٹ کے زیر صدارت دوبارہ شروع ہوا)

جناب ڈپٹی چیئرمین: منسٹر غلام سرور صاحب if he is in the building please come in the House. سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی صاحب شروع کریں۔

Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب اور سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب نے تو بہت تفصیل سے بات کی اور بہت سے سوالات اٹھائے لیکن میں زیادہ وقت نہیں لوں گا اور simple بات کروں گا۔ میں معزز منسٹر صاحب سے سوال پوچھوں گا کہ بالکل simple نہیں ہے کہ چوبیس تاریخ کو منسٹر صاحب نے جو قومی اسمبلی میں تقریر کی تو میرا Calling Attention Notice لانے کا مقصد بھی یہی ہے کہ یہ کوئی simple بات نہیں ہے کہ ایک تو PIA کے تابوت میں اس دن آخری کیل ٹھوک دی گئی لیکن اس کے باقی ملک پر کیا اثرات پڑے میں سمجھتا ہوں کہ یہ تصور سے بھی باہر ہیں۔ وہ کون سی ضرورت تھی کہ PIA کے issue کو لا کر National Assembly of Pakistan میں address کرنا اور دو سو باسٹھ fake licenses اگر منسٹر صاحب نے کہا، وہ fake ہیں یا نہیں ہیں اس پر نہیں جاؤں گا۔ DG CAA نے بھی اپنی meeting میں کہا کہ وہ licenses fake نہیں ہیں۔ میں وزیر صاحب کی بات کو لوں گا کہ دو سو باسٹھ لائسنس fake تھے آیا کس کے کہنے پر اس issue کو اسمبلی میں raise کیا گیا۔ اس کی وجوہات یہ تھیں کہ شاید PIA کو دفن کر کے اور airline کا بندوبست کیا جا رہا ہے؟ یا کسی کو خوش کرنے کے لیے اس statement کو اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! ہاں ملکوں میں fake لائسنس ہوتے ہیں not just pilots ہر شعبے میں ہوتے ہیں۔ Students کے fake license ہوتے ہیں۔ یونیورسٹیوں سے fake licenses جاری ہوتے ہیں۔ پارلیمان میں لوگوں کے fake license ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس issue کو لا کر قومی اسمبلی میں بیان کر کے کہ PIA وہ ادارہ جس کی لوگ مثالیں دیتے تھے کہ اس نے Emirates Airline بنائی، سعودی airline بنائی اس نے فلاں فلاں airline بنائی لیکن اس کے باوجود آج PIA کو دفن کر دیا گیا کیوں؟ اگر واقعتاً وہ fake لائسنس تھے تو منسٹر صاحب آپ

ان کو دیکھ کر ان کو سزا و جزا کی طرف لے جا سکتے تھے۔ جنہوں نے لائسنس issue کیے تھے آپ ان لائسنس issue کرنے والوں کو سزا و جزا کی طرف لے جا سکتے تھے۔ اس کی کیا ضرورت تھی کہ آپ نے اس کو اسمبلی میں کہا صرف اس لیے کہ نیت یہ تھی کیونکہ میرا تعلق نیشنل پارٹی سے ہے تو نیشنل پارٹی نے PIA میں کوئی بھرتی کرنے کا ہمیں موقع نہیں دیا۔ اگر صرف مقصد یہ تھا کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) نے pilots appoint کیے۔ پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) نے PIA میں بھرتیاں کیں لہٰذا پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کو خوار کرنے کے لیے میں اس statement کو on the floor of the National Assembly جب raise کروں گا تو یہ دو پارٹیاں خوار ہو جائیں گی تو میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑی بھول اور بہت بڑی غلطی ہے۔ ہم مختلف پارٹیاں، مسلم لیگ، پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی جو بھی پاکستان میں پارٹیاں ہیں ہاں آپس میں اپنی کمزوریوں کو on the floor of the Senate and National Assembly ضرور discuss کرتے رہے لیکن اس کا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے کہ اگر آپ اس گناہ کے لیے ہیں یا نہیں ہیں وہ الگ بحث ہے آپ اس کو قومی اسمبلی میں لا کر بات کرتے ہیں تو اس سے پورے پاکستان کی جگ ہنسائی ہوئی۔ میں کہتا ہوں کہ گھسے پٹے ملک بھی آپ کے pilots کو نکال رہے ہیں میں on the floor of the Senate نہیں بولتا کہ ان کی حیثیت کیا ہے آج وہ بھی آپ کے pilots پر اعتبار نہیں کر رہے ہیں اور اپنے جہازوں سے اتار کر ground کر چکے ہیں۔ امریکہ نے پاکستان کے private chartered جہاز کو بند کر دیا ہے۔ یورپ نے PIA پر پابندی لگائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ issue جو وہاں پر raise کیا گیا ہے یہ شاید ملک کے لیے بہت بڑے نقصان اور جگ ہنسائی کا باعث بنا۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ابھی PIA سے کا بھی اعتبار اٹھ گیا ہے۔ پاکستان میں PIA میں لوگ سفر کرنے سے ڈر رہے ہیں اس کی میں آپ کو مثال دیتا ہوں کہ جب last session ختم ہوا تو میں یہاں سے کوئٹہ جا رہا تھا تو PIA کا بڑا جہاز چودہ دن میں ایک دن جاتا تھا حالانکہ اس سے پہلے PIA کے جہازوں میں ہم کوئٹہ سفر کرتے تھے تو سیٹ نہیں ملتی تھی ہفتہ، دس دن پہلے سیٹ book کرواتے تھے otherwise ہمیں جگہ نہیں ملتی تھی۔ پہلے روزانہ ایک فلائٹ ہوتی تھی no space کوئی سیٹ خالی نہیں ہوتی تھی اب چودہ دن کے بعد ایک جہاز، جس جہاز میں، میں گیا record پر موجود ہے کہ بڑا جہاز تھا اس میں صرف اٹھارہ لوگ تھے۔ اٹھارہ میں ایک میں سینیٹر باقی پانچ ہمارے MNA

صاحبان تھے، چھ ہم ہو گئے اور باقی passengerاور تھے۔ خالی جہاز میں ہم کوئٹہ گئے خیر موسم کی وجہ سے وہ landنہیں کر سکااور کراچی میں landکیا لیکن واپسی پر میں Serene Airمیں آیااور وہ seat by seat fullتھا۔یعنی چودہ دن کے بعد ایک فلائٹ ہوتی ہے اور اس میں بھی لوگ سفر نہیں کر رہے by road سفر کر رہے ہیں۔جناب چیئرمین! by road ہمارا بیس گھنٹے کا سفر ہے۔ بیس گھنٹے کے سفر کو برداشت کر رہے ہیں لیکن ایک خبر کی وجہ سے کہ ہر PIAکا جہاز اڑتا ہے تو گرتا ہے کیونکہ اس کو چلانے والا ایک جعلی اور دو نمبر ڈگری یافتہ ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ریاست کے جو خیر خواہ ہیں اور آج وزارتوں میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو اس ملک کی کوئی فکر نہیں یا یہ مجھے بتایا جائے کہ کن کے agendasپر کام کر رہے ہیں کیونکہ جو بھی ہو پیپلز پارٹی ہو مسلم لیگ (ن) ہو نیشنل پارٹی ہو، پشتو خواہ ملی عوامی پارٹی ہو جو بھی ہو اس ملک کے تو خیر خواہ ہیں۔ ٹھیک ہے ہمارے آپس کے اختلافات اپنی جگہ پر ہیں لیکن جہاں پر ریاست کے ستونوں کے ہلنے کی بات ہوتی ہے وہاں پر ہمیں احتیاط کرنی چاہیے تھی ہم وہ بھی نہیں کر رہے۔ یہ اتنا simpleنہیں ہے یہ کسی agendaپر کام کیا جا رہا ہے اور اس ملک کے مختلف اداروں کو اس ایجنڈے پر پہنچایا جا رہا ہے۔Not in PIA یہی Steel Millsکے ساتھ ہوا، یہ آج PIAکے ساتھ ہوا اور ابھی جو روز ویلٹ ہوٹل کی جو بات ہو رہی ہے پوری دنیا خبروں کو دیکھ رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس کو بیچا جا رہا ہے۔ اس کو ٹرمپ خرید رہا ہے تو جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں موجودہ حکومت اس سلسلے میں PIAکی طرح جو ہمارے ادارے ہیں ان سب کو اس نہج پر پہنچائے گا کہ شاید ان کا اٹھنا پھر پاکستان کی تاریخ میں نہ ہو۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ وزیر صاحب ہمیں بتائیں کہ ان کو floor of the House یہ statement دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ جناب چیئرمین! حالات جس طرح جا رہے ہیں میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک دن ہمارا ایک political دوست تقریر کر رہا تھا تو اس نے کہا کہ پنجاب بچاؤ تحریک نکالو۔ میں کہتا ہوں نہیں آج پاکستان کے عوام کو اگر اس ملک کو سنبھالنا ہے تو ملک بچاؤ ریلی نکالیں نہیں تو شاید ہم بہت پچھتائیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Deputy Chairman: Senator Sherry Rehman is the last speaker.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! یہ Calling Attention Noticeہے۔

Mr. Deputy Chairman: O.k. May be I misunderstood.

Senator Mian Raza Rabbani: What she wanted was the privilege motion that she has moved, if that is under the rules to be sent to the Privileges Committee.

Mr. Deputy Chairman: It's being processed; it's not in the House.

Senator Mian Raza Rabbani: I think she moved it, the day before.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

Mr. Muhammad Ghulam Sarwar Khan, Minister for Aviation

جناب محمد غلام سرور خان (وفاقی وزیر برائے ہوابازی): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ فاضل دوستوں کے بڑے serious concerns تھے، بڑے pertinent questions تھے۔ رضا ربانی صاحب! آپ کے سوالات کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی، آپ یقیناً ایک senior lawyer and Parliamentarian ہیں، آپ کے سارے relevant questions تھے۔ ممبران اور قوم کے concerns کو address کرنا میری ذمہ داری ہے۔

جناب چیئرمین! اگر باقی دوستوں کے علم میں نہیں ہے تو رضا ربانی صاحب اور مشاہد اللہ خان صاحب کے علم میں یقیناً یہ بات ہو گی کہ EASA کی طرف سے جو operations suspend کیے گئے، یہ پہلی مرتبہ نہیں ہوئے، یہ سلسلہ 2007 سے 2009 تک onward چلا آ رہا ہے، اس وقت E-747 ہمارے بڑے جہاز تھے، A-310 ائیر بس یورپ کے لیے تھی، ان کے operations safety hazards کی وجہ سے suspend ہوئے تھے، یہ اس وقت کی observations کے مطابق ہوا اور یہ سلسلہ چلتا رہا اور PIA under observation, 2009, 2011, 2013, 2015, 2017 and under surveillance تھی۔ last observation 2019 میں تھی، یہ 6 observations تھیں۔ ساری صورت حال ایوان کے سامنے رکھی گئی، 5 observations دور کی گئیں، 6th observation under consideration تھی جو کہ safety کے بارے میں تھی۔ اس کے لیے 30 جون

تک کی مدت تھی کہ جو بھی concernsہیں، انہیں addressکرنا ہے، یہ ساری چیزیں recordedہیں۔ بد قسمتی سے30جون سے پہلے واقعہ ہوااور ہمارا plane crashہو گیا۔ میں اس سے denialنہیں کرتا، انہوں نے اپنی last observationمیں میری speechکا حوالہ دیا ہے۔ سارے relevant questionsتھے۔ اس معزز ایوان کے سامنے حقیقت کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ یہ صرف میری statementکی وجہ سے نہیں ہوا، صرف جہاز کے crashہونے کی وجہ سے نہیں ہوا، ہماری کسی نااہلی، نالائقی اور کوتاہی کی وجہ سے suspension نہیں ہوئی، یہ سلسلہ 2007 سے onward چلا آ رہا ہے۔ جس طرح سے لولی لنگڑی PIAکو چلایا گیا، آج PIA 262 billionکی مقروض ہے۔ یہ کیوں ہوااور کیسے ہوا، یہ لمبی بات ہے۔ لیکن suspensionواقعی serious issueہے۔

جاوید عباسی صاحب کا suspensionکے بارے میں questionتھا۔ یہ suspension European Safetyکے ادارے EASAکی طرف سے ہوئی، یہ صرف Europe and UKکے لیے applyکرتا ہے۔UKمیں Birmingham, operations 3 flightsکے لیے Manchester and Londonکے suspendہوئے۔ یورپ میں Milan, Paris, Oslo, Copenhagenکے لیے stations suspendہوئے، یہ آپریشن چھ ماہ کے لیے suspendہوئے۔PIAکو right of appealدیا گیا، اس کا دو ماہ کا ٹائم ہے۔Suspensionپر عمل درآمد یکم جولائی سے شروع ہوا، 31اگست تک ہمارے پاس ٹائم ہے، ہماری consultationsجاری ہیں، maybe by the end of this monthہم appealمیں چلے جائیں۔ لیکن اس سے پہلے جرمنی میں اپنے Ambassadorکے کے ذریعے ہماری EASAکے high upsکے ساتھ meetingsہوئیں، discussionہوئی، کافی حد تک انہیں satisfactionہوئی ہے، ان کے سامنے ساری situationرکھی گئی۔ ہم اپنی best effortsکر رہے ہیں، ہمیں پورا یقین ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ suspensionختم ہو گی اور اس سال کے ختم ہونے سے پہلے ان operationsکی resumptionہو جائی گی۔

دوسرا Pilots کا issue ہے، جسے میرے فاضل دوستوں نے link کرنے کی کوشش کی اور اسے controversy بنانے کی کوشش کی گئی۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑے گا یہ سلسلہ بھی ہمارے دور کا نہیں ہے، 2018 میں یہ سلسلہ Supreme Court of Pakistan نے suo motu action پر شروع کیا، ان کے پاس information گئی کہ PIA میں جعلی ڈگریوں پر لوگوں کی appointments ہوئی ہیں، یہ appointments ہزاروں کے حساب سے ہوئیں۔ ایک general direction دی گئی کہ تمام credentials کی verification ہو۔ تمام دوست اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ وہ ساری بھرتیاں 2018 سے پہلے کی تھیں۔ میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ کس دور کی تھیں، اگر کہیں گے تو میں dates بتادوں گا۔ جب verification شروع ہوئی تو اس میں سے 17 pilots جعلی ڈگری والے نکلے، 96 technicians, ground handlers, اس میں Engineers بھی ہوں گے، cabin crew اور administration کے لوگ بھی شامل تھے، لگ بھگ 658 لوگوں کو نوکریوں سے نکالا گیا۔ Appeal کے لیے کورٹ میں جانا ان کے پاس ایک legal remedy تھی، سارے aggrieved لوگ ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ گئے، review petition میں آئے، تمام review petitions reject ہوئیں، انہیں اپنے گھروں کو جانا پڑا۔

جیسے میں نے کہا کہ Honourable Supreme Court of Pakistan کی intervention سے 2018 میں یہ سلسلہ شروع ہوا، Civil Aviation Authority جو کہ Regulatory Authority ہے، اس نے اپنے طور پر pilot licenses پر بھی کام شروع کر دیا اور جب verification and clarification inquiry کی گئی تو بہت سارے pilots کے licenses مشکوک پائے گئے بلکہ ان کو show cause دیے گئے، ان کو charge sheets دی گئیں، ان کو personal hearing پر بلایا گیا۔ ان میں سے کچھ نے confess بھی کر لیا کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے اور ان کی ٹھیک ٹھاک تعداد تھی۔ ہم نے اس پر ایک Investigated Board headed by one Senior Officer of grade-22 and IT experts پر مشتمل تشکیل

دیا۔Examination کاطریقہ کار تبدیل ہوا جیسے رضا صاحب نے بتایا 2012 میں ہوا اور computer exams ہوئے، passwords licensing CAA کے پاس تھے،ان کو manage کیا گیا اور passwords لئے گئے۔ میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ کیسے exams دیے گئے لیکن unfair means لازمی تھے اور اس کی ایک واضح تعداد تھی۔اس کی forensic inquiry ہوئی اور وہ time consuming تھی، اس میں ایک سال اور چار ماہ لگے، اس پر بڑے checks بھی ہوئے۔ اس کے بعد inquiry report Ministry کو submit کی گئی، Prime Minister کو brief کیا گیا اور 262 pilots کے آگے ایک بڑا question mark ہے، یہ figures authentic ہیں۔ ان کے licenses dubious ہیں، وہ suspected ہیں، الفاظ dubious and suspected ہوں یا بالآخر unfair means سے کوئی documents لئے جائیں تو اس document کو fake سمجھ کر conciliation ہوتی ہے۔ 262 out of تمام proceedings مکمل کرنے اور تمام personal hearing کے بعد یہ ثابت ہو گیا، confessional statements لینے کے بعد یہ ثابت ہو گیا کہ 28 pilots وہ غلط طریقے سے لئے گئے تو Federal Government and Cabinet سے ان کی cancellation کی approval لی گئی اور پھر ان کے license cancel کئے گئے تو وہ licence fake تھے۔ جن licences کے آگے question mark ہے جیسے show cause دیے جاتے ہیں، جیسے charge sheets ہوتی ہیں تو prove ہو جاتا ہے کہ انہوں نے unfair means استعمال کئے تو یقیناً وہ licences fake ہوں گے۔ For the time being جو بھی licencing Authority ہے اور جن لوگوں نے signatures کئے ہیں، licence ایک ایسا document ہے، Civil Aviation Authority disown نہیں کر سکتی اور نہ disown کر رہی ہے کیونکہ ہم ہی نے licences جاری کئے ہیں اور 262 figures authentic ہیں۔ Civil Aviation Authority کی طرف سے Supreme Court of Pakistan میں جو reply دیا گیا اور Aviation Division کی طرف سے reply دیا گیا، اس میں بھی 262 کی figure mention کی گئی، اس میں total

pilots کی تعداد بھی بتائی گئی اور Supreme Court of Pakistan نے ان numbers کو endorse کیا اور انہوں نے سخت action کی لیے بھی کہا۔ انہوں نے Aviation Division, Secretary Aviation and DG Civil Aviation Authority کی سرزنش بھی کی اور دو ہفتے میں action لینے کے بعد دوبارہ report پیش کرنے کی بھی ہدایت کی۔ اس میں جو licencing Authority کے پانچ لوگ تھے، ان کی suspension بھی ہوئی۔ جناب! یہاں تک بات نہیں رکے گی، یہ بات آگے جائے گی، یہ بات منطقی انجام تک جائے گی، آخری culprit تک جائے گی۔ اس میں کس کس نے facilitate کیا اور facilitation ویسے تو نہیں ہوئی۔ میرے کسی بھائی نے ٹھیک کہا کہ کسی سفارش اور سیاسی اثر ورسوخ سے نہیں ہوا، کچھ لین دین سے بھی ہوا ہو گا، لینے اور دینے والے دونوں برابر کے جرم کے مرتکب ہیں۔ امتحان کس نے کس کی جگہ پر بیٹھ کر دیا اور جس کی جگہ پر بیٹھ کر دیا گیا تو اگر اس کا licence cancel ہوتا ہے اور اس کے خلاف action ہوتا ہے تو جس نے کسی کی جگہ پر بیٹھ کر امتحان دیا تو اس کا بھی licence cancel ہو گا، اس کے خلاف بھی proceedings ہوں گی اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے خلاف criminal cases بھی درج ہوں گے۔ اس میں IT کے لوگ ملوث ہیں۔ میں نے جیسے کہا اور میں خود IT expert نہیں ہوں، ہم میں سے بہت سارے لوگ نہیں ہوں لیکن ہمارے Board کا ایک highly qualified آدمی رکن ہے اور ہم نے اس کو task دیا ہے اور وہ private sector سے ہے، وہ سرکاری ملازم نہیں ہے، وہ اس نیک مقصد کے لیے voluntarily کام کر رہا ہے۔ ہم نے اس کو بھی target دیا ہے کہ ہم نے facilitators اور اس مجرم تک بھی پہنچنا ہے۔

جناب! یہ سب کچھ پورے یقین اور وثوق اور اس پاک ذات کو گواہ بنا کر کہہ رہے ہیں کہ political motives نہیں ہیں کہ ہم نے کوئی blame game کرنی ہے، ہم نے یہ پچھلی حکومتوں پر ڈالنا ہے، یہ انسانی جانوں کا مسئلہ ہے، انسانوں کی safety کا مسئلہ ہے۔ نیک نامی یا بدنامی یہ بات بعد کی ہے، پہلے انسانی جانیں محفوظ رکھنا، اس سفر کو محفوظ بنانا ہے، جناب! ہمارا یہ مقصد تھا، اس مقصد کے لیے ساری inquiry ہوئی، یہ action بھی ہوا اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری نیت ٹھیک ہے۔ ہم نے examination system کو دیکھنا ہے اور اس کے ساتھ اس Investigating

Board کی recommendations 54 ہیں، اگر یہ معزز ایوان چاہے گا تو یقیناً آپ لوگوں کی اس میں expertise بھی موجود ہیں، آپ سے input بھی لیں گے، ہم Investigating Board کی recommendation plus اس معزز ایوان کی recommendations بھی لیں گے۔ ہم نے چیزوں کو refine کرنا ہے اور چیزوں کو ٹھیک کرنا ہے، ہم نے PIA کی privatization نہیں کرنی کیونکہ PIA privatization list میں نہیں ہے۔ ہم نے PIA کی restructuring کرنی ہے اور ہم PIA کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ہم PIA کو ان glory days میں لے جانا چاہتے ہیں جن دنوں میں لوگ PIA میں سفر کرنے پر فخر اور ناز کرتے تھے۔ PIA کے ساتھ جو ہوا، یہ ساری چیزیں دکھ سے کہنی پڑتی ہیں۔ رضا بھائی ہو سکتا ہے کہ میں آپ کے سارے questions کا اس تھوڑے وقت میں جواب نہ دے سکوں۔ جیسے آپ نے licencing procedure کی بات کی، یہ طریقہ کار 2012 میں تبدیل ہوا، پہلے manually exams ہوا کرتے تھے، اب computerized exams ہوتے ہیں۔ ہماری licencing Authority پر پوری نظر ہے اور ذمہ داروں کے خلاف action ہو گا۔ Computer section or system تک access دی گئی ہے، یہ ویسے ہی نہیں دی گئی، میں نے جیسے بات کی کہ کچھ لے دے کر access دی گئی۔

جناب! اس وقت کے لوگ اور آج کے لوگ بھی ہیں اور جن لوگوں نے اس وقت licences پر signature کئے، ان کے خلاف بھی action ہو گا اور ذمہ دار بھی accountable ہوں گے، انہیں بھی جواب دینا پڑے گا۔ میں National Assembly کی Standing Committee موجود تھا۔ حکومتی طرف سے کوئی بات نہیں ہوئی کہ ہم سے Trump or his any family member کا کوئی رابطہ ہوا ہے، Opposition کے ایک Senior Member and special invitee نے ایک statement دی، ہم نے جس کے جواب میں کہا کہ ہمارے علم میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے اور اس بات سے حقیقت کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ یقین کریں کہ قطعاً ہمارے ذہن میں یہ بات نہیں ہے کہ ہم ان pilots کو نکال کر کوئی شاہین ائر لائن کے کوئی سابق pilots یا Pakistan Air Force کے retired pilots کو لیں گے، اگر ہماری نیت میں فرق ہوتا تو worldwide دس ممالک سے ہمارے پاس جو

چیزیں پہنچی ہیں verification کے لیے مختلف حکومتوں اور مختلف air lines کی طرف سے letters لکھے گئے ہیں اور 174 pilots جو ہمارے دیگر ممالک میں کام کر رہے ہیں، ان کے licenses verification کے لیے آئے، ہم نے 166 valid licenses کے ساتھ verification کر کے واپس بھجوائے ہیں۔ 10 کے آگے بھی question mark ہے، ان میں سے بھی ایسے لوگ ہیں۔ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ اس ادارے کی بہتری کے لیے کر رہے ہیں اور اس بارے میں ہماری نیت پر شک نہ کریں۔

جہاں تک آپ نے appointment of Chief Executive of PIA کے بارے میں بات کی، اس کے لیے ad کیسا تھا، tailor made تھا، صحیح appointment ہوئی یا غلط ہوئی، matter Supreme Court میں pending ہے، subjudice ہے اس لیے میں نہ انہیں defend کرنا چاہوں گا اور نہ اس پر بات کرنا چاہوں گا، سپریم کورٹ ایک بہتر ادارہ ہے، وہ بہتر فیصلہ کرے گا اور بہتر interpretation ہو گی۔ میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ اس ادارے کی تباہی و بربادی یقیناً اگر ریکارڈ دیکھیں تو پچھلے دس سالوں میں 11 Chief Executives تبدیل ہوئے۔ معذرت کے ساتھ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں ہے، ہو سکتا ہے کچھ دوستوں کو یہ بات اچھی نہ لگے کہ politically اور پھر صرف politically ہی نہیں بلکہ ہماری یونین بھی influence کیا کرتی تھی کہ اس کو لگانا ہے اور اس کو ہٹانا ہے اور یہ بالکل ہوتا رہا ہے۔ جناب میں یہ بات on record کہہ رہا ہوں کہ ہمارے ہاں پنجاب میں تو یہ بھی ہوتا رہا ہے کہ پٹواری بیٹھ کر مشورہ کر کے فیصلہ کرتے تھے کہ ڈپٹی کمشنر کون سا لگوائیں، کمشنر کون سا لگوائیں۔ اگر پٹواریوں نے فیصلے کرنے ہیں اور یونین نے Chief Executives لگوانے ہیں تو پھر ادارے کا حال تو یہی ہونا ہے۔ بہر حال آپ کا اپنا نقطہ نظر ہے لیکن یہ on record ہے کہ دس سالوں میں 11 Chief Executives تبدیل ہوئے اور یہ بھی on record ہے چھوٹی موٹی چوریاں تو ہوتی رہتی ہیں مشاہداللہ صاحب، ہمارا پورا A310 چلا گیا ہے اور آج بھی جرمنی میں کھڑا ہے۔ اس پر اتنے charges پڑ گئے ہیں کہ اسے لایا بھی نہیں جا سکتا، کچھ دیا بھی نہیں جا سکتا لیکن وہاں پر بھی کہیں تو ہماری ہی کوتاہی اور ذمہ داری تھی، اداروں کی ذمہ داری تھی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ صفائی کا یہ عمل جاری و ساری رہے گا کیونکہ اس قوم نے ہمیں mandate صفائی کا دیا ہے۔ ہمیں لاکھ برا کہیں، لاکھ

criticism کریں، احتجاج کریں وہ آپ کا right ہے لیکن accountability across the board ہو گی۔ ہم نے تو on the floor of the House کھڑے ہو کر کہا ہے کہ ہم اپنے آپ کو accountability کے لیے پیش کرتے ہیں، ضرور ہونی چاہیے، تمام Federal Cabinet کی ہونی چاہیے لیکن اگر دوسری طرف ان لوگوں کی ہو رہی ہے جو 35 سالوں سے مسلسل اقتدار میں چلے آ رہے ہیں تو کم از کم انہیں بھی حوصلہ کرنا چاہیے۔ اس accountability process پر بہت سے لوگوں کو اعتراض ہے کم از کم میں یہاں ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہاں اس کے پیچھے بدنیتی اور victimization نہیں ہے، کوئی political motive نہیں ہے۔ ادارے کو ٹھیک کرنے کے لیے purely یہ ساری انکوائری اور اس کے بعد ادارے کی restructuring اور ادارے کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا مقصود ہے۔ میری یہی گزارش تھی اگر مزید کسی دوست کا سوال ہو تو پوچھ لے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: منسٹر صاحب، میرے دو سوالات تھے if you don't mind answering me, ایک تو یہ کہ آپ نے 262 pilots سے متعلق جو بیان دیا ہے، Civil Aviation نے اس کو contradict کیا ہے کیونکہ یہ media میں چل رہا ہے، ان کے کچھ letters بھی چل رہے ہیں کہ ہمارے ہاں کوئی pilot ایسا نہیں ہے۔ میرا دوسرا سوال یہ تھا کہ آپ نے جب یہ statement دیا تو ہمارے جتنے pilots تھے ان میں سے کچھ کے مجھے بھی فون آئے کیونکہ میری pilots کے ساتھ کچھ association رہی ہے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اب ہم لوگ کیا کریں جن کے genuine licenses ہیں کیونکہ Pakistan Civil Aviation پر question mark آ گیا ہے کہ انہوں نے پائلٹوں کو جتنے بھی licenses جاری کیے ہیں وہ in question آ گئے ہیں۔

Now wherever we are working, whether we are working for Emirates, whether we are working for Vietnam Airlines, whether we are working for Etihad, whether we are working for anybody, now every civil aviation is questioning us, that is your license genuine or not and we have to write to your civil aviation to verify.

یہ دو چیزیں ہیں which has created very serious implications for pilots, who are genuine, who are flying presently in other countries, holding Pakistani license.

جناب غلام سرور خان: جناب جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بھی بتانے کی کوشش کی کہ دس ممالک سے verification کے لیے letters آئے تھے جن میں سے UAE Emirates کی طرف سے تقریباً 64 pilots including technicians ان کے بارے میں letter آیا اور ہم نے 48/49 کو clear کر کے بھجوایا۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے numbers بھی دیئے کہ دس ممالک سے جن میں اومان، ترکی، قطر، ملیشیاء، ویتنام اور مختلف دس ممالک سے 174 queries آئیں اور 166 کو ہم نے clear کر کے بھجوایا۔ جو internationally, foreign airlines پر کام کر رہے ہیں ان کی almost جتنی verification کے لیے ہمارے پاس information آئی، ہم نے انہیں top priority دی، verify and certify کر کے کہ یہ valid licenses ہیں اور ہمارے ہاں ان پر کسی قسم کا کوئی objection or observation نہیں ہے۔

جہاں تک آپ کے دوسرے سوال کا تعلق ہے، یقیناً خط میں لفظ یہی لکھا گیا ہے کہ اگر ایک valid licensing authority نے ایک license sign کیا ہے، ایک تو یہ ہے کہ یہ license Civil Aviation Authority کا نہیں ہے، باہر بازار سے بنوا لیا ہے۔ ان تمام licenses پر دستخط تو Civil Aviation Authority کے ہیں لیکن license لینے کے لیے unfair means استعمال کیے گئے۔ کسی کو بٹھا کر امتحان دیا گیا اور pass کیا گیا جو کہ forensic inquiry میں prove ہو چکا ہے۔ اس reference میں D.G. Civil Aviation نے یہ بات کی ہے۔

Mr. Deputy Chairman: I think the Minister has given the explanation,

سینیٹر کلثوم صاحبہ اس پر ہم debate تو کر نہیں سکتے ہیں۔ منسٹر صاحب would you allow to ask any question? جی کلثوم صاحبہ۔ The Calling Attention Notice is disposed of, آپ ویسے سوال کر لیں۔

سینیٹر کلثوم پروین: جی میں ویسے ہی سوال کر رہی ہوں۔ اس کا اس Calling Attention Notice سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ میری وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ جیسا کہ ابھی ایوان میں بھی کہا گیا کہ ہمارے ہاں ہفتے میں صرف دو flights چلتی ہیں اور بہت مشکل ہے، چونکہ اس مرتبہ ایوان میں voting ہونا تھی اس لیے میں وہاں سے 17 by road گھنٹے سفر کر کے آئی ہوں۔ دوسرا میں یہ کہہ رہی تھی کہ ہم جہاز میں آج booking کروا رہے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ جہاز میں جگہ نہیں ہے۔ جب ہم بیٹھے ہیں تو دیکھا جہاز میں پیچھے ساری جگہ خالی تھی، ہمارے ساتھ یہ کیا مذاق ہے۔ تیسری سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیں جو tickets ملے ہیں اور ہم نے Covid-19 کی وجہ سے سفر نہیں کیا، نہ آئے ہیں اور نہ گئے ہیں اور آپ کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ آپ کی وجہ سے ہم لوگ ایک مرتبہ آ سکے ہیں۔ ہمارے وہ tickets suffer کر رہے ہیں اور ہم نے استعمال نہیں کیے ہیں۔ ان tickets کی مدت بڑھائی جائے کیونکہ ظاہر سی بات ہے کہ اس کی اب repayment تو ہو نہیں سکتی ہے کیونکہ PIA کو payment کی ہوئی ہے تو اس کا time period آگے کیا جائے تاکہ ہم اسے استعمال کر سکیں۔ ہمیں استعمال کرنے کے لیے دیئے تھے، ہم انہیں جیب یا پرس میں رکھنے کے لیے تو نہیں لائے تھے۔ جہاں تک ہماری flights کا تعلق ہے تو ہماری only two flights کوئٹہ کے لیے چلتی ہیں اور وہ بھی ایک دن ATR چلتا ہے اور دوسرے روز بڑا جہاز جاتا ہے۔ ATR تو خدا کے لیے نہ بھیجیں کیونکہ وہ ایک وادی، دونوں طرف کی ہوا بند ہونے کی وجہ سے وہاں پر vibration شروع ہو جاتی ہے اس لیے میری گزارش ہے کہ دن میں کم از کم ایک flight تو چلنی چاہیے۔ باقی آپ نے سوال پوچھ لیے ہیں جو ٹھیک ہیں۔

جناب غلام سرور خان: شکریہ۔ ایک تو Covid-19 کی وجہ سے اور دوسرے NCOC کی recommendation جو بہت مشکل اور کافی تگ و دو کے بعد ملی ہے، ہمیں چار بڑے شہروں کے لیے limited operation کی اجازت ملی ہے۔ یہ اجازت نامہ extend ہوتا رہا، اب اس کی extension بڑی عید تک ہو چکی ہے۔ بڑی عید کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ Covid-19 میں بھی negative trend آ رہا ہے، تمام international and domestic operations کو resume کر لیا جائے گا۔ انہوں نے جو vouchers کی بات کی تو اگر کسی

individualکو کوئی ایساproblemہے تو مجھے بتائیں میں اسےresolveکرنے کی کوشش کروں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ منسٹر صاحب۔ابھی ہم points of public importanceلیتے ہیں۔جی عتیق صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding problems being faced by Call Centres in Karachi

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی اور ہاؤس کی توجہ ایک اہم national levelکے مسئلے کی طرف دلانا چاہوں گا۔Covid-19 کے بعد ساری دنیا 180 degreeتبدیل ہو چکی ہے۔آج کی دنیا2019 کی دنیا سے بہت مختلف ہے۔80 کی دہائی میں جوITکا دور آیا، ہمارے ساتھ کے ممالک، انڈیا نے خاص طور پر اس سے بہت فائدہ اٹھایا۔آجCovid-19 کے بعد جوdigitalizationکا دور آرہا ہے، میں توجہ دلانا چاہوں گا کہ اس میں بہت سارے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ان لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے جو اسdigitalشعبے میں کام کر رہے ہیں۔

کراچی میں خاص طور پر ہمارےIT centres بنے ہوئے ہیں۔ان میں software housesہیں اورcall centresہیں۔انcall centresمیںday and nightکام ہوتا ہے۔وہاں پر کئی سو لوگوں کو ملازمتیں دی گئی ہیں۔ابھی چند روز قبل ایکoverseasپاکستانی نے یہاں آکر ایک بہت بڑیinvestmentکی اور کوئی سو بچے بچیوں کو وہاں پر روزگار فراہم کیا۔پولیس والے وہاں روز جاتے تھے اور ایک دن SHOصاحب خود گئے اور وہاں جا کر کہا کہ تم یہاں کیا کرتے ہو اور کیوں اتنے بجے تمہارے بچے اترتے ہیں؟انہوں نے کہا کہ ہم یہاں ایکcall centreچلا رہے ہیں اور ہماری کمپنیاں امریکی ہیں۔ان کا یہ کہنا تھا کہ اچھا، امریکی کمپنیوں کے لیے کام کرتے ہو۔جناب! سوال یہ ہے کہ وہ اور کس کے لیے کام کریں گے؟ان کاlevelچونکہ یہی تھا، اس لیے مجھے ان سے کوئی سروکار نہیں ہے لیکن ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ مجھے کمپیوٹر کھول کر دکھاؤ، اس کے اندر تم نے کیا بھرا ہوا ہے۔آخر میں یہ ہوا کہ وہ بندہ بہت سا نقصان اٹھا کر، سیکڑوں بچے بچیوں کو بے روزگار کر کے واپس چلا گیا۔

اب آ جاتے ہیں اس سے اگلی بات پر، مجھے نہیں پتا کہ مجھے کس جگہ جا کر اس بارے میں بات کرنی چاہیے۔ یہ جو آج digital era آیا ہے یا digital world بن رہی ہے، اس میں ہماری youth سے تعلق رکھنے والے لاکھوں بچوں کو روزگار مل سکتا ہے لیکن ہم اس پر قطعی طور پر کوئی توجہ نہیں دے رہے۔ میری حکومتِ وقت سے گزارش ہو گی کہ اس معاملے پر توجہ دیں خاص طور پر graphic designers ہیں، web portal کے بنانے والے ہیں، SCOs, digital marketing کے لوگ ہیں، artificial intelligence کے ہیں، block chain کے ہیں، digital mining کے لوگ ہیں، cyber security کے لوگ ہیں۔ منسٹر صاحب اگر اس پر کوئی بات کر سکیں، اگر کابینہ میں اس معاملے کو اٹھا سکیں، یہ ہمارے بہت سارے بچے بچیوں کا معاملہ ہے۔ دنیا کے ستر ممالک میں digital mining کی اجازت ہے۔ اس سے اربوں روپے کمائے جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں کس وجہ سے اسے ban کیا گیا ہے، اس کا کسی کو پتا نہیں اور ban کس نے کیا ہے، کسی کو پتا نہیں۔ اسی طرح digital currency کی بات ہے، bit-coin کی بات ہے، جن بچے بچیوں نے ایک fils کا bit-coin خریدا تھا، آج وہ 16 ہزار ڈالرز کا بک رہا ہے۔ کیوں ہم اپنی قوم کو پیچھے لے کر جا رہے ہیں؟ میری گزارش ہو گی کہ اس معاملے پر غور کیا جائے، بڑے سینیئرز یہاں موجود ہیں، منسٹر صاحب بھی ہیں، لیڈر آف دی ہاؤس بھی ہیں، میں انہیں assist کر دوں گا۔ چونکہ اس حکومت کا اور پرائم منسٹر صاحب کا یہ وژن ہے، وہ نوجوانوں کو بہت کچھ دینا چاہتے ہیں، نوجوانوں نے ان کے لیے ہر طرح کا stand لیا ہے، ان کی حکومت لے کر آئے ہیں اور آج ان نوجوانوں کو یہ اتنا بڑا موقع مل رہا ہے۔ میں معذرت کے ساتھ یہاں Digital Pakistan کی بات بھی کروں گا، اسے ہائی کورٹ میں جس طرح challenge کیا گیا اور جو ہائی کورٹ، اسلام آباد کا اس پر اعتراض آیا اور جو پابندی لگی، وہ بھی ہمارے لیے شرم کا باعث ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: لیڈر آف دی ہاؤس۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! سینیٹر عتیق شیخ صاحب نے بہت اہم سوالات اٹھائے ہیں۔ میری گزارش یہ ہو گی، چونکہ یہ خود بھی انفارمیشن ٹیکنالوجی کمیٹی کے ممبر ہیں، یہ issues ایسے ہیں جنہیں کمیٹی کی سطح پر discuss ہونا چاہیے تاکہ منسٹری کے افسران اور concerned لوگ بھی وہاں پر آئیں اور دونوں طرف کا نقطہ نظر سامنے آئے اور ایک meaningful debate ہو سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کو refer کر دیتے ہیں۔ جی مشاہد صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Mushahid Ullah Khan on the issuance of fake licenses to PIA pilots

سینیٹر مشاہد اللہ خان: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایوی ایشن کے وزیر صاحب نے اپنی بات کر لی ہے، میں اپنی بات اس طرح سے کرنا چاہتا ہوں کہ ہر بات پر blame game نہیں ہونی چاہیے کہ فلاں حکومت نے یہ کیا اور وہ کیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان کا کوئی قصور ہے، انہیں پتا بھی نہیں ہو گا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ اس وقت یہ منسٹر بنے ہوئے ہیں تو میں ان پر چڑھائی کر دوں، میں اس کے حق میں نہیں ہوں۔ انصاف کی بات کرنی چاہیے لیکن میں اُدھر سے بھی توقع کرتا ہوں کہ انصاف ہی کی بات ہو ورنہ مسئلہ کبھی بھی حل نہیں ہو گا، ساری زندگی نہیں حل ہو گا کیونکہ ہم اصل مسئلے کی طرف جا ہی نہیں رہے، ہم کہہ دیں گے یہ ہوا، وہ ہوا، فلاں ہوا۔ مثلاً انہوں نے کہا جس پر میں نے ابھی اتفاق نہیں کیا کہ unions لگاتی تھی۔ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ Unions کے پاس کبھی کوئی administrative power نہیں رہی۔ اگر رہی ہے تو آپ مجھے بتا دیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان کا آئین صرف CBA کو bargaining کی اجازت دیتا ہے۔ وہ تنخواہوں پر بات کر سکتے ہیں۔ اس management نے اور آج کی management نے بھی، اب تو جا کر Services Act وغیرہ لگا ہے، انہوں نے ایسوسی ایشن کو اجازت دی، ان سے bargaining کرتے رہے۔ بھئی! کیوں کرتے رہے؟ پاکستان کا آئین تو انہیں اجازت نہیں دیتا۔ آپ نے یہ کام کیسے کیا؟ مطلب کرتے خود ہیں، ڈال دیں گے یونین پر۔ یونین کو تو ہر دور میں الٹا ٹانگا ہوا ہے۔ وزیر صاحب سے میں خاص طور پر کہہ رہا ہوں، ہوتا یہ ہے کہ جب management گڑبڑ کرتی ہے، میں نے اس management کو بہت ساری چیزیں بتائی ہیں لیکن اس پر وہ چپ کر جاتے ہیں، سب یونین پر ڈال دیتے ہیں۔ اچھا، اگر یونین اتنی بری ہے تو وہاں انصاف یونین کیوں بنائی ہوئی ہے؟ اس کا مجھے جواب دیں۔ اگر یونین ٹھیک نہیں ہے تو تحریکِ انصاف کی یونین وہاں پر نہیں ہونی چاہیے۔ میں اس بات کے حق میں ہوں، یونین بننی چاہیے کیونکہ آپ کا آئین اس کی اجازت دیتا ہے۔ ایسوسی ایشن کو بنانے کی اجازت بھی دیتا ہے لیکن انہیں bargaining کی اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے bargaining کر کے agreements کیے ہوئے ہیں۔ ڈالتے یونین پر ہیں۔ بھئی، چھ ایسوسی ایشنیں ہیں، ان سے agreements آپ نے کیے ہوئے ہیں، ڈال دیا آپ نے سارا یونین پر۔ ایک

ایک آدمی پینتیس پینتیس کروڑ روپے کھاکر بھاگا ہوا ہے، اس موجودہ management کو بھی پتا ہے، میں نے بتایا ہے لیکن یہ اس کے خلاف action نہیں کرتے۔ کہتے ہیں اپنا آدمی ہے۔

اس حکومت میں کیا ہو رہا ہے، میں آپ کو پائلٹوں کی بات بتاتا ہوں۔ ایک بہت بڑا کرکٹر ہے، اس کے سگے بھائی کا جعلی سرٹیفکیٹ تھا، آپ کے نوٹس میں ہوگا، اس کا لسٹ میں نام بھی ہے، وہ جاکر ایک اہم ترین شخص سے ملا، اس نے اسے نہیں نکلنے دیا۔ ابھی بھی لسٹ میں نام ہے، وہ لسٹ نکال کر دیکھیں، اس میں سیاہی ایسی لگائی گئی ہے کہ اس کا نام ہی نہیں پڑھ سکتے جب تک اس کو آپ zoom نہ کرلیں۔ اس طرح کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ مسائل حل کرنے کے لیے سنجیدگی ہونی چاہیے۔ مثلاً ان کا جہاز چلا گیا، کوئی لے گیا، جو چیز ہوئی ہے، ہوئی ہے لیکن انہیں further نہیں بتایا گیا کہ وہ جہاز ground ہو چکا تھا، اسے بیچ دیا گیا تھا، اس جہاز میں ایک شوٹنگ ہوئی تھی۔ اس میں تھوڑی سی گڑبڑ ضرور ہوئی ہے لیکن اس کی FIA انکوائری کر رہا ہے۔ لہٰذا، FIA کو بولیں، لوگوں کر پکڑ لیں۔ مطلب point score کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آپ کو اس سے حاصل وصول ہی کچھ نہیں ہے۔ ایک grounded جہاز تھا، چلا گیا۔ اگر غلط طریقے سے گیا ہے تو جو غلط طریقہ اختیار کیا گیا ہے، اسے آپ پکڑ لیں۔

اس کے علاوہ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی اس حکومت نے بھی تو لوگوں کو PIA سے نکالا ہے۔ اس پر اسٹینڈنگ کمیٹی میں بھی بڑی بات ہوئی، اس پر کمیٹی نے unanimously کچھ لکھ کر بھیجا، اس میں کہیں ہم نے یہ نہیں کہا کہ جعلی سرٹیفکیٹ والوں کو رکھ لیں۔ اس کو exploit کرتے پھرتے ہیں۔ اس کمیٹی میں PTI بھی موجود تھی جس نے recommendations دی ہیں۔ جنہوں نے recommendations دیں، وہ بھی اس پر بات کرتے پھرتے ہیں۔ اس میں یہ تھا، یہ وزیر صاحب ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ جو نکلے ہیں ان کے متعلق ایک uniform policy ہونی چاہیے، بندوں کو ضرور نکالیں لیکن اگر ویسے ہی کچھ لوگ PIA میں موجود ہیں، میں نے ان کے نام بتائے ہیں، ان کی لسٹ بتائی ہے لیکن ان cronies کو نہیں نکالا۔ پھر میں نے یہ کہا کہ آپ ان لوگوں کے خلاف ایکشن لیں جن کے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ suspend کر دیا ہے۔ Suspension کوئی سزا نہیں ہوتی۔ Suspensions بہت ہوتی رہی ہیں۔ میں نے اس وقت بھی کہا، آپ کے سامنے بھی کہا، اسٹینڈنگ کمیٹی میں بھی کہا کہ جن افسروں نے ان کی ڈگریاں check

کی تھیں، اگر اس میں گڑبڑ ہوتی ہے، پیسے لے کر ہوتی ہے، یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں، میرے بھی علم میں ہے۔ پیسے بھی لے لیے ہیں، اس کے بعد بھی لوگ آئے ہیں، ان سے بھی پیسے لیتے رہے ہیں، ان کے خلاف آج تک کوئی action نہیں ہوا۔ یہی حال Civil Aviation کا ہے، pilots کو انہوں نے licences دیے ہیں، بہت ساری چیزیں میرے بھی notice میں ہیں لیکن آپ نے اٹھا کر pilots کو فارغ کر دیا، کس کمیٹی نے، کس commission نے فیصلہ کیا ہے؟ جنہوں نے licence دیا، انہوں نے ہی کہہ دیا، اسے کہیں سے verify تو کریں، vet تو کریں، جس کا جو جی چاہتا ہے وہ بیان دے دیتا ہے۔ Secretary صاحب کچھ بیان دے رہے ہیں، وزیر صاحب کچھ بیان دے رہے ہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا اور یہ اخبارات میں چھپ چکا ہے، یہ ایک دوسرے کو contradict کر رہے ہیں۔

جناب والا! میں آپ کو ایک اور اہم بات بتانا چاہتا ہوں۔ کچھ سال پہلے پاکستان میں جعلی ڈگریوں کا ایک بہت بڑا scam ہوا تھا، axact company نے کیا تھا۔ انہوں نے پوری دنیا میں جعلی ڈگریاں تقسیم کر دیں جس پر بہت سارے لوگوں کے interviews آئے، انگریزوں کے، عربیوں کے، پتا نہیں کس کس کے interviews آئے، ہم نے اور آپ نے ٹی وی پر سنا۔ میں وزیر صاحب اور وزیر اعظم صاحب سے بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتنا بڑا scam, ہزاروں لوگوں کو جعلی ڈگریاں دے دی گئیں، انہوں نے interviews دیے۔ دنیا کے کسی ملک کے وزیر یا وزیر اعظم نے یہ نہیں کہا جو انہوں نے کہا۔ انہوں نے جو کہا، اگلے دن وزیر اعظم نے کہا کہ یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ آپ کا Secretary کچھ کہہ رہا ہے، Civil Aviation کچھ کہہ رہی ہے، PIA کچھ کہہ رہی ہے، یہ کیوں ہوا؟ یہ اس لیے ہوا ہے کہ point scoring ہے، بس فوراً press conference کر دو، بیان دے دو، یہ کر لو اور گھر جا کر سو جاؤ۔ اگر کوئی بات بھی تھی تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ پہلے لوگوں کو اکٹھا کرتے، باتوں کو سمجھتے اور اس میں یہ دیکھتے کہ ملک کا فائدہ کس میں ہے اور کس میں نہیں ہے۔ اب صرف یورپ میں تینتیس ارب روپے کا revenue loss ہے، برطانیہ کا مجھے نہیں معلوم، اس سے بھی زیادہ ہو گا، امریکہ کا اس سے کم ہو گا۔ باقی دوسری بہت ساری airlines میں آپ نہیں جا رہے، Covid-19 کا علیحدہ سلسلہ ہے، اس بات پر غور کر لیا جاتا۔ PIA نے compliance نہیں کیا، جس کی بات رضا ربانی صاحب نے کی۔ Air safety way, پہلے اس کو address کیا جاتا تو

انہیں خوار ہونے کی ضرورت نہیں تھی، یہ تو خود خوار ہو رہے ہیں، صرف اس چکر میں ہیں کہ واہ واہ ہو جائے گی، آپ کی واہ واہ نہیں ہوئی۔ آپ نے ملک کا بیڑا غرق کر دیا ہے، اب مجھے یہ airline کھڑی کر کے دکھائیں، جو کچھ اس airline کے ساتھ کر دیا گیا ہے۔ آپ ایک جہاز کو روتے ہیں، آپ کہہ رہے ہیں کہ 50% لوگوں کو نکالیں گے، آپ نکالنے میں کتنے تیز ہیں۔ آپ دیکھیں کہ officers کے خلاف action نہیں کیا، Civil Aviation has suspended, اس سے پہلے جو چھوٹے ملازمین تھے، انہوں نے چھ سو لوگوں کو نکالنے میں چوبیس گھنٹے لگائے، ان کو نکالتے ہیں، جو بڑے officers ہیں جو اصل میں culprits ہیں، انہیں suspend کر دیا ہے، suspension کیا ہوتی ہے؟ Loader کو نکال دیا، چھوٹے ملازم کو نکال دیا، میں نے جن کے بارے میں کہا تھا کہ آپ آٹھ سزائیں دے سکتے ہیں، آپ آٹھویں نہ دیں، سات میں سے کوئی بھی دے دیں۔ نہیں جی! سب کو نکال دیا، ثاقب نثار کر کے گیا تھا، وہ تو پی ٹی آئی کا worker تھا، ابھی بھی ہے، اس نے بڑا مال بھی بنایا ہے، سارا کچھ کیا ہے، Dam fund بھی کھا گیا ہے۔ اس نے بھی اپنے فیصلے میں یہ لکھا تھا کہ اس پر review ہو سکتا ہے اور competent authority کر سکتی ہے۔ انہوں نے PIA میں review نہیں کیا، ابھی تک نہیں کیا۔

میں نے آج وزیر صاحب سے بات کی، دیکھیں کیا ہو رہا ہے؟ اصل باتیں نہیں کرتے، چین میں بچے پھنسے ہوئے ہیں، پچاس ہزار کا ٹکٹ تھا، انہوں نے ڈیڑھ لاکھ کا کر دیا ہے۔ ان باتوں پر کوئی بات نہیں کرتا، سارا یونین پر ڈال دیتے ہیں جن کی کوئی تک ہی نہیں ہے۔ یہ آج سے نہیں ہو رہا، یہ ستر کی دہائی سے ہے، اربوں روپے کے غلط فیصلے کرتے ہیں، لوگ پینتیس پینتیس، پچاس پچاس کروڑ کھا کر بھاگ جاتے ہیں اور یونین duties لگاتی ہے۔ یونین کہاں سے duties لگاتی ہے؟ اگر یونین duties لگاتی ہے تو duties لگانا کوئی management کا اس طرح سے فیصلہ نہیں ہے۔ یونین کو تو اجازت ہے، constitution protection دیتا ہے، آپ جو یہ کر رہے ہیں۔ پچھلی Standing Committee میں unanimous decision ہوا کہ وہ بچے students ہیں، ان کو چھٹیاں ہو چکی ہیں، وہ ختم ہو رہی ہیں، انہیں پرانے rate پر ٹکٹ دیا جائے، آپ businessmen بے شک نہ کریں لیکن انہیں تو آنے دیں، ابھی تک انہیں نہیں لے کر آئے۔ میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے پتا کیا، میرے پاس slip آئی ہے کہ یہ نہیں ہوا، میں اس لیے بتا رہا ہوں۔ وہ

یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ خنجراب کا راستہ کھول دیں، ہم بس میں آ جائیں گے تو ہمیں اور سستا پڑ جائے گا۔ مسائل کیوں حل نہیں ہوتے، جب آپ point scoring میں ہوتے ہیں اور ہر مسئلے کو پچھلی حکومتوں پر ڈال دو، آپ کی بات کوئی سنتا ہی نہیں ہے، آپ کو پتا ہی نہیں کہ عوام میں آپ کے کیا حالات چل رہے ہیں؟ آپ عوام میں جا کر بات نہیں کر سکتے۔ میں کہتا ہوں کہ اس چکر میں نہ پڑیں، deliver کریں، کوئی کام کر کے دکھائیں، press conference کر کے، ticker چلا کر یا statement دے کر کچھ نہیں ہو گا۔ پاکستان کی تباہی ہوئی ہے، ان کپتانوں کے چکر میں پاکستان کا وقار مجروح ہوا ہے۔ یہ عملی بات ہے اور PIA کو اتنا شدید نقصان پہنچا ہے کہ جب سے PIA بنی ہے، اس کا عشر عشیر بھی کبھی اتنا نقصان نہیں ہوا جو ان دنوں میں ہو گیا ہے۔ جناب والا! میں پھر بھی کہتا ہوں کہ سر جوڑ کر بیٹھیں، آپ point scoring کو ایک طرف رکھیں، آپ کی حکومت نے ویسے کوئی کام نہیں کیا، عوام آپ سے ویسے ہی ناراض ہے، کہیں تو راضی کریں۔ اس پر فخر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب! آپ جواب دینا چاہیں گے؟

Mr. Muhammad Ghulam Sarwar Khan, Minister for Aviation

جناب غلام سرور خان (وزیر برائے ہوابازی): جناب چیئرمین! ان کی سب باتوں کا جواب دینا ضروری نہیں ہے اور میں مناسب بھی نہیں سمجھتا لیکن چند باتیں ہیں۔ انہوں نے طلباء کی بات کی کہ چین سے کچھ طلباء نے آنا ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ regular flights نہیں ہیں، special flights نہیں ہیں، scheduled flights نہیں ہیں، special arrangements ہیں، یہاں سے خالی flight جاتی ہے، وہاں سے students کو لے کر آ رہے ہیں، اس لیے fair تھوڑا زیادہ ہے۔ مشاہد اللہ صاحب نے point out کیا اور میں نے ان کے ساتھ وعدہ بھی کیا ہے کہ ہم کوشش کریں گے کہ جتنا reasonable ہو سکے، جتنا کم ہو سکے، اس سے بھی کم کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب والا! جہاں تک pilots کا معاملہ ہے تو نہ ہم نے کوئی بھرتی کیا ہے، نہ ہم نے کوئی exam لیا ہے اور نہ ہی ہم نے کسی کو کوئی licence دیا ہے۔ اگر مشاہد اللہ خان صاحب یہ غلط ہوا ہے، سب کچھ ہوا ہے تو پچھلے ادوار میں ہوا ہے۔ اگر آپ نے یہ غلط نہ کیا ہوتا، recent past میں

four air accidents راولپنڈی، اسلام آباد میں ہوئے ہیں، inquiry reports آپ کے علم میں ہوں گی۔ ان میں Air Blue, Bhoja Air, PIA شامل ہیں اور ان میں pilot error سامنے آیا ہے۔ ابھی recently جو واقعہ ہوا ہے، اس میں بھی pilot error سامنے آیا ہے۔ اگر ہم نے چیزوں کو ٹھیک نہیں کرنا تو میں نے کہا کہ ہم تو کوئی blame game نہیں کر رہے۔ ہم transparent انداز میں inquiry کر رہے ہیں اور آپ نے جس آدمی کا نام لینا پسند نہیں کیا، آپ نام لے کر بات کریں، آپ بتائیں کہ فلاں آدمی کا licence valid نہیں ہے لیکن آج تک اس کے خلاف action نہیں ہوا، ہم action لیں گے۔ 161 لوگوں کو suspension letters جاری کر دیے گئے ہیں، 28 کی termination ہو گئی ہے، ان شاءاللہ دو ہفتوں میں اس میں ملوث پائے جانے والے تمام لوگ، ضروری نہیں 262 ہوں، plus بھی ہو سکتے ہیں، minus بھی ہو سکتے ہیں لیکن process جاری و ساری ہے اور تمام لوگوں کے خلاف strict action لیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ everybody has a lot of interest in this, اگر آپ ایوان کو بھی occasionally brief کر دیا کریں you know everybody will تو Aviation Committee کو بھی کر دیا کریں، be apprised of the situation. گیان چند صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Gianchand regarding discrimination and insecurity felt by Parsi Community

سینیٹر گیان چند: شکریہ، جناب چیئرمین! میرا point of public importance Parsi community کے حوالے سے ہے۔ Parsi community کے جمشید نصروان جی جنہیں modern Karachi کا pioneer کہا جاتا ہے، ان کی خدمات کی وجہ سے حکومت پاکستان نے postal stamp بھی جاری کی تھی۔ کچھ decades پہلے وہ آٹھ، دس ہزار کے قریب تھے، اب کوئی ہزار، پندرہ سو کے قریب رہ گئے ہیں۔ ان کی خدمات میں NED University ہے، Spencer Eye Hospital ہے، Mama Parsi School ہے، Anklesaria Hospital ہے۔ ان کی

education, business, charity, health sectors میں بڑی خدمات ہیں۔ لیکن یہاں پر وہ insecure محسوس کرتے تھے اور discrimination محسوس کرتے ہوئے ان کی population آٹھ، دس ہزار سے کچھ بڑھنی چاہیے تھی لیکن اس کی بجائے کم ہو گئی ہے۔ جو recent چیز ہے اور میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بنشہ انکل سریا ہیں جو کہ business community سے تعلق رکھتے ہیں پارسی کمیونٹی کی insecurity کے احساس کو دور کرنے اور ان کو onboard رکھنے کے لیے محترمہ بینظیر بھٹو نے انکل سریا کو آفر کی تھی کہ آپ کو MPA کی سیٹ دیتی ہوں اور وہ 1993 میں میرے ساتھ MPA بھی رہا ہے۔ اب NAB کی طرف سے ان پر ایک جھوٹا کیس ڈالا گیا ہے اور NAB credibility سب کے سامنے ہے اور سپریم کورٹ اس پر اپنی observations بھی دے چکی ہے۔ اس کے ساتھ جو باقی لوگ تھے ان سب کی bail ہو چکی ہے اور وہ اکیلا ہے جو جیل میں پڑا ہے۔ ٹھیک ہے اسے کورٹ کو decide کرنا ہے لیکن یہ کراچی کا کیس ہے اور بنشہ بھی کراچی کا رہنے والا ہے لیکن اس کو اڈیالہ جیل میں رکھا گیا ہے اور یقیناً اس کے ساتھ اچھی treatment نہیں ہو رہی ہے اور اسے آسانی کے ساتھ فیملی سے ملنے کا موقع بھی نہیں مل رہا۔ جب پاکستان بنا تھا تو ہمارے ہندو 25% تھے جو کہ اب 5% بھی نہیں رہے تو خاص طور پر پارسی کمیونٹی نے ہمیشہ پاکستان کی خدمت کی ہے چاہے وہ business, charity یا پھر کسی اور جگہ ہو۔ یہ بہت پرامن لوگ ہیں، انہوں نے ہمیشہ میرٹ پر کام کیا ہے اور اگر آج ان کا ایک businessman custody میں ہے تو اسے fair treatment ملنا لازم ہے۔ میری یہ درخواست ہے اور میں یہ اس ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں کہ ان کے grievances کو دور کرنے کے لیے یہ کیس آپ Human Rights Committee کو یا پھر Interior Committee کو refer کریں۔

Mr. Deputy Chairman: Gian Chand Sahib! I am aware of the Parsi community and their contributions and it has مجھے ابھی سیکریٹری صاحب بتا رہے ہیں کہ یہ matter already کسی نے اٹھایا تھا already been referred to the Committee and I will check that which Committee it has been referred to نہیں تو یہ معاملہ ہم Human Rights Committee کو refer کر دیتے ہیں۔

سینیٹر گیان چند: ٹھیک ہے جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی مشاہد صاحب۔

Point of Public Importance by Senator Mushahid Hussain Sayed regarding shifting of leading Kashmiri freedom fighter Asiya Andrabi to the isolation and punishment ward of Tehar Jail

Senator Mushahid Hussain Sayed: I just have very brief points of public importance. Yesterday one of the very leading freedom fighters in Occupied Kashmir, Asiya Andrabi Sahiba

جو کہ دختران ملت کی لیڈر ہیں اور دو، تین سال سے قید ناحق میں ہیں، ایک سیاسی قیدی ہیں ان کو تہاڑ جیل کے isolation ward, punishment ward میں شفٹ کر دیا گیا ہے اور Modi regime نے یہ بڑا serious crime کیا ہے اور وہ ایسی خاتون ہیں جنہوں نے 14 اگست 2015 کو سری نگر میں پاکستان کا جھنڈا لہرایا تھا اور اس کے بعد ان کو پکڑ لیا گیا، Ashiq Faktoo Sahib ان کے شوہر گزشتہ 23 سال سے قید میں ہیں اور ان کے دونوں بیٹوں محمد بن قاسم اور احمد بن قاسم کو میں جانتا ہوں اور ہم ان کے ساتھ solidarity express کرتے ہیں اور تہاڑ جیل وہ ہے جہاں پر یاسین ملک صاحب بھی ہیں، یہ وہ جیل ہے جہاں پر افضل گرو کو شہید کیا گیا اور جہاں مقبول بٹ کو بھی شہید کیا گیا تھا۔ یہاں پر حکومت کے لوگ بیٹھے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ Kashmir issue is above party politics and this is very serious issue اور 5 اگست کے حوالے سے مجھے ہاؤس نے، چیئرمین صاحب اور آپ سب نے instructions دی ہیں اور مجھے اس حوالے سے Resolution تیار کرنی ہے اور اس دن ہماری special sitting ہو گی لیکن اس سے پہلے یہ آسیہ اندرابی کا کیس ہے and she is 58, 59 years old اور ان کی طبیعت بھی ناساز ہے اور صحت بھی خراب ہے اور ان کے لیے آواز اٹھائی جائے and we should take it up with the United Nation's Human Rights Council with all leading bodies, کشمیری جدوجہد میں ان کی بڑی خدمات ہیں اور ان کے ساتھ ظلم وزیادتی کا خاتمہ ہونا چاہیے اور ویسے بھی 5 اگست کے بعد

سےOccupied Kashmirکے 15 ہزار کشمیریوں کو قید ناحق میں رکھا گیا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Deputy Chairman: Mushahid Sahib! Thank you for bringing it in our notice and I think we should also bring an independent resolution for her and I would appreciate if you move it. Thank you. Usman Sahib! Please.

Point of Public Importance by Senator Muhammad Usman Khan Kakar regarding taking of illegal money from mine owners by FC personnel in Balochistan

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ:جناب چیئرمین صاحب!مہربانی۔میں public importanceپر بات کرنا چاہتا ہوں۔ہمارے صوبے میں صنعت تو ہے ہی نہیں،80فیصد agriculture پانی اور ڈیم نہ ہونے کی وجہ سے تباہ ہو چکا ہے، چمن بارڈر پر تجارت پچھلے پچاس دن سے مسلسل احتجاج کی وجہ سے بالکل بند کر دی گئی ہے اور وہاں پر صرف ایک شعبہ ہے جو کہ minesیعنی معدنیات کا ہے اور خدا نے وہاں پر سونے سے لے کر کوئلے تک تقریباً پچاس کے قریب معدنیات کی اقسام رکھی ہیں۔ ہمارا ایک ڈسٹرکٹ ہرنائی ہے جو کہ بہت ہی پسماندہ ہے وہاں پر سڑکیں بھی نہیں ہیں، کوئی communicationکے ذرائع نہیں ہیں۔ وہاں پر انگریز کے وقت سے کوئلہ نکل رہا ہے اور پنڈی سے جو Pakistan Mineral Development Corporationہے وہ تقریباً1957 سے کام کر رہی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پر کچھ حصہ تو پنڈی سے چلایا جا رہا ہے اور زیادہ حصہ عام لوگ خود ہی چلا رہے ہیں۔ ہر صوبے میں یہی طریقہ کار ہے اور ہمارے صوبے میں بھی یہی ہے کہ وہاں کے مقامی لوگوں کو mines allotکی جاتی ہیں اور مقامی لوگMines Departmentکی requirementsکو پورا کرتے ہیں لیکن ہرنائی ایسا بدقسمت ضلع ہے کہ وہاں مقامیوں کی بجائے غیر مقامی لوگوں کو بہت زیادہ mines allotکی جا چکی ہیں۔ خوست جو کہ شاہ رگ سے ملحقہ ہرنائی ضلعے کا علاقہ ہے وہاں پر ایک شیخ اسلام نامی شخص کو بہت زیادہ علاقہ الاٹ کر کیا گیا ہے جو کہ غیر قانونی بھی ہے کیونکہ وہ شیخ اسلام ٹیکس کی ادائیگی بھی نہیں کرتا اور وہاں کے لوگوں نے اس کے خلاف agitationشروع کی جس کے نتیجے میں یہ بات صوبائی اسمبلی تک

جا پہنچی جہاں پر ہمارے ساتھی بابر صاحب تھے جنہوں نے غیر قانونی minesکو cancel کروایا بعد میں سعید آغا اور حسن نامی شخص اپنے ایک اور ٹولے کو لے آئے اور لوگوں کی زمینوں پر جہاں پر ان کی minesبھی ہیں وہاں پر قبضہ کر لیا گیا اور پھر اسے protectionدینے کے لیے FC کے حوالے کر دیا گیا۔

Mr. Deputy Chairman: Usman Sahib! Please tell us what would you like us to do?

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جی میں اسی پر آرہا ہوں یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ پھر جب سعید آغا کے حوالے کر دیا گیا اور وہاں پر FC کو لایا گیا تو FC والے اس وقت تقریباً 132 روپے فی ٹن لے رہے ہیں جو کہ وہ اپنی طرف سے لے رہے ہیں اور اس کا کوئی قانون نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: عثمان صاحب! کیا لے رہے ہیں؟

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: بھتہ لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کس سے لے رہے ہیں؟

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب! عوام سے، وہاں پر minesوالوں سے لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ مجھے کوئی specific issueبتائیں تاکہ میں اسے۔۔۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: اگر میں آپ کو تفصیل نہ بتاؤں تو آپ اس پر کچھ نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں آپ سے detailہی تو مانگ رہا ہوں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: میں آپ کو detailکے ساتھ سب کچھ بتادوں گا آپ بس مجھے تین، چار منٹ دے دیں۔ FC والے اپنے پاس سے غیر قانونی طور پر 120 روپے فی ٹن بھتہ لے رہے ہیں اور اب وہ 270 روپے لے رہے ہیں۔ نمبر 1۔ کوئلے پر محکمہ Mines Provincial Governmentکا جو قانونی ٹیکس ہے وہ 135 روپے لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: عثمان صاحب! کوئی specificچیز مجھے بتادیں کہ کس سے لے رہے ہیں۔ کسی آدمی کا نام بتائیں تاکہ میں اس کو کسی کو referکروں جو اس کو دیکھیں۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! میں اس طرف آرہا ہوں۔ وہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ FC پورے ضلع سے ٹیکس لے رہی ہے۔ وہ یہ ٹیکس غیر قانونی طور پر وصول کر رہے ہیں۔ کوئی آئین اور قانون میں نہیں ہے۔ لوگ محکمہ Minesکو ٹیکس دے رہے ہیں۔ وہ علیحدہ لے رہے ہیں۔ No. 1,

سیاسی activity نہیں چھوڑ رہے ہیں ,2 .No وہاں پر militants ہیں۔ وہ علیحدہ 200 روپے ٹیکس لے رہے ہیں۔ Militants آکر وہاں پر Mines مالکان کو کہتے ہیں کہ آپ یہ نہیں چلا سکتے ہیں۔ لوگوں کو مارتے بھی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ کہاں پر ہو رہا ہے؟

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: یہ ضلع ہرنائی میں خاص کر شاہ رگ اور خوست میں اور زردالو میں۔ ابھی میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ یکم جون سے لے کر 7 جون تک ایک ہفتے میں وہاں پر militants جلوس کی شکل میں آ گئے۔ FC والے وہاں پر کھڑے تھے۔ ان لوگوں کو کہا کہ یہ ہماری mines کو جلا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہے۔ لہذا ابھی آپ اندازہ لگائیں۔ ہمارے وہاں پر چرواہے ہیں اور ہم لوگوں کا livestock ہے FC والے ان کو پھر پکڑ کر لے گئے۔ دو آدمیوں کی لاشیں ملیں اور دوسروں کو چھوڑ دیا۔ پھر FC والوں نے معافی بھی مانگ لی۔ وہاں پر نیشنل پارٹی کا ایک کارکن تھا عبدالرازق وہ شہید ہو گیا۔ جناب چیئرمین! وہاں پر ایسی حالت ہے کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جناب چیئرمین! یہ آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: عثمان صاحب! آپ exactly مجھے لکھ کر دے دیجیے گا۔ We will refer this case to the Interior Committee. ٹھیک ہے۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ جی، اکرم صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Akram regarding unemployment and lack of opportunities in Balochistan

سینیٹر محمد اکرم: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چونکہ عثمان کاکڑ صاحب نے کہہ دیا۔ جناب چیئرمین! بلوچستان کا جو مسئلہ ہے جو Public Interest کا بھی مسئلہ ہے۔ تربت میں اس وقت شدید گرمی ہے۔ بجلی بھی وہاں پر موجود نہیں ہے۔

دوسرا مسئلہ بے روزگاری کا ہے۔ بلوچستان میں چونکہ صنعت اور زراعت نہیں ہے۔ تجارت پر بھی آج کل پابندی ہے۔ سارے بارڈر پر باڑ لگا دیے گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! کل کے اخبار

میں CPEC کے حوالے سے آیا ہوا ہے۔ ابھی تک وہاں پر 60ہزار لوگوں کو نوکریاں دی گئی ہیں۔ 13ہزار لوگ تو ان کے اپنے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Specific issue بتائیں۔

سینیٹر محمد اکرم: 60ہزار کے قریب نوکریاں لوگوں کو دی گئی ہیں۔ میں CPEC کے حوال سے کہہ رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ CPEC بلوچستان کے حوالے سے صحیح پہچانا جاتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ زمانہ بدل گیا ہے۔ میں مختصر کر کے اپنی بات کرتا ہوں۔ ایران کے چاہ بہار سے انڈیا out ہو گیا۔ چاہ بہار بھی بلوچستان ہے کیونکہ ایران سائیڈ پر جو لوگ رہے ہیں ہم ان کو ایرانی بلوچ کہتے ہیں۔ جناب چیئرمین! اب ایک نئی دنیا ہے اور نئی صف بندی ہے۔ میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے کچھ conflicts پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے تو اس دنیا میں سرمایہ دارانہ نظام اور socialism کا conflict تھا۔ جناب چیئرمین! دو camps تھے۔ اب تو وہ دو camps نہیں رہے لیکن economy war ہے۔ کیونکہ آج مارکیٹ اور economy کی جنگ ہو رہی ہے۔ اب تہذیبوں کا تصادم ہے۔ مذہبی تعصب ہے۔ رنگ و نسل کا بھی مسئلہ ہے۔ مشرق اور مغرب کا بھی تصادم ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ٹرمپ یہ کہتا ہے کہ First America, first mean white. جناب چیئرمین! اسی طرح مودی ہندوازم کی بات کرتا ہے۔ ہندوتوا کی بات کرتا ہے۔ اسی طرح ایران ایک theocratic ریاست ہے۔ جناب چیئرمین! ہمارا نعرہ ہے نیا پاکستان لیکن ہمارے خیالات پرانے ہیں۔ یہاں پر پیری مریدی ہے۔ مست قلندر ہے۔ ہاتھ کی لکیروں سے اقتدار ملتا ہے۔ اقتصادیات خیرات اور چندے پر چل رہے ہیں۔ کوئی خیرات دے بھی ان کا بھلا اور نہ بھی دے ان کا بھی بھلا۔ ہم سائنسی ترقی سے دور ہیں۔ جناب چیئرمین! پاکستان میں چاند کا بھی جھگڑا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ مجھے کوئی issue نہیں بتا رہے ہیں۔ میں آپ سے جاننا چاہ رہا ہوں کہ آپ کے پاس کوئی public interest کا issue ہے؟

سینیٹر محمد اکرم: جناب چیئرمین! یہ سارے public interest کے issues ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مگر ان کے بارے میں آپ کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟ آپ مجھے exactly بتا دیں۔ What is the Issue, that you want to do something about. آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر محمد اکرم: جناب چیئرمین! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ جو سارا تصادم ہے ہم اس کے شکار ہو رہے ہیں۔ پاکستان بھی اور بلوچستان بھی شکار ہو رہا ہے۔ جناب چیئرمین! میں CPEC کے حوالے سے تین چار مثالیں دے سکتا ہوں۔ ابھی ہماری Stock Exchange پر حملہ ہوا۔ پھر کراچی میں حملہ ہوا۔ پھر ابھی ابھی گوادر میں حملہ ہوا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے۔ Conclude کر لیں۔

سینیٹر محمد اکرم: جناب چیئرمین! ایک قسم کا conflict ہے۔ اس conflict کی وجہ سے ہم مزید مشکلات کے شکار ہو رہے ہیں اور خصوصاً بلوچستان کے لوگ اس کے شکار ہو رہے ہیں۔ بلوچستان کے لوگ ایک نئی صورت حال سے دوچار ہیں۔ وہاں سے لوگوں کی migration ہو رہی ہے۔ ہمارے اوارن کے لوگ اب حب میں آ گئے ہیں۔ ڈیرہ بگتی اور نصیر آباد کے لوگ سندھ کی طرف migrate کر گئے ہیں۔ کچھ ہمارے مکران کے لوگ بھی دوسرے علاقوں میں migrate ہو گئے ہیں۔ بلوچستان میں جنگی حالت ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Conclude کر لیں۔

سینیٹر محمد اکرم: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ میں آخر میں conclude کر کے کہتا ہوں کہ یہ جو South China کی investment آ رہی ہے ۔ Middle East, Central Asia, ایران، افغانستان اور عرب ممالک میں جو نئی صورت حال بن رہی ہے، یہ جو ایک نئی دنیا ہے اور نئی صف بندیاں ہیں اس میں ایسا نہ ہو کہ ہم اس میں isolate ہوں اور ہماری صورت حال بد سے بدتر ہو کیونکہ ہماری اقتصادیات کمزور ہیں۔ جناب چیئرمین! میں conclude کرتا ہوں۔ میں نے نوکریوں کی مسئلہ اٹھایا تھا۔ CPEC کے حوالے سے میں کہہ رہا ہوں۔ مشاہد صاحب کو بھی پتا ہے کہ وہاں پر 60 ہزار نوکریاں لوگوں دی گئی ہیں۔ اس میں بلوچستان کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ جناب چیئرمین! گوادر بندرگاہ بلوچستان میں ہے۔ سمندری راستے وہاں پر ہیں۔ دوسرے roads وہاں سے link ہوتے ہیں۔ Central Asia وہاں سے link ہونا ہے۔ ایران کے سارے بارڈرز وہاں پر موجود ہیں۔ Central Asia سے گیس آنے والی ہے۔ بلوچستان hub بننے والا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ۔

Point of Order raised by Senator Sherry Rehman regarding Privilege Motion on contradictory statements by Aviation Division officials in the Committee Meeting

سینیٹر شیری رحمٰن:جناب چیئرمین!دو مختصر باتیں ہیں۔ ایک تو میں نے پھر سے Privilege Motion moveکیاہے۔کیونکہ وہ کہیں غائب ہوگیاہے۔

Mr. Deputy Chairman: I am asking for that Privilege Motion, I don't know where it is.

سیکرٹری صاحب!مجھےان کاPrivilege Motionدے دیں۔

Senator Sherry Rehman: So, basically what is happening is,

اس پر میرے ساتھ سینیٹر مشاہداللہ نے دستخط کیے ہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آپ اس کو غائب ہی کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:سیکرٹری صاحب!آپ اسPrivilege Motionکو مجھے یہاں پر فراہم کریں۔

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رضا ربانی:سیکرٹری صاحب!آپ دیکھیں۔

Look at the Rules. The Privilege Motion is moved in the House. It is for the Chair to decide. Chairman doesn't mean Chairman Senate as such, means who is presiding over the House and it is for him to decide whether the Privilege is to be taken up or not. You can't just send it scuttling of to the office of the Chairman and say that it is being processed, that is not what the essence of the rules is. If I move up a privilege motion in the House, for me the Chairman is the person who is presiding over the House. It is for him to decide whether the privilege is in order or it is not in order. Where he gives me the permission to move the privilege or he doesn't give me

the permission to move the privilege. It is not to be given to the Secretariat to send it down for file work and then finding its way like Adjournment Motion or a Calling Attention Notice and then going to the Chairman for approval.

Kindly read the Rules what are that saying. آپRulesکو پڑھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:Privilegeہے کیا،آپ مجھے بتادیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی:دیکھیں،

Rule 70 is; "a member may with the consent of the Chairman raise a question", and who is the Chairman, the person who is presiding. 71, a member wishing to raise....

جناب ڈپٹی چیئرمین:شیری!آپ کے پاس کاپی ہے؟

سینیٹر شیری رحمٰن:کاپی دی ہے میں نے۔

Mr. Deputy Chairman: Do you have another copy? What is the privilege about?

Senator Sherry Rehman: I have got it in my phone.

جناب ڈپٹی چیئرمین:جی،جی پڑھ دیں۔

Senator Sherry Rehman: It is against what happened in the Civil Aviation meeting the other day when we asked questions about, there were several questions,

کچھ کا تو آج جواب مل گیا، معزز وزیر نے جواب دے دیا لیکن بہت سارے سوال، اور یہ میرا privilegeہے، میرےmembersکا ہے کہ ہم یہ سوال پوچھیں کہ we were not satisfied in the Committee. Therefore, we would like all the officials present that day to be called to the Privilege Committee and answer because ایک تو مجھے سخت تشویش یہ ہوئی کہ وزیر کی موجودگی میں، آدھا عملہ ان کے خلاف بول رہا تھا and I find that a very disturbing practice and here I will say that the Minister

should take action against them. مجھے کسی سے ذاتی عناد نہیں ہے لیکن اس میں بغض نہیں ہے، جو صورت حال ہے، یہ بڑی عجیب سی ہے کہ کمیٹیاں ڈھائی ڈھائی گھنٹے بات کر رہی ہیں اور ان کو کوئی واضح جواب نہیں مل رہا اور ہم بالکل مطمئن نہیں ہیں اس جواب سے۔ That is one thing. اس میں ان کے officials بھی involved ہیں۔ And I have great respect for any elected Advisor or Minister ان کا اپنے قلمدان پر بالکل ان کا حق ہے لیکن ہمارا بھی بالکل حق بنتا ہے کہ ہم ڈھائی ڈھائی گھنٹے کمیٹیوں میں بیٹھیں، مہینوں انتظار کریں اور اس کا کوئی جواب ٹھیک سے نہ ملے۔

So, we وہاں ان کا الگ سول ایوی ایشن کا مؤقف تھا اور وزیر کا الگ مؤقف تھا، would like that to be resolved in the Committee. Anyway, it is our right to take it to the Privilege Committee. Now having said that I think that is all you needed to do and when I give it here, it has to be passed and send to the Privilege Committee. Instead of it being suggested کہ نہیں یہ دبا دیا جائے۔ پھر سے sign کرنا پڑے گا۔ مشاہداللہ صاحب، آپ sign کریں۔ مطلب یہ practice غلط ہے کہ غائب کر دیا جائے اور وہ نظر ہی نہ آئے۔ یہ بالکل نہیں ہونا چاہیے۔ And Privilege should be revived. رضا ربانی کا بھی نام ڈالدیں۔ یہ بھیج دیں چیئرمین صاحب کو۔

مسئلہ یہ ہے کہ اس میں، اس کے بارے میں بات نہیں کرنی چاہیے تھی ۔ آج exhaustive بات ہو گئی۔ We will take this up in the appropriate Committee and with due respect everybody. ٹھیک ہے؟ آپ اگر اس کو آگے Privilege Committee میں بھیج دیں، ہدایت دیں تو جائے گی۔ اب اگر غائب ہو گئی اس کے بعد تو میں دیکھوں۔

My main issue right now, Leader of House! I am still speaking please.

چلیں آپ بات کر لیں۔

Senator Dr. Shehzad Wasim, Leader of the House

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان): جناب چیئرمین! جو معزز ممبران کا privilege یقیناً بڑا اہم ہے مگر میں صرف ایک technical بات سامنے رکھنا چاہتا ہوں جس privilege کی بات کر رہے ہیں، جو مجھے سمجھ آئی ہے ، issue یہ ہے کہ سینیٹ کی Standing Committee کے اندر جو بھی وہاں پر بات چیت ہوئی، honourable Member سمجھتی ہیں کہ ان کے جو آفیسر کے جوابات تھے یا جو وہاں کی proceedings تھیں، ان سے یہ satisfied نہیں ہیں۔ As a matter of principle آپ اس کو دیکھ لیں کیونکہ کمیٹیوں کی meetings روزانہ ہوتی ہیں، کمیٹیوں کی meetings میں officials آتے ہیں، بات چیت ہوتی ہے، members satisfied ہوتے ہیں، members satisfied نہیں ہوتے ہیں تو یہ بھی دیکھ لیں کہ ہم کیا principles رکھنا چاہ رہے ہیں اور جو principle بنے گا یہ پھر سب کے لئے ہوگا اور یہ ہر کمیٹی کے لئے ہوگا۔ اس لئے دیکھ لیں کہ اگر اس کا کوئی اور tool ہے تو اس طریقے سے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ان کا concern address ہو جائے۔ مگر میں privilege کے حوالے سے سمجھتا ہوں کہ اس کو آپ دیکھ لیں کیونکہ ہر کمیٹی میں یہ والا issue آئے گا۔ یہ صرف ایک کمیٹی تو نہیں ہر روز کمیٹیوں کی meetings ہوتی ہیں اور ہم بھی ان میں جاتے ہیں اور لوگ کئی جوابات سے نہیں satisfy ہوتے ہیں۔ کئی دفعہ آفیسرز نہیں آتے ہیں، اس پر issues آتے ہیں مگر اگر ہر کمیٹی میں ہم privilege issues لیں گے تو I do not know اس کی کیا صورت بنے گی۔ اس کو دیکھنا یہ چاہیے کہ اس concern کو address کرنے کے لئے ہم کیا طریقہ کر سکتے ہیں تاکہ یہ مسئلہ once and for all resolve ہو جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وزیر صاحب۔ ان کو بھی سن لیں۔

جناب غلام سرور خان (وزیر برائے ایوی ایشن ڈویژن): پچھلے ہفتے Standing Committee on Aviation کی میٹنگ ہوئی ، مشاہداللہ خان صاحب نے chair کی، شیری رحمٰن بھی اس کی رکن تھیں۔ ایجنڈے میں یہ item نہیں تھا، ہماری fulltime presence رہی، میری presence رہی، میرے سیکرٹری کی presence رہی اور in detail discussion ہوئی۔ Questioning ہوئی، cross examine بھی ہوئے

اور full proceedings ہوئیں، full participation ہوئی اور آج Calling Attention پر بھی، جب Calling Attention Notice دیا گیا، اس میں بھی ہم تھے، privilege کہاں breach ہوا؟ کس capacity میں، کس rule کے تحت privilege ان کا breach ہوا ؟ ان کا privilege individually breach ہوا یا Standing Committee کا privilege breach ہوا یا اس معزز ایوان کا privilege breach ہوا، کس capacity میں یہ privilege motion move کر رہی ہیں؟ میرا point of view یہ ہے جی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! جو میں بات سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے کہ perhaps the word that was used was incorrect that there was dissatisfaction in the committee of what was said.

I think the main issue is that the Committee and the members of the Committee are of the point of view that essentially the officials withheld facts and did not come abreast clean with all the facts that should have been laid on the Table and therefore, that is the breach of privilege; withholding of facts.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر شیری رحمٰن۔

Senator Sherry Rehman

Senator Sherry Rehman: I will be very clear again that yes! We were dissatisfied and dissatisfaction per se, happens in every committee, many members, that is not the issue. The wording here and I thought that you have seen it because it should have come to you. The wording here was that they have made totally contradictory statements on the crucial issue of fake licenses and published in the electronic media.

They did not bring the knowledge needed or the information needed to the questions asked and we have right to information as a Standing Committee. So, this has been signed by myself and the Chairman of the Committee. And it seems there is contest on answering questions or bringing to a next forum where information is sought.

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر صاحب۔

جناب غلام سرور خان: Dissatisfaction سے کوئی privilege breach نہیں ہوتا۔ اگر یہ satisfaction چاہتی ہیں تو Next Standing Committee میں یہ ایجنڈے پر لے آئیں اس item کو۔ کسی motion کی صورت میں اس ایوان میں لے آئیں ۔ Calling Attention Notice کی صورت میں کوئی question ان کا رہتا ہے اس ایوان میں لے آئیں۔ میں مطمئن کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی شیری صاحبہ۔

Senator Sherry Rehman: Minister deferring to your need to not to be brought into the Privilege Committee because there seems to be some worry about coming to the Privilege Committee. Dissatisfaction, it may not be ground but certainly not bringing information on the crash of Pakistan International Airline constitutes serious grounds of privilege. Both of your officials, the Civil Aviation and your own honourable Sir, however, if you are deeply uncomfortable and there seems to be great resistance from all the house of powers here to not bring anybody to the Privilege Committee as a breach. Having said that, I would request the Chairman, Standing Committee on Aviation, Senator Mushahidullah to put it up again as a formal agenda item in the Aviation Committee. We can bring it up there because they said

they were there. Now, one thing that did not happen in that Committee, was the discussion on the air crash, in the presence of PIA CEO.

ان کی عدم موجودگی کا ہم نے بار بار نوٹس لیا ہے۔ وزیر آ جاتے ہیں، عملہ پورا آ جاتا ہے، ان میں کھلا تضاد ہوتا ہے۔ Air crash پر کوئی خاص discussion نہیں ہوئی کیونکہ اس کے بعد تو پوری airline کو گرا دیا گیا۔ پھر کہا جا رہا ہے کچھ نہیں ہوا، کوئی privilege breach نہیں ہوا۔ میں تو مستعفی ہو جاتی، میں نے تو کہا تھا that I would have resigned after the crash as well as after what happened to PIA, because of these are میں یہ نہیں کہہ رہی کہ اس میں میری یا وزیر کی کوتاہی ہوتی مگر my officials. the finest traditions of democracy everywhere in the world, آپ کی وزارت میں train accident ہوتا ہے، ایک کے بعد دوسرا حادثہ ہوتے ہیں، ہندوستان میں بھی ریلوے وزیر استعفیٰ دے دیتے ہیں، یہاں تو سو ہو چکے ہیں۔ اتنے بڑے air crash کے بعد، میں تو کہتی ہوں کہ ہمیں اس طرح کے عملے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو وہاں پر بیٹھ کر ہمیں درس دیں کہ نہیں، ہم صحیح ہیں، اتنے زیادہ لائسنسز بھی صحیح ہیں۔ آج تک انہوں نے متعین نہیں کیا کہ ان لائسنسوں پر کس نے دستخط کئے۔ In that Committee it was not answered, the information was not given on who signs on those licences, what is the process? Mustafa Khokhar is not here, انہوں نے بہت کوشش کی cross questioning کی، literally like a lawyer on a bench, لیکن کچھ نہیں ہوا۔ اگر اتنی تکلیف ہے کہ privilege بھی نہ ہو تو پھر وہاں آ جائیں۔ ہمیں کسی کی ذات سے مسئلہ نہیں ہے، I feel, particularly, sad and sorry for a Minister who has to have a staff sitting next to him, arguing with him. وزیر صاحب! آپ ان کو فارغ کریں، یہ آپ کی صوابدید ہے۔ کسی کو تو فارغ کریں، اگر کسی کا سر roll نہیں ہو گا تو یہ پھر پاکستان کے ساتھ، جمہوریت کے ساتھ، پی آئی اے کے ساتھ اور ہمارے اداروں کے ساتھ بہت بڑا مذاق ہے۔ میں کسی کے خلاف witch-hunt پر نہیں ہوں but I am appalled کہ کہیں پر جوں نہیں رینگتی ہے۔ ہم اپنے privileges، اپنے perquisites اپنے عہدے، اپنا سب کچھ رکھنا

چاہتے ہیں، دنیا جو چاہے کرے، جو سوال پوچھا جائے، ہم کمیٹی میں نہیں آئیں گے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس سے زیادہ کیا breach of privilege ہوتا ہے کہ وزیر اور ادارہ آپ کو جواب نہ دے سکے۔

It is not a question of satisfaction, they bickered for two and a half hours after the airline had crashed, over the cause. It was not that the air crash was never discussed because the PIA CEO is not answerable to the Minister. It seemed that the Civil Aviation Staff is not even answerable.

مجھے تو یہی لگ رہا تھا، آپ کسی بھی ممبر سے پوچھ لیں، لگ تو یہی رہا تھا۔ مجھے تو افسوس ہو رہا تھا یہ وزیر صاحب کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ In that context I suggested that honourably one should relieve oneself کہ یہ لوگ میرے قابو میں نہیں ہیں۔ اگر قابو میں نہیں ہیں اور آپ کے جواب میں تضاد ہے تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ آپ کا عملہ یہاں پر کھڑے ہو کر ایک hearing میں contradict کرنا شروع کرے،

how does that make you look? You should have one exact message for such a powerful event that has taken place, not only as a crash taken place but the airline itself, as an institution, had been brought down to its knees. It will take years, and it is not just the airline, I want to contend that it is not just the airline, PIA is the National Flag Carrier. In my view, you brought the national flag on the ground. You had it grounded, you brought a reputational loss to it, not yourself, minister, I am not attacking you, but your staff.

آپ بے شک کہہ لیں کہ پچھلی حکومتوں نے کیا، آپ بے شک کہہ لیں، ہماری بھرتیوں نے یہ کیا لیکن بار بار لائسنسوں کی بات ہوئی، آپ تو ویسے ہماری کوئی بات نہیں سنتے، آپ نے ان لائسنسوں کی چھان بین کیوں نہیں کی؟ کیا Civil Aviation آپ کو رپورٹ کرتی ہے یا نہیں کرتی؟ کون اس ملک کو چلا رہا ہے،

who reports to whom because it seems PIA does not. They do not even come when you are sitting here. You are the elected Minister.

اگر میں وزیر ہوتی اور میرا عملہ وہاں پر جواب دینے نہیں آتا تو اسی دن سب کی چھٹی۔ میں نے Information Ministry میں کی تھی، ڈنکے کی چوٹ پر کی تھی۔ اگر اس پر اونچ نیچ ہوئی then I will resign. There are costs to that but you will go down in history and we need to be making history کیونکہ جس طرح کی کالی تاریخ اس ملک میں رقم ہو رہی ہے اس سے تو مجھے شرم آ رہی ہے۔ روز روز شرم آ رہی ہے کہ یا تو ہم ایک دوسرے سے coordinate نہیں کر سکتے، ایک عملہ air crash discuss کرنے آیا ہے۔ آپ تو licenses discuss نہیں کر رہے، بالکل آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ پورے پی آئی اے ادارے کے crash کی بات نہیں ہونے والی تھی۔ میں تو سوچتی that is the first question I will have to answer and obviously you know that مگر وہاں پر پی آئی اے air crash اتنے بڑے سانحہ کی بات ہوئی۔ ساری دنیا میں اس کی گونج اٹھی لیکن آپ کے CEO وہاں پر نہیں آئے۔ He is above answering a Parliamentary Committee. We were not communicated right after an air crash, he could not come. بار بار یہ ہو رہا ہے وہ اپنے PR کے بندے کو بھیج دیتے ہیں۔ وزیر جیسی ہستی جب بیٹھی ہے، air crash کے بعد پہلی meeting Civil Aviation کی ہو رہی ہے۔ قومی اسمبلی میں بھی نہیں ہوئی، آپ وہاں پر کیوں جواب دینے کے لیے نہیں آئے؟ And why do you allow this kind of insult to take place? اگر آپ کی تذلیل ہو رہی ہے تو ہماری بھی ہو رہی ہے۔ معذرت کے ساتھ میں کہوں گی اس دن آپ کی تذلیل ہوئی ہے، مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے، hearing you like this but it is an insult to Parliament, to parliamentarians, to elected ministers, what happened that day. آپ ریکارڈنگ نکال کر دیکھ لیجیئے اس دن کیا ہوا۔ آپ اتنے نزدیک بیٹھے ہیں، پورا Civil Aviation کا عملہ کچھ اور کہہ رہا ہے، وزیر کو جھٹلا رہے ہیں۔ I am going to accept the words of elected minister. ابھی تک بات گول مول،

technicalities میں آگے پیچھے ہو رہی ہے، کسی نے پی آئی اے air crash کی ذمہ داری نہیں لی۔ پی آئی اے national flag carrier کے زمین بوس ہونے کی ذمہ داری نہیں لی۔

Mr. Chairman! I want to know, I did not want to go about PIA, I still want to know

کہ جب ہمارا national flag carrier زمین پر کھڑا ہوتا ہے۔ آپ کہہ لیں، ہم خراب تھے، نااہل تھے، بھرتیاں کی تھیں لیکن کوئی وزیر دانستہ طور پر بیٹھ کر یہ نہیں دیکھ سکتا تھا کہ ان کے سامنے یہ کہا جا رہا ہے کہ ایئر لائن گر گئی ہے، نوٹس پر نوٹس آ رہے ہیں، سبکی ہو رہی ہے۔ میرے دل کو تو بہت دھچکا لگا ہے۔ Who is answering? Is it the Prime Minister? Is it going to be the Minister? Is it going to be the DG or the Secretary, Civil Aviation is the same person? Is it the CEO PIA? سارے کے سارے دستبردار ایک دوسرے کی طرف بال پھینک رہے ہیں۔ This is what happened. This is not how countries or institutions are run اس طرح ایئر لائن تو نہیں چل سکے گی۔ آپ لوگوں نے اس وقت بھی کوئی roadmap نہیں دیا کہ ہم اس طرح بحالی کر رہے ہیں۔ اس طرح تو ائرلائن نہیں چلے گی۔ I have no confidence in this kind of staff, I am shocked میں تو پھر پی آئی اے پر بیٹھ کر آئی ہوں، مجھے سب نے کہا، please do not go on PIA, please take a private airline, 'Serene' or 'Airblue' میں نے کہا میں کیا کروں، ہمیں عادت ہے، ہم پی آئی سے loyal ہیں۔ ہم تو international flights بھی پی آئی اے کی لیتے تھے۔ پھر مجھے کل کسی نے کہا کہ امارات تو چل رہی ہے، آ رہی ہے، جا رہی ہے، صرف ہماری پی آئی اے grounded ہے، پی آئی اے بیچاری کہاں جائے گی۔ اپنا emotional catharsis تو وزارتیں نہیں کرتیں۔ مجھے یاد ہے اسحاق ڈار صاحب ہمارے ساتھ وزیر بنے تھے، پہلی کابینہ میٹنگ میں this is what I have inherited, I was sitting with him as Information Minister, I said Dar sahib زیادہ مت کہیے گا، اب ہماری حکومت ہے کیونکہ وہ پہلا دن تھا، اب ہماری حکومت ہے آج سے ہمیں ذمہ داری لینی ہو گی۔ He said you are quite he wanted to demonstrate ایک مرتبہ کہنا صحیح ہوتا ہے

ہم یہ بات ہی نہیں کریں گے کہ ہم نے یہ right and he cut it short. After that inherit کیا، یہ تباہ کاریاں مشرف ہمیں دے کر گیا۔ فلاں یہ کر کے گیا۔ that it for the academics to do. آپ کی حکومت ہے، آپ یہ ذمہ داری لیں، مجھے بتائیں یہ privilege motion پوچھ رہا ہے۔

that who is taking responsibility because no one in that Aviation Committee after that air crash, took responsibility not even did they show up. That is breach of my privilege. Why did they not show up to answer about a crash in which over 200 people died? Those pilots that went down in the crash their licences were not fake,

وہ تو منسٹر نے خود بڑی خوش اسلوبی سے جواب دیا۔

But being tolerant of questioning is not enough. You have to take up responsibility for the people under you. That's all I want to say.

Mr. Deputy Chairman: Minister Sahib, Senator Sherry Rehman is willing to withdraw the privilege motion to take up the matter in the Committee again.

آپ اگر ان کو committee میں satisfy کر دیں تو اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب غلام سرور خان: جناب میں نے خود تجویز دی ہے کہ next Standing Committee کے agenda میں اس item کو لے آئیں، ہم سے in detail discuss کر لیں۔

Mr. Deputy Chairman: Senator Sherry Rehman are you Ok the Minister's offer?

Yes, کیونکہ اس privilege کا decision آپ نے لینا ہے یہ آپ نے move کیا ہے۔ then the CEO, PIA, کو آپ پابند کریں کہ وہ آئیں۔

جناب غلام سرور: جناب میں ان کی presence بھی ensure کرتا ہوں کہ وہ بھی آئیں گے ذمہ دار آدمی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے۔ Senator Sherry Rehman, so the privilege is withdrawn. سینیٹر مشاہداللہ خان صاحب۔

Senator Mushahid Ullah Khan

سینیٹر مشاہداللہ خان: منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کے سامنے ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ جس privilege کی بات ہوئی ہے میں وہ بات بتانے لگا ہوں جو privilege breach ہو چکا ہے۔ مثلاً چیئرمین صاحب آپ نہیں صادق سنجرانی صاحب کو ایک application آئی کہ PIA میں sexual harassment ہوئی ہے۔ انہوں نے بات کر کے میری طرف بھیج دیا وہ ایک لڑکی تھی اس نے مجھے بھی بھیجا تھا یہ ایک لمبی چوڑی کہانی ہے۔ اب جو privilege breach ہوا ہے وہ پتا ہے کیا ہے؟ وہ بندہ جس نے یہ کیا ہے وہ آج تک Standing Committee میں پیش ہی نہیں ہوا۔ بلکہ اس لڑکی پر دباؤ ڈال کر تو دوبارہ وہ بھی meeting میں نہیں آئی۔ ظاہر ہے اس کو دبا لیں گے ان کے اوپر لگا ہوا ہے اور Air Marshal صاحب کا بڑا خاص آدمی ہے۔ ابھی بھی وہ case ختم نہیں ہوا لیکن وہ پیش نہیں ہوتا۔ وزیر صاحب، سیکریٹری آ جائے گا وہ کوئی اتنا اہم ترین آدمی ہے جس نے واردات ڈالی ہے، ڈالی ہے یا نہیں ڈالی میں اس چکر میں نہیں ہوں لیکن یہ in writing report آئی ہے اور telephone بھی آیا ہے۔ Privilege تو breach ہوا ہے کہ وہ آ ہی نہیں رہا اور وہ آ کر بتانے کو تیار ہی نہیں۔ وہ مانتا ہی نہیں ہے تو اس سے بڑا breach کیا ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: منسٹر صاحب آپ ensure کریں کہ وہ Committee میں آئیں اگر آپ ensure کریں گے تو سارا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا۔

جناب غلام سرور خان: جناب میں نے تو ensure کر دیا ہے کہ وہ آئیں گے جو جو items agenda میں رکھنے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر مشاہداللہ خان صاحب۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: دیکھیں میں specific بات کر رہا ہوں تاکہ یہ اس پر تیاری کریں۔ ایسے خالی باتیں ہیں کہ آ جائیں، مجھے پتا ہے کہ یہ آ تو جائیں گے اور مجھے پتا ہے کہ یہ آ جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر مشاہد اللہ خان صاحب وہ floor of the House پر کہہ رہے ہیں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: یہ مجھے پتا ہے کہ یہ آ جاتے ہیں۔ میں کب کہہ رہا کہ یہ نہیں آتے۔

Mr. Deputy Chairman: He is saying everybody else who is required will come..

اب اس سے زیادہ you cannot expect from the honourable Minister.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: میری اگلی بات تو سن لیں میں تو وہ بات کر رہا ہوں جو already breaches ہو چکے ہیں۔ ایک میں نے بتا دیا اب اس پر اگلی meeting میں۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر مشاہد اللہ خان صاحب آپ specific breach جمع کروائیں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب غلام سرور خان: تمام breaches کا میرے پاس حل تو نہیں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: آپ کے پاس حل ہے کیونکہ آپ کے سامنے باتیں ہوئیں ہیں۔ حل آپ کے پاس نہیں ہے تو پھر آپ کس لیے وزیر بنے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر مشاہد اللہ خان میں نے ایک motion move کرنا ہے۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: ایک منٹ آپ میری بات تو سن لیں۔ آپ کے نوٹس میں تو ہونا چاہیے، سارے لوگوں کے نوٹس میں ہونا چاہیے کہ PIA میں ہو کیا رہا ہے۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب دو منٹ بات تو سن لیں۔

جناب غلام سرور خان: جناب چیئرمین! Discussion بھی یہ کر رہے ہیں، Calling attention تھا اس کا reply میں نے دے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ تو dispose of ہو گیا ہے۔

جناب غلام سرور خان: اس کے علاوہ public importance پر انہوں نے بات کرنی چاہی کر لی۔ اس طرح بار بار اٹھ کر کسی کی پگڑی اچھالنا، اس طرح کی باتیں کرنا مناسب نہیں ہے۔ ٹھیک ہے اگر کوئی issue ہے تو آپ اس کو Standing Committee میں لائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر مشاہداللہ خان صاحب آپ اس کو Committee میں لے لیجیے گا۔انہوں نے کہا ہے کہ committee میں لے لیں۔

جناب غلام سرور خان: کوئی specific issue ہے تو standing committee میں لائیں ہم آپ کی ہر بات کا جواب دیں گے۔ ہم آپ کی طرح تھوڑا ہیں۔اس طرح کی گفتگو نہ کریں آپ کے لیے مناسب نہیں ہے۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: جو چیز record پر ہے میں نے وہ بات کی ہے۔پوچھ لیں میری بات ذرا سی ادھر سے ادھر نہیں ہوتی میں کوئی PTI کا آدمی نہیں ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر مشاہداللہ خان صاحب اپنی committee میں اس کو لے لیجیے گا۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: جناب میں دوسری بات یہ کر رہا ہوں کہ ایک اور فیصلہ ہوا جو لوگ نکلے تھے ان کے سامنے ہوا ہے انہوں نے کہا کہ اور انہوں نے سپریم کورٹ میں کہا تھا کہ آپ بنائیں،اچھا ان میں سب کی ڈگریاں خراب نہیں ہیں کچھ double jeopardy کے cases ہیں کچھ اور cases ہیں، مختلف types کے cases ہیں۔ کچھ کے حق میں عدالتوں نے فیصلے کیے ہوئے ہیں۔ یہ مہینوں پرانی بات ہے یہ فیصلہ ہو چکا انہوں نے کہا کہ ہم کریں گے لیکن ابھی تک نہیں کیا اور breach کیا ہوتا ہے،اس کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر مشاہداللہ خان صاحب آپ specific breach file کریں اگر کوئی ہے۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: اب یہ بچے وہاں پر بیٹھے ہوئے ، چھٹیاں ہوئی ہیں نہیں ہوا۔یہی breaches ہوتے ہیں اور کیا ہوتے ہیں۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اس کو انہیں seriously لینا چاہیے بجائے اس کے کہ الزامات لگانا شروع کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، سینیٹر مشاہداللہ خان صاحب، سینیٹر مشاہد حسین سید آپ motion move کریں۔

Motion under Rule 263 for dispensation of rules

Senator Mushahid Hussain Sayed: Thank you very much for taking this initiative and also my other

colleagues. I, Senator Mushahid Hussain Sayed move that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 the requirements of Rules 25, 29 and 133 of the said rules be dispensed with in order to move a resolution.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rules 25, 29 and 133 of the said rules be dispensed with in order to move a resolution.

(Motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is carried. Please move the resolution.

Resolution regarding condemning the moving of Kashmiri political prisoner Asia Andrabi to isolation punishment ward of notorious Tehar Jail, New Delhi

Senator Mushahid Hussain Sayed: The Senate of Pakistan taking note of the plight of the brave political prisoner in Indian Occupied Kashmir, Mohtrama Asia Andrabi Sahiba, the leader of *Dukhtran-e-Millat* who is illegally detained in Tehar jail in New Delhi condemns her moving to the isolation punishment ward of Delhi's notorious Tehar jail and sees this action of the Modi regime against an innocent person whose only crime is raising her voice for *Azadi* as grave violation of human rights and a crime against of people of Indian Occupied Kashmir.

The Senate of Pakistan expresses full solidarity with Asia Andrabi Sahiba;

Salutes her courage and that of all other political prisoners in Indian Occupied Kashmir and urges her immediate release from illegal imprisonment.

The Senate urges the Government of Pakistan to take up the issue of Mohtrama Asia Andrabi Sahiba at the United Nations Human Rights Council and other International relevant bodies so that the voice of the Kashmiri people is not stiffened by the bayonets of the Indian occupation army in Occupied Kashmir, thank you.

Mr. Deputy Chairman: Thank you Senator Mushahid Hussain Sayed Shahib, I now put the resolution before the House.

(The Motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The resolution is passed. Thank you very much.

سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب میں end کر رہا ہوں۔

The House stands adjourned to meet again on Monday, 27th July, 2020 at 03:00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 27th July, 2020 at 03:00 pm.]

Index

Makhdoom Shah Mahmood Hussain Qureshi.....57, 96
Mr. Murad Saeed 5, 51, 68
Senator Hidayat Ullah 98, 99
Senator Kalsoom Perveen.....51, 53, 91
Senator Lt. Gen. (R) Salahuddin Tirmizi 95
Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh.....15, 16, 17, 20, 29, 146
Senator Mohsin Aziz 67, 75, 102, 103, 104
Senator Mushahid Hussain Sayed 21, 155, 177, 178
Senator Mushtaq Ahmed.....69, 75, 84, 88, 106, 110
Senator Prof. Dr. Mehar Taj Roghani 24, 27
Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq 106
Senator Rana Mahmood Ul Hassan 5
Senator Samina Saeed 6, 53, 55
Senator Sassui Palijo 7, 39, 41, 97
Senator Seemee Ezdi 7, 57, 64
Senator Sherry Rehman 102, 106, 107, 131, 135, 162, 164, 167, 168, 173, 174
Senator Sirajul Haq.....45, 90, 97
Senator Walid Iqbal.....105
جناب علی محمد خان.....3, 4, 5, 16, 21, 22, 23, 55, 56, 57, 64, 66, 74, 81, 83, 84, 88, 89, 90, 112, 116, 117
جناب غلام سرور خان.....136, 144, 145, 152, 166, 168, 173, 175, 176
سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری 23
سینیٹر دلاور خان 101
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 132, 135, 147, 165
سینیٹر ذیشان خانزادہ 56
سینیٹر رانا مقبول احمد 2
سینیٹر عبدالرحمٰن ملک 81, 82
سینیٹر کلثوم پروین 145
سینیٹر گیان چند 153, 155
سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل عبدالقیوم ہلال امتیاز ملٹری 67, 68
سینیٹر محسن عزیز 66, 67, 75, 80, 104, 176
سینیٹر محمد اکرم 160, 161, 162
سینیٹر محمد جاوید عباسی 119, 123, 124, 133, 179
سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ 89, 90, 101, 157, 158, 159
سینیٹر مشاہداللہ خان 69, 118, 148, 174, 175, 176, 177
سینیٹر مشتاق احمد 69, 73, 75, 80, 84, 88, 110
سینیٹر میاں رضا ربانی 124, 133, 163, 167

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ 17, 146
سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی 81, 131, 132, 133